قاری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری ناطقی

خلف حضرت تاج القراء مدظلہ

ہدیہ ..... بیس ۲۰ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

تالیفِ ہذا کو مقتدائے کاملین پیشوائے عارفین ہادیٔ اشباح وارواح قدوۂ اہلِ صفا زبدۂ اولیاء وحید العصر قطب الاقطاب حضرت مولانا حاجی سید سعید الدین المعروف حاجی سیاح سرورِ مخدوم قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز کے نامِ نامی، اسمِ گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

فقیر قادری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری

تمہید

نحمدہ اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ بتوفیق الٰہی اس ناچیز کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مستغنی عن الالقاب افضل المتاخرین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندھاری قدس اللہ سرہٗ العزیز کا مبارک تذکرہ اس انداز پر قلمبند کروں کہ وہ تواریخ جن میں کہ حضرت موصوف کے حالات مندرج ہیں ان کے اقتباسات ضروری حوالوں کے ساتھ من و عن اس تذکرہ میں شامل کئے جائیں اور اسکو ایک طرح کی جامعیت حاصل ہو پڑھنے والوں کے بیک نظر تاریخی کتب کے ضروری حوالے اور ان کے من و عن عبارات پیش نظر ہوں اسکے علاوہ حضرت موصوف کی اولاد اور آل کے شجرے تا بجد معلومات شریک کتاب کئے گئے ہیں مزید برآں سلسلہ عالیہ قادریہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سلسلہ عالیہ رفاعیہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ اور دیگر سلاسل کے شجرے بھی تحقیقی طور پر شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ ایسے قدیم تاریخی کتب کہ جن میں حضرت کا ذکر شریف بہ زبان فارسی تھا اس کتاب کی من و عن فارسی عبارت کو درج کیا جا کر ساتھ ہی ساتھ اسکا سلیس اردو میں ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے تاکہ زبان فارسی سے ناواقف حضرات بھی استفادہ کر سکیں۔ تاریخی کتب کے حوالہ جات

تمہید

اور عبارات کے علاوہ اس ناچیز نے بطور خود ضروری تحقیق کے ساتھ فضیلت مآب تاج القراء تاج المناظرین قدوتی وسیلتی مرشدی ووالدی حضرت مولانا مولوی قاری المقری شاہ محمد تاج الدین صاحب قبلہ فاروقی القادری نقشبندی چشتی الرفاعی ادام اللہ تعالیٰ فیوضہٗ و برکاتہ کے زیر سرپرستی چند صفحات پر مشتمل مستغنی عن الالقاب قدوۃ الکاملین افضل المتاخرین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کا تذکرہ مرتب کر کے شامل کتاب ہذا کیا ہے تاکہ بمصداق حدیث شریف عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یہ ناچیز موردِ رحمت حق ہو جائے اور اسکو اپنی نسبت کی استواری و استحکام کا سرمایہ میسر ہو اور یہ ادنی غلام غلامان اولیائے کرام بالخصوص حضرات پیران عالیمقام اپنی نسبت کے طفیل میں خزانۂ رحمت حضرت موصوف سے بخشش کا حقدار قرار پائے قبل اسکے کہ حضرت موصوف کے ذکر شریف کا آغاز کروں اس موقع پر اس ناچیز کے ایک اہم خواب کا ذکر بھی منعم حقیقی اور قاسم انعام الٰہی علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے شکرانہ کے طور پر ضروری سمجھتا ہوں جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خواب

ان دنوں جب اس ناچیز کو فرصت ملی تو ارادہ ہوا کہ اپنے دیرینہ خیال کو عملی جامہ پہناؤں اور قدوۃ الکاملین امام العارفین افضل المتاخرین استاذ المحدثین قطب الاقطاب حضرت

تمہید

مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کا ایک جامع تذکرہ مرتب کروں تاکہ فرصت کے ایام کا صحیح مصرف ہو چونکہ حضرت قدس سرہٗ کے حالات چیدہ چیدہ مختلف تواریخ میں طبع ہوئے ہیں اور کچھ تو قلمی کتب ہی کی زیب و زینت بنے ہوئے ہیں مولانا امین الدین کثرت علیہ الرحمہ نے جو حضرت موصوف قدس سرہٗ کے مرید اور خلیفہ تھے اپنے پیر و مرشد کے حالات میں ایک کتاب بنام "سوانح الرفیع" تالیف فرمائی تھی لیکن یہ کتاب امتداد و حوادثِ زمانہ کا شکار ہو کر رہ گئی جو مفقود ہے اس کتاب کے مفقود ہونے کا بڑا ملال ہوا اگر کتاب مذکور موجود ہوتی تو حضرت موصوف قدس سرہٗ کے بہت کچھ حالات سے معلومات و آگاہی میسر ہوتی ان حالات میں اس ناچیز نے موجودہ سرمایہ کتب سے استفادہ کو اور حضرت قدوتی مرشدی و والدی مدظلہ العالی کے فیض صحبت میں حضرت موصوف قدس سرہٗ کے جامع تذکرہ کی ترتیب و تدوین کو نہایت غنیمت جان کر حضرت قدس سرہٗ کے حالات جمع کرنا شروع کیا اور اس تذکرہ نویسی کے کام میں مصروف ہو کر چند ہی روز گذرے تھے کہ بتاریخ ۲۷ ماہ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ جمعرات کی آخر شب میں خواب دیکھا کہ ایک زبردست بزرگ کے روضہ میں یہ ناچیز حاضر ہے اور روضۂ مقدس پر نہایت عاجزی کے ساتھ سر رکھ کر تضرع و زاری صاحب روضۂ مقدسہ کے توسل کا طلبگار ہے کچھ دیر بعد جب آستانِ مقدس سے سر اٹھایا تو وہیں سامنے دیوار پر صاحب روضۂ مقدس کی شبیہ مبارک

تمہید

دیکھی جسمیں آپ کے لبوں کو جنبش ہوتی رہی اور ایک ابروئے مبارک
کو بھی جنبش ہوتی رہی اسطرح کہ جیسے اس ناچیز کی طرف آپ متوجہ ہوں اور
کسی چیز کو پسند فرما رہے ہوں اور ابروئے مبارک کے اشارہ سے کسی
بات کی تائید و تحسین فرما رہے ہوں اسکے بعد اسی روضۂ مقدس میں
ایک بزرگ میری طرف متوجہ اور کچھ دریافت کرنے کے انداز میں بڑھے
میں نے فوراً تعظیماً آپ کا دست مبارک سر جھکا کر اپنے سر پر رکھا اور
عرض کیا کہ میرے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت قاری شاہ محمد تاج الدین صاحب
ہے اور میرے ایک بھائی شاہ محمد علیم الدین انور دوسرے بھائی شاہ محمد قیام الدین
محسن اور تیسرے بھائی شاہ محمد عارف الدین اور چوتھے بھائی شاہ محمد
معین الدین راشد ہیں جس پر آپ نے اس غلام سے فرمایا کہ ہاں
ہم واقف ہیں ہاں ہم واقف ہیں جیسے کہ آپ کی عنایت اور توجہ شامل
حال ہو بوقت خواب اس ناچیز کے دل میں یہ خیال ہوا کہ یہ روضۂ مقدس
حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قندھاری قدس سرہٗ کا ہے جسمیں اس
غلام نے حاضری دی ہے دوسرے روز اس خواب کو حضرت قبلہ گاہی مرشدی
و والدی دام فیوضہ کی خدمت گرامی میں تفصیلاً عرض کیا حضرت قبلہ گاہی نے
فرمایا کہ خواب اچھا ہے اور حضرت مخدومؒ کی توجہ اور دعائیں تمہارے شامل
حال ہیں جس سے ترقی مدارج ہوگی اور تمہارے کام میں تم کو فتح و کامیابی
حاصل ہوگی۔ حضرت قبلہ گاہی نے مزید تعبیر فرمائی کہ حضرت مخدوم سرور قدس سرہٗ
کے روضۂ مبارک میں جو بزرگ تم سے ملے وہ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین

تمہید

قندھاری قدس سرہٗ ہیں اس خواب کی تعبیر پاکر میں اس تذکرہ نویسی کے کام کو جاری رکھا اور بالآخر بتاریخ ۴ر جون سنہ ۱۹۷۶ء م ۵ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ بروز جمعہ اسکی تکمیل سے فارغ ہوا فقط

فقیر قادری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری

فہرست مضامین انوار الرفیع

تمت

کتاب ــــــــ انوارالرفیع

مؤلفہ ــــــــ قاری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری

خلف حضرت تاج القراء مدظلہ

تالیف ــــــــ ۵ رجادی الثانی ۱۳۹۶ھ بروز جمعہ ۴ رجون ۱۹۷۶ء

طباعت ــــــــ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ م مارچ ۱۹۸۵ء

مطبع ــــــــ دائرہ پریس حیدرآباد

تعداد ــــــــ آٹھ سو

ہدیہ ــــــــ بیس روپے

پہلا ایڈیشن

روضۂ امام العارفین قدوۃ الکاملین استاذ المحدثین شیخ العرب والعجم
قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قدس اللہ سرہ العزیز قبلہ قندھاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انوار الرفیع
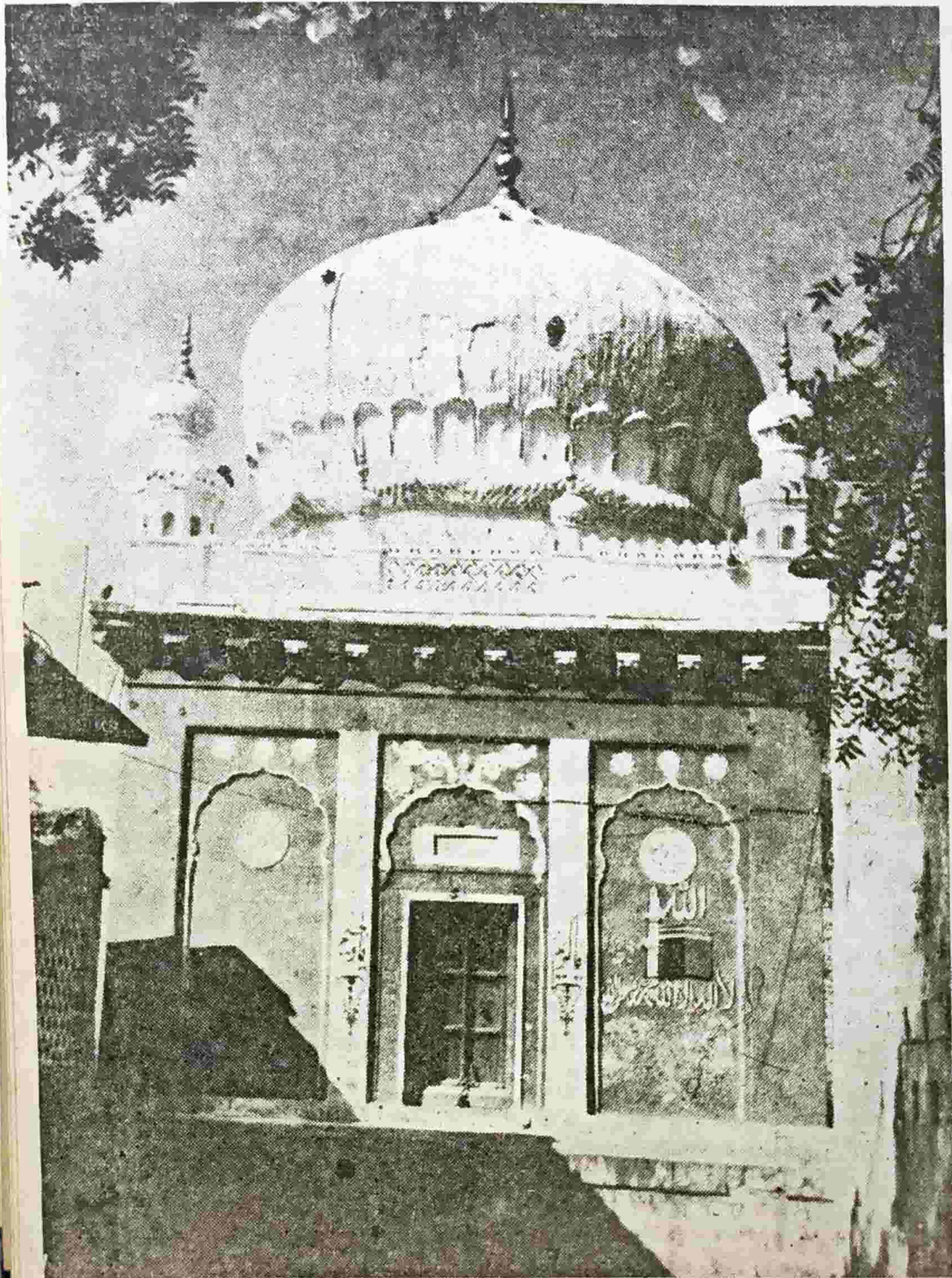
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

نام ونسب آپ کا اسم گرامی غلام رفاعی عرف محمدؐ رفیع الدین ابن محمدؐ شمس الدین ابن محمدؐ تاج الدین ہے سلسلۂ نسب چھتیسویں ۳۶ واسطے سے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس طرح آپ فاروقی النسب ہیں۔

تاریخ انوار القدسیہ میں آپ نے اپنے حسب ونسب سے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ: "حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب تھیں جن کی اولاد میں سے ہم ہیں، اس طرح ہم حضرت سیدنا عمرؓ کی اولاد اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آل سے ہیں۔":

شجرہ نسب غلام رفاعی عرف محمدؐ رفیع الدین ابن محمدؐ شمس الدین ابن قاضی محمدؐ تاج الدین ابن قاضی عبدالملک ابن قاضی محمدؐ تاج الدین کلاں ابن قاضی کبیر۔ ابن قاضی محمود بن قاضی کبیر بن قاضی محمود بن قاضی احمد بن شیخ محمدؐ بن شیخ یوسف بن زین الدین بن نورالدین بن محمد شمس الدین بن شریف جہاں بن صدر جہاں بن شیخ اسحاق بن شیخ مسعود بن

بدر الدین بن محمدؐ سلیمان بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ محمدؐ بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین فرخ شاہ کابلی بن محمدؐ اسحاق بن شیخ مسعود بن عبداللہ واعظ اصغر بن عبداللہ واعظ اکبر بن ابوالفتح الفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ::

ولادتِ باسعادت قصبۂ قندھار شریف میں بتاریخ ۱۹ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۴ھ پنجشنبہ کی صبح بعد نمازِ فجر آپ کی والدہ ماجدہ جو صالحہ اور عابدہ تھیں اور سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت حاصل فرمائی تھیں تلاوتِ قرآن میں مصروف تھیں کہ آپ کی ولادتِ باسعادت بعد ختمِ تلاوت عمل میں آئی ۔

واقعاتِ ولادت آپ کے والدین کو ایک عرصہ تک اولاد نہ ہوئی آپ کے والدِ بزرگوار حضرت محمدؐ شمس الدین ابن حضرت محمدؐ تاج الدین جو مردِ صالح تھے اور سلسلۂ عالیہ رفاعیہ میں بیعت حاصل کرچکے تھے اور حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے نہایت معتقد تھے ۔ دہالورہ کے جاگیردار اور قاضی بنولہ تھے ۔ بہ نیتِ فرزند حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قندھاری قدس سرہٗ کے روضۂ مبارک کی مسجد میں معتکف تھے کہ حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے عالمِ رویا میں آپ کو بشارت دی کہ تجھے ایک فرزند باکمال و صاحب باطن تولد ہوگا اور اس کو ہمارا نام رکھنا، چنانچہ بموجب بشارت آپ کی والدۂ ماجدہ کے ایامِ حمل کی تکمیل کے بعد تاریخ مذکور پر آپ کے دادا حضرت محمدؐ تاج الدینؒ کی حویلی میں آپ کی ولادت ہوئی ۔ اور بموجب حکم حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ آپ کا اسم گرامی غلام رفاعی عرف محمدؐ رفیع الدین رکھا گیا ۔

عمرِ طفلی بچپن ہی سے بزرگی کے علامات چہرۂ مبارک سے ظاہر تھے۔ ابتداءً ہی سے آپ کی نسبت بطریق اویسیہ حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ سے تامہ تھی۔ چنانچہ حضرتِ مخدومؒ کے مزارِ فیض بار سے بعہدِ طفلی ہی آپ بہرہ ور تھے۔ دنیا میں حضرت سیدنا مخدوم سرور قدس سرہٗ نے آپ کو ایک کتاب عنایت فرمائی اور مشغول بذکر یاد مسمّی فرمایا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اُن ہی دنوں سے آپ کی نسبتِ اویسیہ جاری رہی۔ وقتاً فوقتاً ضروری اشارات اور احکام آپ کو حضرت مخدوم سرور قدس سرہٗ کی بارگاہ سے ملتے رہے،

کم عمری میں ایک مرتبہ جب آپ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی درگاہ شریف پہنچے تو مزار مبارک سے آواز آئی کہ یہ تمہارے کھیلنے کی عمر نہیں ہے علم حاصل کرنے کیلئے اورنگ آباد جاؤ چنانچہ تحصیلِ علم کیلئے حضرتِ مخدوم قدس سرہٗ کے حکم پر آپ اورنگ آباد تشریف لے گئے۔

تحصیلِ علم ابتدائی تعلیم والدِ بزرگوار اور دیگر مقامی علمائے قندھار سے تا شرحِ ملا جامیؒ حاصل فرمائی، مزید تعلیم کے حصول کے لئے اورنگ آباد تشریف لے گئے اور حضرت مولانا سید قمر الدین اورنگ آبادی علیہ الرحمہ اور دیگر علمائے اورنگ آباد کی خدمت میں رہ کر استفادہ فرمایا اور تا حاشیۂ بیضاوی وغیرہ کی تعلیم تمام فرمائی۔ اورنگ آباد میں نو سال کی مدت تک آپ کا زمانۂ طالب علمی جاری رہا۔ ویسے آپ بچپن ہی سے نہایت ذکی تھے لیکن تحصیلِ علم میں آپ کی دلچسپی و یکسوئی کا یہ عالم تھا کہ روایت مشہور ہے بزمانہ طالب علمی وطن سے جو بھی خطوط آپ کو موصول ہونے اُن کو ملاحظہ نہ فرماتے بلکہ محفوظ فرما دیتے تھے، اس کی وجہ تھی کہ خطوط پڑھنے سے وطن اور خاندان کے حالات و واقعات معلوم ہونے پر

تعلیم سے توجہ ہٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ بزمانۂ طالب علمی اورنگ آباد میں جس حجرہ میں آپ نے قیام فرمایا تھا وہ "حجرۃ الرفیع" کے نام سے موسوم اور کچھ عرصہ پہلے تک آپ کی یادگار کے طور پر باقی تھا۔ روایت ہے کہ بزمانۂ طالب علمی اورنگ آباد میں اکثر آپ راتوں میں تن تنہا روضۂ بیگم تشریف لیجا کر اس قدر روتے کہ صبح میں علامتِ اشک زمین پر دکھائی دیتے۔ چنانچہ مقامی لوگوں میں اس بات کی شہرت تھی۔ بسلسلۂ تحصیلِ علم اورنگ آباد کا بہت طویل قیام آپ کی سوانح میں بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت مولانا سید قمر الدین اورنگ آبادیؒ کی فیضِ صحبت میں آپ کے طویل قیام کی وجہ حضرتِ موصوف سے آپ کو انتہائی اُنس و عقیدت ہوگئی تھی۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مولانا سید قمر الدینؒ اور حضرت مولانا شاہ محمدؐ عظیم الدین بلخی علیہ الرحمہ سے آپ نے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں نعمت پائی اور ذکر و اشغال کے طریقے سیکھے اور اجازتیں حاصل فرمائیں۔ آپ کی تالیف "وظائف الصالحین" اُسی دور کی یادگار ہے۔ جس کا ایک قدیم قلمی نسخہ حضرت والدی و مرشدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہے۔ وہی زمانہ تھا کہ آپ مولوی میر غلام علی آزاد بلگرامی کی طرزِ نگارش سے متاثر ہوئے اُس کی وجہ یہ ہوئی کہ میر موصوف کو حضرت مولانا سید قمر الدین اورنگ آبادی علیہ الرحمہ سے نہایت نیازمندانہ ربط ضبط حاصل تھا۔ حضرت مولانا سید قمر الدین علیہ الرحمہ اور میر موصوف بیس بیس روز تک اورنگ آباد کے باغات کی سیر کے لئے جاتے تھے، چنانچہ آپ بھی اپنے استادِ محترم کی اتباع میں ساتھ رہتے۔ اس طرح میر غلام علی آزاد بلگرامی کی صحبت میں رہنے کا زیادہ اتفاق ہوتا۔ اُن کی صحبت سے متاثر ہو کر آپ نے بھی نثر نگاری میں ادیبانہ شان پیدا

فخر فرمائی کہ آپ کی نثر میں انتہائی شیرینی پائی جاتی ہے۔

آپ نے حضرت قاضی شیخ الاسلام خاں سے عربی و دیگر علوم کی تحصیل و تکمیل فرمائی اور یہاں آپ کو مولانا کا لقب ملا۔ پھر سورت میں حضرت خیر الدین مرحوم سے بخاری شریف اور تحقیق مسائل حق و سلوک کی تکمیل فرمائی۔ من بعد مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں رئیس المحققین حضرت محمدؐ بن عبداللہ مغربی اور دیگر علماء و مشائخ و محدثین وقت کہ جو حرمین شریفین میں موجود تھے اُن سے صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث شریف اور اعمال و اشغال طرق شتی میں عملاً استفادہ فرمایا اور تجوید و قرأت قرآن سیکھکر سند حاصل فرمائی اور اپنے وقت کے متبحر عالم اور یگانۂ روزگار ہوئے۔ آپ نے اپنی کتاب " انوار القندھار" میں اپنے اساتذہ اور تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر جس طرح بزبان فارسی فرمایا ہے اسکو من وعن یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جس سے آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور آپ کے اساتذہ کے اسمائے گرامی کی تفصیل بھی ملتی ہے۔

" در قندھار از سید شاہ عبدالرسول اوائل ابجد و از حضرت قبلہ گاہی قرآن شریف و کتب فارسیہ و نوشت و خواند از شاہ محمدؐ مرحوم و اخوی محمد قطب الدین مرحوم و سید چاند مرحوم گلستان و از عموی قاضی محمد سراج الدین سکندر نامہ و ابوالفضل و اصلاح خط ہم و از اخوی محمدؐ برہان الدین مرحوم و محمد امان اللہ سلمہ اللہ تعالی کتب صرف و نحو و بعضے فقہ و از مولوی محمدؐ مراد قندہاری و مولوی شیخ احمد لسمت نگری قدرے نحو و کتب فارسی و در اورنگ آباد از حضرت سید مجاہد و حضرت سید نور العلی در شرح ملا سبقے چند و از میر نور الدین اکثر

شرح ملّا و شرح تہذیب وغیرہ رسالہ ہائے منطق و از مولوی معین الدین بعضے از قطبی و از مولوی قادر علی شریفی فرائض و شرح مطالع و از مولوی محمد داود ناظم طغری و از مولوی محمد مراد عرفی وغیرہ و از محمد عثمان خوشنویس اصلاح خطِ شکستہ و از مولوی قدرت اللہ بلیغ تخلص ، ناصر علی و دو دواوین اشعار و از حضرت غلام نور قدس سرہٗ مثنوی شریف وغیرہ رسالۂ علمِ حقائق و تسویہ ، قاضی محب اللہ و سلم و زاہدین معہ حواشی و از سید نور الہدیٰ از قطبی تا این جا مراد تمام کتبِ تحصیلی و از زبدۃ العلماء قاضی شیخ الاسلام خاں ہدایہ فقہ و حاشیۂ قدیم معہ حواشی و بیضاوی شریف و در بندرِ مبارک سورۃ بخاری شریف و تحقیقِ مسائل حق و سلوک از حضرت مولوی خیر الدین مرحوم و مغفور و در مجلس مولوی میر عبد اللہ و مولوی ولی اللہ مرحومین جہت سماعت حدیث وغیرہ تیمناً دو چار بار حاضر گشتیم و در مدینۂ منورہ مقدسہ از حضرت محمد بن عبد اللہ المغربی ثم المدنی در مسجدِ شریفِ نبوی بخاری شریف قرأۃ سند نمودہ اجازتِ صحاح ستہ و مشکوٰۃ المصابیح و مسند امام احمد بن حنبل و موطاء امام مالک و دلائل خیرات گرفتہ شد حقتعالےٰ تمام استادہائے مارا کہ آسامی مبارک ایشان قلمے است و از ہر کسے کہ گرفتہ باشم جزائے خیر دہد و خاتمۂ ایشاں و جمیع اُمّتِ مرحومہ بخیر گردانادـ"

بحیثیتِ محدّث | مدینہ طیبہ میں دورانِ قیام آپ نے اپنا درسِ حدیث مسجدِ نبوی میں جاری فرمایا اور وہاں لوگوں نے آپ سے حدیث پڑھ کر سندیں

حاصل کیں۔ کتاب "وسائل الوصول فی شمائل الرسول" مطبوعہ بیروت میں مؤلفِ کتاب نے سندِ حدیث تحریر کی ہے جو آپ ہی کے سلسلہ کی ہے۔ مؤلفِ کتاب کے شیوخ نے مدینۂ منورہ میں یہ سند آپ سے پڑھ کر حاصل کی تھی، اِسی سلسلہ سے علّامہ نبہانی جو جامعۂ ازہر میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہے اسی سندِ حدیث کے حامل تھے اس طرح آپ کے سلسلہ کی سندِ حدیث جامعۂ ازہر سے جاری ہوئی۔ ہندوستان کے علمائے فرنگی محل، سید حضرت مولانا عبدالباقی مہاجر فرنگی محلی بھی اسی سندِ حدیث کے حامل رہے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباقی مہاجر فرنگی محلی کے شیوخ نے اپنے تلامذہ کو آپ ہی کے سلسلہ کی سندِ حدیث دی ہیں۔ چنانچہ اکابرِ علمائے عرب و عجم آپ کے سلسلہ کی سندِ حدیث کے حامل رہے اور یہی وہ آپ کے عظیم الشان دینی خدمات بلادِ عرب و عجم میں تھے کہ جس کی وجہ آپ کو شیخ العرب والعجم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ آپ کے سلسلہ کی سندِ حدیث اکابرِ علماء کے نزدیک ثقہ اور مرجح سمجھی گئی ہے۔ سندِ حدیث آگے کتاب کے اُس حصّہ میں مذکور ہوئی ہے جو شجرہ ہائے طریقت اسناد اور اجازت نامہ جات کیلئے مخصوص ہے۔ اگرچہ وہبِ وعطا کی نعمت سے بہ نسبتِ اویسیہ و بہ استفادۂ روحانیتِ حضرت سیدنا حاجی سیاح سرورِ مخدوم قدس سرہٗ آپ عہدِ طفلی ہی سے مالامال تھے لیکن کسب کے راستے کو بھی آپ نے نہیں چھوڑا اور علمِ ظاہر و علمِ باطن کے حصول میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

فن شعر و سخن بزمانۂ شباب آپ مشقِ سخن فرماتے تھے۔ آپ کا تخلص نُطق تھا اور مولوی شاہ قدرت اللہ بلیغ سے آپ کو تلمذ حاصل تھا اور فنِ عروض میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کے طبعِ موزوں سے چند شعر جو مختلف تواریخ

میں پائے گئے، بطورِ نمونہ کلام درج ذیل ہیں:

بیا بیا کہ شہیدِ تو بے دفن باقیست | برنگِ شمع بفانوس در کفن باقیست
زروئے لطف بکس بوسہ دادۂ شاید | کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست
سپند وار ز سوزِ تو نالہ ہا کردیم | سخن تمام شد و آخریں سخن باقیست

یار در بر دارم و مشتاقِ دیدارم ہنوز | میدہی اے دل چرا از وصل آزارم ہنوز
خواندہ ام بر لوحِ دل حرفِ تجلّی کسے | محو و از خود گشتہ ام محتاجِ تکرارم ہنوز

الٰہی باز بنما روئے آں ابرو ہلالی را | منوّر کن چو روزِ عید ایں غمگیں لیالی را
ز پا مالِ خلائق از گراں خوابی نمیخیزد | فتادہ سایہ بر بختم مگر تصویرِ قالی را

روایت ہے کہ آپ کا شاعرانہ مشغلہ آگے جاری نہ رہ سکا اور حضرت شیخ المشائخ وحید العصر قطب الدہر عارف باللہ سیّدنا خواجہ رحمت اللہ (نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قدس سرہٗ کی فیضِ صحبت میں آپ کا ذوق ہی بدل گیا چنانچہ اس کے بعد نہ صرف آپ نے شعر گوئی ترک فرما دی بلکہ اپنے سابقہ سرمایۂ شاعری کو بھی تلف فرما دیا۔

اخلاق و عادات اوقات و حالات

آپ کی طبیعت میں غیر معمولی حلم سنجیدگی اور بُردباری تھی۔ فضول گوئی سے تنفر تھا اور کبھی مبالغہ آمیز گفتگو نہ فرماتے۔ مُریدین معتقدین کی کثرت کے باعث جیسے بھی آپ کے مصروفیات ہوں گے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ کا معمول

تھا کہ نصف شب کو بیدار ہو کر مسجد تشریف لاتے، تہجد کی نماز ادا فرما کر نمازِ فجر تک مسجد میں مراقب تشریف فرما رہتے اور پھر نمازِ فجر سے فارغ ہو کر اشراق تک مسجد ہی میں مراقب رہتے اور ماسوی اللہ سے آنکھ بند رکھتے، نمازِ اشراق کے بعد دولت خانہ کو تشریف لے جاتے اور نصف النہار تک بزرگوں کی حکایات و روایات سُنا کر حاضرین کی ضروری تربیت فرماتے پھر اُن کے ساتھ کچھ تناول فرماتے اور قیلولہ فرماتے پھر اوّلِ وقتِ ظہر اُٹھ کر مسجد تشریف لاتے نمازِ ظہر ادا فرما کر نمازِ عشاء تک مسجد سے قدم باہر نہ نکالتے۔ بعد نمازِ عشاء گھر تشریف لے جا کر حاضرین کے ساتھ کچھ تناول فرماتے۔ ہمیشہ با وضو رہتے وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو ادا فرماتے۔ چوبیس۲۴ گھنٹے غیر حق سے آنکھ بند رکھتے۔ اور دوام مراقبہ کی کیفیت رہتی۔ آپ کے مناقب میں لکھا ہے کہ اگر سَو آدمی آپ کی مجلس میں حاضر رہتے تو تمام کو اپنی توجہ سے رجوع بہ حق فرماتے اور اُن کی آنکھ غیر کے معاینہ سے بند فرماتے۔ حضرت مولانا ابو سعید دہلوی نے اپنی کتاب "بحرِ رحمت" میں لکھا ہے کہ دوامِ مراقبہ کی کیفیت جو خانوادۂ خواجگانِ چشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہم نے سنی ہے، وہی کیفیت آپ کی ذاتِ بابرکت میں دیکھی ہے اور اُن ہی سے روایت ہے کہ بسببِ نورانیتِ باطن چہرۂ مبارک مثلِ آفتاب چمکتا دمکتا تھا چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا امتحان لیا کہ حضرت کا روئے شریف دیکھ سکتا ہوں یا کیا لیکن خود میں وہ تاب و توان نہ پایا وہ مزید فرماتے ہیں کہ دیگر اشخاص بھی آپ کے روئے شریف کے متعلق سے اسی طرح کہتے تھے۔ مؤلفِ تاریخ گلزارِ آصفیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے کہ جب وہ معہ حکیم عافیت طلب خان حضرت کی قدمبوسی کا شرف حاصل کئے تو آپ نے ایک

ایسا جمال دیکھے کہ آج تک ایسا جمال نظر سے نہ گذرا اور آپ بمصداقِ آیت مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۔ جلوہ فرماتے تھے۔ آپ خدمتِ خلق کو افضل ترین عبادت خیال فرماتے تھے۔ انتہائی خوش اخلاق با مُروّت اور منکسر المزاج تھے۔ کمالِ عجز اور فروتنی کے ساتھ ہر چھوٹے بڑے کی تعظیم کے لیے جگہ سے اُٹھتے۔ مؤلفِ بحرِ رحمت رحؒ نے لکھا ہے کہ گفتگو میں ہر ایک کے ساتھ الفاظ میں ایسے آداب ملحوظ فرماتے کہ جو مخاطب کے مرتبہ سے کہیں زیادہ ہوتے۔ آپ کسرِ نفسی اور شکستہ دلوں کی پاسداری کو تمام عبادات پر مقدم سمجھتے تھے۔ مولانا ابو سعید والا رحؒ نے لکھا ہے کہ کسی ادنیٰ و اعلیٰ دل آپ نے نہیں توڑا۔ نام و نمود شہرت و عزّت سے بالکلیہ بے نیاز تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ مضبوط اور قوی ارادہ کے ساتھ مراقبہ فرماتے۔ ابتدائی دور میں اپنے مریدین کو اپنے محاذی بٹھا کر توجہ فرماتے اس کے بعد ضمارِ ہستی کو اٹھانے کی تربیت فرماتے۔ اور آخر زمانہ میں مقامِ تمکین پر فائز ہونے کے سبب رسمِ توجہ کو بالکل آپ نے موقوف فرمادیا تھا اور اگر کوئی التجا کرتا تو آپ اس کو اپنے خلیفہ حضرت شیخ مدار رحؒ کے سپرد فرماتے لیکن آخر زمانہ میں آپ کا فیضِ صحبت بہ نسبت سابق بہت زیادہ ہوگیا تھا۔ باوجود کثرتِ عبادت و شدتِ ریاضت سلسلۂ درس و تدریس جاری تھا اور سلسلۂ تصنیف و تالیف بھی جاری رہا۔ آپ کی انگشتری مبارک پر الموت خیر الواعظ یا رفیع کندہ تھا۔

مرشدِ کامل کی طلب

اورنگ آباد میں علمِ ظاہر کی تکمیل کے بعد دستارِ فضیلت حاصل فرما کر حسب الطلب والدِ بزرگوار آپ نے اپنے وطنِ مالوفہ قندھار شریف مراجعت فرمائی اور کچھ مدت قندھار میں قیام کے بعد بموجب استخارہ و اشارۂ حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ مرشدِ کامل کی طلب میں

رحمت آباد تشریف لے گئے اور حضرت شیخ المشائخ وحید العصر قطب الدہر سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قدس سرہٗ کے آستان عرش آشیاں پر پہنچے حضرتِ ممدوح سے نیاز حاصل ہونے کے دوسرے روز حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بارے میں محمد علی خاں بہادر والا جاہ کو میں لکھ دیتا ہوں خط لیکر اُن کے پاس جائیں وہ ہر طرح تمہارے ساتھ معقول سلوک کرینگے۔ یہ سنکر آپ کو نہایت رنج ہوا اور آپ نے عرض کی کہ غلام کے بزرگوں نے جو معاش پیدا کر رکھی ہے وہ بندہ کے احتیاج سے زیادہ ہے لیکن اُس کو اپنے حق میں حرام سمجھتا ہے، اور محض تربیتِ باطن کی توقع پر حسبُ الاشارہٗ ہادیٔ اشباح و ارواح محمد ﷺ سیاح قدس سرہٗ آنجناب کے آستان عرشِ آشیاں تک خود کو پہنچایا ہے جونہی آپ کا معروضہ سماعت فرمایا حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے بے اختیار رونا شروع فرمایا اور ارشاد فرمایا بارک اللہ، لوگ اِن دنوں آتے ہیں جن میں بعض سفارش کی غرض سے اور بعض برائے اجازتِ عملِ تسخیر اور بعضے نسخۂ کیمیاء کی طلب میں بیعت کرتے ہیں، چنانچہ فقیر اسی طرح خیال کیا پھر حضرت سیدنا خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کو اجازت دوگانۂ رویت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ رات میں عمل کریں۔ حقیقتِ واقعہ فراموش نہ کریں اور صبح میں تفصیلاً بیان کریں چنانچہ اس عمل کے بعد آپ زیارت دولت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور اس خواب کی تفصیل جیسا کہ خود آپ نے تحریر فرمائی حسبِ ذیل ہے:۔

خواب اور رویت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے اس عمل کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک صحرائے عظیم میں تنہا ہیں اور ایک ہولناک شخص دراز قامت سیاہ رنگ آپ کا قصد کیا ہے اور آپ اُس سے حیران ہیں۔

ناگاہ بزرگوں کی ایک فوج اسی وقت تیز تیز آئی اور اُس شخص ہولناک کو اُس فوج نے شمشیروں اور لکڑیوں سے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا آپ نے دریافت کیا کہ یہ فوج کونسی ہے، کہنے لگے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلوخاص ہے اور آنحضرت علیہ السلام بھی تشریف لا رہے ہیں۔ جب یہ بات سُنی تو آپ نہایت خوش حال ہوگئے۔ اور اُس مبارک و معلّے فوج کے کنارہ کھڑے ہوگئے، مختلف اقسام کے بزرگ فوج در فوج گذرتے گئے، ناگاہ سواری مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئی اور آنحضرت تخت پر تشریف فرما تھے۔ اور لوگ اطراف اُس تخت کو پکڑے ہوئے تھے۔ جب تختِ مبارک آپ کے نزدیک پہنچا آپ نے آداب بجالایا اور نہایت تضرع کیا۔ آنحضرتؐ نے نگاہِ شفقت و تبسم آپ کے حال پر رحمت فرمایا اور ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ آپ کو حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ کے پاس لیجائیں اور تختِ مبارک گذر گیا۔ آپ رخصت ہوکر اُس شخص کے ہمراہ حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرّہٗ کی طرف راہی ہوئے، راستہ کا ایک حصہ قطع کئے ایک باغ میں پہنچے جس کے اوصاف خارج از احاطۂ تحریر و تقریر تھے اور درمیان باغ چبوترہ تھا بہت ہی مطبوع اور اُس پر حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرّہٗ تشریف فرما تھے اور اُن کے گرداگرد چند بزرگ مراقب حلقہ کئے ہوئے تھے، اور حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرّہٗ کی صورت آپ کو خوب یاد تھی، سُرخ رنگ، سفید داڑھی، میانہ قد اور گردِ چہرہ رکھتے تھے اور وہ سفید لباس میں ملبوس تھے، نورانیتِ باطن کے سبب آفتاب کے مانند روشن نظر آرہے تھے آپ کے ساتھی شخص نے آپ کو حضرت عبدالخالق رحؒ کے قریب لے جاکر کہا کہ اِن کو

جناب سرورِ عالمیان علیہ الصلواۃ والسّلام نے تمہارے پاس بھیجا ہے حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ متوجہ ہو کر آپ کو اپنے سامنے طلب فرمائے، جب آپ درمیانِ حلقۂ بزرگانِ مراقبین متصل حضرت عبدالخالقؒ پہنچے۔ باشتیاقِ تمام اپنے سر کو حضرت عبدالخالق رحؒ کے قدم مبارک پر رکھدیئے۔ حضرت عبدالخالقؒ نے آپ کے سر کو اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر آپ کو سرفراز فرمایا اور ایک چیز ارشاد فرمائی کہ جس کے اظہار کی اجازت نہیں تھی جب بیداری کے بعد آپ اِس واقعہ کو حضرت رشد کی خدمت میں عرض کئے تو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تم کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بہرۂ کلّی حاصل ہوگا۔ کہ بموجب حکم جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت عبدالخالق جو رئیسِ نقشبندیاں ہیں، تمہاری طرف بہت متوجہ ہیں اس کے بعد اس رسالہ گانہ روبیتِ نبویؐ کے طفیل میں بہت بشارت میسّر ہوئی چنانچہ آپ نے لکھا ہے اس کا تحریر کرنا طولانی ہے اور برائے ادائی شکر تیمم اس محل میں اسیقدر کافی ہے۔

بیعت و خلافت اس کے بعد آپ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سلسلۂ عالیہ قادریہ۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ اور سلسلۂ عالیہ رفاعیہ وغیرہ میں بیعت سے مشرّف ہوئے اور ایک سال تک رحمت آباد میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر تمام منازلِ سلوک طئے فرمائے اور پھر طریقۂ عالیہ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ چشتیہ۔ رفاعیہ۔ سہروردیہ۔ شطاریہ۔ مداریہ وغیرہ معہ اصول وفروعہ میں خلافت و اجازت عام و مصافحہ حاصل فرمایا اور تمام اشتغال و اعمالِ طرق موصوفہ میں پوری تلقین اور توجہ پاکر بہ اجازتِ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ مراجعت فرمائی۔ جہاں علم ظاہر میں زیر دست

کمال حاصل تھا، وہیں علمِ باطن میں آپ کو بہرۂ کلّی حاصل ہوا۔

سفرِ حجازِ مقدس

اثنائے راہ میں بعض اِس فنِ شریف کے طلباء کی تربیت کی خاطر پانچ سال حیدرآباد میں قیام فرمایا اور پھر مکّہ معظمہ مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے۔ فریضۂ حج و زیارت سے فارغ ہو کر تین سال مدینۂ طیّبہ میں قیام فرمایا اور رئیس المحققین حضرت محمد بن عبد اللہ مغربی وغیرہ مشائخ و محدثینِ وقت کہ جو حرمین شریفین میں موجود تھے اُن سے صحاحِ ستّہ وغیرہ کتبِ احادیث شریف اور اعمال و اشغالِ طُرُقِ شتّی میں عملاً استفادہ فرمایا اور تجوید و قرأتِ قُرآن سیکھ کر سند حاصل فرمائی۔ آپ نے دو۲ دفعہ حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا اور مدینۂ طیّبہ میں درسِ حدیث کا سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ آپ کا سلسلہ طریقت بھی مدینہ طیبہ میں جاری ہوا چنانچہ آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا عبد اللہ مکّی علیہ الرحمہ مدینۂ طیبّہ میں تھے۔ حرمین شریفین کی حاضری آپ کے لئے نہایت مبارک ثابت ہوئی۔ چنانچہ شبِ جمعہ حطیم کعبہ میں آپ حاضر تھے کہ آپ کو بشارت ہوئی اور آپ نے دیکھا کہ دیوارِ کعبۂ شریف سے ایک کتاب اور ایک قلمدان برآمد ہوا، اور آپ نے بشادمانئ تمام اُن دونوں کو لے لیا۔ پھر ایک بزرگ نے آواز دی کہ یہ کتاب اور قلمدان جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تجھ کو عنایت ہوا ہے، مبارک ہو، چنانچہ اس بشارت کی تفصیل آپ نے ثمراتُ المکیہ کے مقدمہ میں تحریر فرمائی ہے۔ اس بشارت کے بعد آپ نے مکّۂ معظمہ ہی میں کتاب "ثمراتُ المکّیہ" کی تالیف آغاز فرمائی اور وہیں ۱۱۹۸ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچایا جو آپ کے سلسلہ کی نہایت اہم کتاب ہے۔ اس کتاب کے قدیم قلمی نسخے حضرت والدی مُرشدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہیں۔

مدینۂ طیبہ میں نہ صرف آپ کے علمِ ظاہر کے سلسلے جاری ہوئے بلکہ علمِ باطن کے سلسلے بھی پھیلے، چنانچہ واقعہ مشہور ہے کہ مولانا انوار اللہ خاں المخاطب فضیلت جنگ علیہ الرحمہ، بانیٔ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن، آپ کے حقیقی نواسہ حضرت حافظ شجاع الدین علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ تھے۔ جب حج و زیارت کے لئے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہاں دورانِ قیام کسی ضیافت کے موقع پر شجرۂ طریقت سننے کا اتفاق ہوا اور کچھ شیوخ کے اسمائے گرامی کے بعد آپ کا اسمِ گرامی عن شیخ رفیع الدین قندھاری الدکنی پڑھا گیا۔ جس پر مولانا انوار اللہ خاں کو تعجب ہوا اور تقریب کے اختتام پر مولانا انوار اللہ خاں نے میزبان شیخ سے دریافت فرمایا کہ یہ سلسلہ حضرت مولانا رفیع الدین قندھاری الدکنی قدس سرہٗ کا یہاں کیسے پہنچا، میزبان شیخ نے فرمایا" ھو شیخ العرب والعجم" (وہ عرب اور عجم کے شیخ ہیں) پھر تفصیل بتلائی کہ جب حج و زیارت کے لئے آکر آپ نے یہاں قیام فرمایا اُس وقت آپ کے سلسلے یہاں پھیلے۔ مولانا انوار اللہ خاں رحمۃ نے بعد واپسیِ حج حیدرآباد میں لوگوں سے یہ واقعہ تعجب کے ساتھ بیان کیا۔

تعمیرِ خانقاہِ شریف حرمینِ شریفین سے واپسی پر آپ نے ایک خانقاہ بنام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام۔ حضرت سیدنا غوث الثقلین اور حضرت سیدنا شاہ نقشبند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تعمیر کروائی۔ جس میں فقراء، مساکین و مریدین و طلباء کی تعلیم و تربیت ذکر و شغل، قیام و طعام کی سہولت مہیا تھی۔ آج بھی یہ خانقاہ اندرون احاطۂ درگاہ شریف بہ قصبہ قندھار موجود ہے۔

سلسلۂ درس وسلسلۂ رُشد وہدایت تاریخی روایات کے بموجب آپ کے مریدین و معتقدین کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی تھی لیکن پھر بھی آپ کے تدریسی مشاغل جاری رہے اور آپ کی خانقاہ شریف سے پڑھ کر اکابر علماء نکلے جیسے حضرت مولانا امین الدین کثرت علیہ الرحمہ جو آپ کے شاگرد اور خلیفہ بھی تھے انھوں نے اپنی تصنیف "فوائد کثرت" کے دیباچہ میں اپنی شاگردی کی نسبت آپ سے اسطرح ظاہر کی ہے:

"کہ از آغاز صبح یوم التمیز تا حال کہ سنہ ثانیہ است از قرن ثانی از والدِ ماجدِ خود خصوص از بعضے اساتذۂ ملایک تلامذہ مثل بہارِ گلشنِ معرفت عندلیبِ بوستانِ طریقت، شیرِ بیشۂ اتقاد و ببرِ نیستانِ اہتداء مربع نشینِ ارایکِ فضیلت دُمتکادۂ چار بالشِ افادیت و افاضت خورشیدِ آسمانِ سرایر ربانی شہبازِ اوجِ فیوضاتِ سبحانی شمعِ جمیعِ الدیاب حق دقیق حضرت مولوی رفیع الدین مدّاللہ ظلال جلال کمالہٗ علیٰ مفارقِ الطالبین۔"

لاکھوں اشخاص نے آپ کی ذاتِ بابرکات سے فیض پایا جو بھی آپ کی صحبت پایا، درجۂ کمال کو پہنچا اور جو بھی آپ کے جمالِ باکمال کی زیارت سے مشرّف ہوا وہ آپ کا سایہ دار ملازم ہوا اور آپ کے دامانِ دولت سے وابستہ رہا۔ ہم عصر بزرگوں نے آپ کو شیخِ وقت اور افضل المتاخرین لکھا ہے

سفر وقیام بلدہ حیدرآباد دو مرتبہ آپ بلدۂ حیدرآباد رونق افروز ہوئے پہلی دفعہ جب تشریف لاکر مکہ مسجد میں قیام فرمایا شہر میں آپ کی باکمال شخصیت آپ کی بزرگی اور تقدس کا شہرہ ہوا۔ لاکھوں آدمیوں نے آپ سے

بیعت کا شرف حاصل کیا لوگوں کا اس قدر اژدھام تھا کہ فرداً فرداً بیعت لینا محال تھا؟ چنانچہ آپ نے عمامہ کا ایک سرا اپنے دستِ مبارک میں تھام رکھا تھا اور لوگ جوق در جوق اُس عمامہ کو چھو کر داخلِ سلسلہ ہو رہے تھے۔ آپ کے اس سفر حیدرآباد کا حال تواریخ میں لکھا ہے۔ چنانچہ آپ کی ذاتِ بابرکات کی جب کافی شہرت ہوئی تو اس کی اطلاع اعظم الامراء ارسطو جاہ تک پہنچی جو اس وقت مدار المہام تھا اُس نے چاہا کہ آپ سے نیاز حاصل کیا جائے اور آپ کو اپنے گھر تشریف لانے کی دعوت دی لیکن آپ نے یہ جواب دیا کہ "میں جس علم کا خدمت گذار ہوں اُس کا اقتضاء یہ نہیں ہے کہ سلاطین و اُمراء کے دروازوں پر جبیں سائی کروں"۔ اس جواب سے ارسطو جاہ مکدر ہو گیا اور بادشاہِ وقت نواب سکندر جاہ کو یہ عرض کر دیا کہ آج کل قندھار سے ایک شاہ صاحب آئے ہوئے ہیں انھوں نے رعایا کو اپنا اس قدر گرویدہ بنا لیا ہے کہ اگر چند روز اُن کا شہر میں قیام رہے تو اس کا قوی احتمال ہے کہ سیاستِ ملکی میں خلل واقع ہو۔ اس معروضہ کی بناء پر فرمانِ شاہی صادر ہوا کہ مولوی صاحب اپنے وطن مالوفہ قندھار تشریف لے جائیں۔ آپ نمازِ ظہر ادا فرما کر مکہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگوں کا زبردست اژدھام تھا، بیعت کا سلسلہ جاری تھا کہ یہ فرمان آپ کو سنایا گیا معاً آپ نے کمبل کندھے پر ڈالی ملکِ خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست فرمایا اور تشریف لے چلے۔ ہزارہا اشخاص آپ کے ساتھ ہو گئے جو اس واقعہ سے نہایت متاثر اور رنجیدہ تھے اور چاہتے تھے کہ بہتر آپکا قیام حیدرآباد میں ہو تاکہ یہاں کے لوگ آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔ چنانچہ جب آپ پرانے پل کے دروازہ سے باہر تشریف لے گئے پولیس نے اژدہام کو روکنے کیلئے پل کا دروازہ بند کر دیا لیکن لوگ جوشِ عقیدت میں فصیل پر چڑھ کر پار ہوئے اور آپ کے ساتھ ہو گئے۔ آپ نے

لوگوں کو سمجھایا اور واپس کرنے کی کوشش فرمائی۔ حضرت حسین شاہ ولی علیہ الرحمہ کی درگاہ شریف تک اژدہام چھٹ چھٹ کر مخصوص لوگوں تک باقی رہ گیا۔ اس درگاہ شریف میں چند دن قیام فرما کر آپ قندھار تشریف لے گئے اور ادھر اچانک اعظم الامراء ارسطو جاہ راہیِ راہِ فنا ہوا۔ اور عہدۂ مدارالمہامی کا جائزہ میر عالم نے حاصل کیا۔ پہلا فرمانِ شاہی منسوخ کردیا گیا۔ چنانچہ دوسری مرتبہ آپ نواب شمس الامراء بہادر امیر کبیر (نواب فخرالدین خاں[۲]) کی درخواست اور بہت اصرار پر حیدرآباد دکن رونق افروز ہوئے اُس وقت آپ بوجہ ضعیف العمری نحیف ہو چکے تھے اور بصارتِ ظاہری میں بھی کافی فرق آچکا تھا، دوسری مرتبہ تشریف آوری کے موقع پر جبکہ آپ مقبرۂ جان علی خاں مرحوم کے باغ میں قیام فرماتے تھے۔ مؤلفِ گلزار آصفیہ خان زماں خاں صاحب معہ حکیم عافیت طلب خاں آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے جس کا تذکرہ اپنی کتاب گلزارِ آصفیہ میں کئے ہیں۔ اس دوسرے سفر میں آپ چونکہ لوگوں کے اجتماع و اژدہام کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی قیام گاہ پر عوام کی ویسی کثرت نہ تھی بلکہ خاص خاص لوگ ہی حاضرِ خدمت رہتے پھر وہاں سے نواب شمس الامراء بہادر نے آپ کو شمس آباد لیجا کر ٹھیرایا، تمام خاندان پائیگاہ آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہوا در اصل آپ کے اس دوسرے سفر کی غرض و غایت بھی یہی تھی۔ اُس کے بعد شمس الامراء بہادر نے شمس آباد جاگیر کی سند بطورِ نذر آپ کی خدمت میں پیش کی جس پر آپ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ نواب تم ہم کو لالچ دیتے ہو۔ نواب شمس الامراء بہادر خوف زدہ ہو کر عاجزی کے ساتھ طالبِ معافی ہوئے۔ آپ نے معاف فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ نواب محمد فخرالدین خاں شمس الامراء بہادر پر آپ کی بہت عنایت اور شفقت

تھی چونکہ نواب موصوف کے بہت اچھے اوقات تھے، صوم و صلوٰۃ کے سخت پابند اور تہجد گزار تھے ضروری اوراد و وظائف کی بھی پابندی ملحوظ رکھتے تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر سے کمال اعتقاد رکھتے تھے اور ایسے پیر پرست تھے کہ جب اُن کو فرزند تولد ہوئے تو اُن کا نام اپنے پیر روشن ضمیر کے نام پر محمد رفیع الدین خان رکھا جو بعد میں بڑے بڑے خطابات سے سرفراز ہوئے۔ نواب شمس الامراء بہادر کے تمام فرزندان نواب بدرالدین خان تمیز المخاطب رفعت جنگ معظم الدولہ معظم الملک، دوسرے فرزند نواب رشید الدین خان المخاطب اقتدار الملک۔ نواب رفیع الدین خان المخاطب عمدۃ الملک منجھلے میاں سب کو آپ سے بیعت حاصل تھی۔ امیر کبیر نواب محمد فخر الدین خاں شمس الامراء بہادر کو آپ نے خلافت واجازت سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور ایک تسبیح مرحمت فرمائی تھی جس کو شمس الامراء بہادر نے کبھی خود سے جدا نہیں کیا اُن کی ہر تصویر میں اُن کے سیدھے ہاتھ میں ایک تسبیح لپٹی ہوئی نظر آتی ہے، یہ وہی تسبیح تھی جو آپ نے اُن کو مرحمت فرمائی تھی۔ حیدرآباد کے دوسرے سفر کی دعوت پر آپ نے فرمایا کہ اب ہماری عمر کے اعتبار سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے ہمارے آنے میں مجبوری ہے لیکن شمس الامراء بہادر نے جا صرار معروضہ کیا کہ غلام حضرت کے قدم چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ غلام کا تمام خاندان حضرت کی قدمبوسی کا مشتاق ہے اور حضرت کے دستِ مبارک پر بیعت حاصل کرنے کا متمنی ہے۔ چنانچہ مجبوراً آپ راضی ہو کر تشریف لائے اور تقریباً ایک ماہ حیدرآباد میں آپ کا قیام رہا۔

نواب بدرالدین خان تمیز فرزند نواب شمس الامراء بہادر کے مندرجہ ذیل اشعار سے خاندانِ پائیگاہ کی آپ سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہوتا ہے:۔

جب بدرالدین ہوا بندہ رفیع الدین کا ۔۔۔ تب سے اُس کے اور بھی رتبہ ہوا آئین کا

اِک نگاہِ لطف سے جس کے ہیں عالم فیضیاب | ہے تصوّر دل کو اُسکی چشم فیض آلین کا
دو جہاں کی بادشاہی ہم کو حاصل ہو گئی | مُنہ سے نکلا اسکے ایسا حرف اک تسکین کا
دین و دنیا کے ہیں مالک پیر و مرشد اے تمیز | حامیِ روزِ جزا ہے کون اُس مسکین کا

ریاست حیدرآباد کے اکثر عمایدین سلطنت کو آپ سے شرفِ ارادت و بیعت حاصل تھا اور اکثر اکابر علماء آپ کے دامانِ ارادت سے وابستہ تھے آپ کا حلقۂ ارادت اجنات تک وسعت کر گیا تھا چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے ایک مرید جو جن تھے آپ نے اُن کو اُن کی خواہش پر انسانی شکل میں اپنی خدمت میں رکھا اور اُن کا نام مبارک علی رکھا تھا جو آپ کے وصال تک آپ کی خدمت میں رہے اور اُس کے بعد کافی عرصہ تک حضرت قادربی بی پیرانی ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں رہے اور ایک روز سر میں کچھ چبھنے کی شکایت کی چنانچہ اُن کے سر سے کیلا نکالا گیا جس پر یکایک اُن کا قد طویل ہو گیا دریافت پر انھوں نے بتایا کہ وہ اجنات سے ہیں اور حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مرید ہیں اور اُن کی خواہش پر حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے ان کو انسانی شکل میں رکھا تھا انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ چاہتے ہیں کہ مابقی زندگی حضرت قبلہ قدس کی درگاہ شریف میں گذار دیں چنانچہ حضرت پیرانی ماں صاحبہ قبلہ رح کی اجازت حاصل کر کے رخصت ہوئے اور آج تک بھی قندھار شریف میں مُبارک ماموں کے نام سے مشہور ہیں اور کبھی کبھی کسی کو نظر آجاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ درگاہ شریف میں اگر کسی نے کوئی بے ادبی کی تو انھوں نے اُس کو ڈرا دیا اور مشہور ہے کہ ہمیشہ درگاہ شریف میں حاضر رہتے ہیں۔

اسمائے گرامی حضراتِ مرشدانِ طریقت

کتاب "انوار القندھار" میں آپ نے اپنے مرشدانِ طریقت کا اس طرح تذکرہ فرمایا ہے جو مِن وعن درجِ ذیل ہے۔

"اولاً از شاہ محمد عظیم الدین بلخی ثم اللکھنوی ثم اورنگ آبادی گرفتم از ایشاں در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ از لطیفۂ قلبی تا ذکرِ سلطانی معہ رسومِ مشائخ بایں طریق التعین جزاہ اللہ عنا خیر الجزا ثانیاً از حضرت مولوی سید قمر الدین اورنگ آبادی قدس سرہٗ تکرار رسومِ مشائخ نمودہ تقریراً اشغال ماخوذہ در طریق نقشبندیہ نمودہ تا ذکرِ سلطانی رسانیدہ شد و حزب البحر وغیرہ اعمال بطریق اجازت گرفتم و نور الکریمتین تصنیف حضرت موصوف من اولہ و آخرہٗ از زبانِ مبارک سند کردہ ایم تحقیق بلیغ در حالِ مسائلیہ حقایق بیان فقیر ارشاد فرمودند جزاہ اللہ عنی احسن الجزاء و رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ و مزارِ مقدس در اورنگ آباد نزدِ بھڑکل کلان در حویلی حضرت موصوف معہ مزارِ مقدس فرزند ارجمند ایشان حضرت نور الہدیٰ صاحب مرحوم و مغفور واقع است یزار و یتبرک ثالثاً از حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ گرفتم از ایشان تمام سلوک طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ و رفاعیہ و چشتیہ و سہروردیہ و شطاریہ و مداریہ وغیرہ معہ اصول و فروع بیعت مصافحہ نمودہ تمامی اشغال و اعمال طریقۂ موصوفہ بہ تفصیل بہ طریق تلقین و توجہ یافتم خرقہ خلافت و اجازت عامہ از جناب ایشان بہ فقیر عنایت گشت جزاہ اللہ عنا و عن سائر مستفیدیہ خیر الجزاء پس بہ فقیر در طریقہ نقشبندیہ

از سہ بزرگان فائدہ رسیدہ لیکن اتمام سلوک در خدمت حضرت خواجہ رحمت اللہ گشتہ۔"

اسمائے گرامی بزرگان صحبت کتاب "انوار القندہار" میں بزرگانِ صحبت کے تعلق سے آپ نے اس طرح تحریر فرمایا ہے جو من وعن درج ذیل ہے۔

"شاہ محمد عظیم الدین مُرید شاہ عبد الرحمٰن قدس سرہما نزدیک قلعۂ ارکہ خجستہ بنیاد آسودہ اند و شاہ ابراہیم نقشبندی متصل گنکر دروازہ خجستہ بنیاد آسودہ اند و شاہ رشید کہ در مسجد بیگم پورہ بودند و محمد شاکر واعظ و نیز فخر الدین و شاہ عبد الصمد و شاہ فہم رسول مُرید شاہ پیر محمد سبز پوش گجراتی و شاہ غلام حسین فرزند شاہ شیخن احمد صاحب واز بیشان اجازتِ جواہر خمسہ ہم رسید جزاہم اللہ خیراً و فراغ یافت از تالیف وتسوید رسالہ انوار القندہار روز سہ شنبہ بوقت چاشت در خانقاہ نو احداث موصوف بتاریخ نہم رجب المرجب ۱۲۱۳ھ یکہزار و دو صد و سیزدہ ہجری مقدسہ در آن وقت عمر این کاتب یک کم دپنجاہ سال بود حق تعالیٰ از طفیل حبیب خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمیع امت مرحومہ از جمیع غفلت و مناہی باز داشتہ این چند انفاس کہ باقی ماندہ باشند در یادِ خود بر آرد و بہ فضلِ خود بمقام دوستانِ خود برساند صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد آلہٖ وازواجہ واصحابہٖ وتبعہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

آمین آمین آمین

تصنیف وتالیف باوجود غیر معمولی عبادت وریاضت آپ نے سلسلۂ تصنیف و تالیف کو جاری رکھا۔ چنانچہ تواریخ کے حوالہ سے آپ نے

مندرجہ ذیل تصنیفات و تالیفات کا ہونا ثابت ہے:۔

ا۔ ثمرات المکیہ | یہ آپ کی نہایت اہم تالیف ہے جس کی تاریخ ۱۵ محرم الحرام بروز پنجشنبہ ۱۱۹۸ھ بہ مدرسۂ شیخ عبدالکریم قطبی (اشباکی ہیں) جو بیت اللہ شریف کے مقابل تھا۔ آپ نے تکمیل فرمائی۔ سببِ تالیف آپ نے کتاب کے مقدمہ میں تفصیلی طور پر تحریر فرمایا ہے جس کا اختصار یہ ہے کہ آپ اندرون حرم شریف حطیم مکہ معظمہ میں بہ شب جمعہ حاضر تھے کہ بعض مبشرات میں آپ نے دیکھا کہ دیوار کعبہ شریف سے ایک کتاب اور ایک قلمدان برآمد ہوئے۔ جن کو پوری مسرت و شادمانی سے آپ نے لے لیا۔ اُسی وقت ایک بزرگ نے آواز دی کہ "یہ کتاب و قلمدان جناب سرورِ کائنات و خلاصۂ موجودات صلوات اللہ و سلامہ علیہ سے تجھے عنایت ہوا ہے مبارک ہو" چنانچہ آپ نے اِس کتاب کی تالیف متذکرہ بالا بشارت کی روشنی میں آغاز فرمائی اور اس کتاب کا نام "ثمرات المکیہ" رکھا۔ یہ کتاب مقدمہ تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ بیعت اور اُس کے لوازم کے بیان میں واقع ہے۔ باب اول فروع طُرُقِ عالیہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ باب دوم اصولِ طُرُقِ عالیہ کے بیان پر مشتمل ہے جو سلوکِ طُرُق سے متعلق ہے۔ باب سوم بعض اعمالِ مشائخ طُرُق عالیہ سے متعلق ہے جو دعوتِ اسماء اللہ سے عبارت ہے اور خاتمہ بعض فوایدکہ جو ثمرات اور خلاصۂ سلوک ہیں، سے متعلق ہے۔ اِس کتاب کے ۲ دو نسخے ہیں، ایک نسخہ بڑی ثمرات المکیہ (بہ نسخۂ کلاں) کہلاتا ہے۔ اور دوسرا چھوٹی ثمرات المکیہ (بہ نسخۂ خورد) کے نام سے مشہور ہے۔ ثمرات المکیہ بہ نسخۂ کلاں میں آپ نے تصوّف، معرفت و حقیقت کے نازک مسائل پر قرآن و حدیث اور اکابرِ دین کے اقوال کی روشنی میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور تمام سلاسل طریقت کے مستند سلوک کو قلمبند فرمایا ہے تاکہ سالکین راہ طریقت سلوک کی

تکمیل میں تقدیم و تاخیر سے محفوظ رہیں۔ آپ کی اس کتاب کے ضرورت مند آپ کے خلفاء اور متوسلین ہی نہیں بلکہ دیگر سلسلوں کے شیوخ بھی ثمرات شریف کے ضرورت مند رہے چنانچہ اکثر شیوخ کے کتب خانوں میں ثمرات المکیہ کے نسخے پائے گئے ہیں۔ دنیز تصوف معرفت و حقیقت کے مسائل پر دیگر سلسلوں کے شیوخ نے بطورِ استدلال و استناد اپنی تالیفات میں ثمرات المکیہ کے حوالے دیئے ہیں۔ کتاب فصل الخطاب بین الخطاء والصواب مؤلفہ مولانا سید شاہ عبداللطیف المشہور بہ سید شاہ محی الدین قادری ویلوری میں صفحہ ۱۶۳ پر مؤلف کتاب نے مسئلہ وحدت الوجود کی بحث میں وجود کی حقیقت اور معانی سے متعلق ثمرات المکیہ کی عبارت کا حوالہ سند اً پیش کر کے تحریر فرمایا ہے کہ کذا فی سلوک القادریۃ لمولانا المولوی رفیع الدین نقشبندی القادری القندھاری۔ الغرض آپ کی یہ معرکتہ الآراء کتاب دنیائے طریقت میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ مسائلِ تصوف کے علاوہ سلوک طریقت میں ہر سلسلہ کے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ آپ مجمع السلاسل ہیں۔ تمام سلسلوں کے سلوک میں آپ کو وہ تحقیق بلیغ حاصل تھی اور ایسا کمال حاصل تھا کہ نہ صرف آپ کے پیر بھائی بلکہ دوسرے سلسلوں کے ہم عصر شیوخ بھی مختلف سلاسل کے سلوک کی تحقیق و تدقیق میں آپ کی ذات گرامی سے رجوع کرتے تھے۔ تمام سلسلوں کے سلوک میں کسبی اور وہبی راستوں سے کمال آپ کی ذاتِ بابرکات میں پایا جاتا تھا جس کو آپ نے ثمرات المکیہ میں جمع فرمادیا ہے اور ہر سلسلہ کے شجرہ ہائے طریقت قلمبند فرمادیئے ہیں۔ باوجود اس قدر اہمیت کے یہ کتاب طبع نہ ہوسکی۔ اگرچیکہ اس کی طباعت کے لئے اکابرین نے بڑی بڑی کوششیں کیں۔ البتہ اس کے متعدد قلمی نسخے ہوئے۔ اس کتاب کے قدیم چھ[۶] قلمی نسخے حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہیں جن میں چار نسخے ثمرات المکیہ یہ نسخۂ کلاں اور دو[۲] دو یہ نسخۂ خورد

ہیں۔ ان کے منجملہ ایک نسخہ نہایت قدیم جو اصل تالیف کے چھ ماہ بعد کا ہے۔ مولوی محمد عظیم الدین عرف محمد علی متوطن قصبۂ کوٹکیر کا قلمی ہے۔ جو بماہِ جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ کو اختتام پذیر ہوا۔ اس کے علاوہ ایک اور قدیم نسخہ حضرت مولانا امین الدین کثرت علیہ الرحمہ کا قلمی ہے جو آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اس کتاب کے اختتام پر آپ نے خدمتِ خلق کے پیش نظر تعویذات اور طلسمات کو بھی جمع فرما دیا ہے۔ بالخصوص آپ کے منتسلین کے لیے یہ کتاب نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ اس کی نقلیں کتب خانہ آصفیہ وغیرہ میں موجود ہیں۔ آپ کے خلفا نے اس کتاب کی بدست خود نقل کر کے آپ کی خدمتِ بابرکت میں پیش کیں تاکہ اپنے دستِ مبارک سے کتاب پر انکا نام آپ تحریر فرما کر مرحمت فرمائیں جو اُن کے لئے سندًا محفوظ رہے۔ چنانچہ اس کتاب کا ایک قدیم قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ہے جو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا شاہ محمد اویس شہید علیہ الرحمہ کو عطا ہوا تھا جس پر آپ نے اپنے قلم سے "بپاسِ خاطر میاں محمد اویس داده شد" تحریر فرمایا ہے۔ ایک دوسرا قدیم قلمی نسخہ جس کی نقل آپ کے خلیفہ حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ نے کی ہے خلافت کے بعد اُن کو عطا ہوا جس پر آپ نے اپنے قلم سے "للسید الصالح حافظ میر شجاع الدین حسین" تحریر فرمایا ہے اس نقل کی تکمیل پر کتاب کے آخر میں حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ نے بزبانِ عربی تحریر فرمایا ہے کہ:

قد حصل الفراغ بعون اللہ تعالیٰ و توفیقہ من کتابۃ النسخۃ المبارکۃ المیمونۃ المسمی بمرآۃ المکنۃ من تالیفات قدوتی و مرشدی حضرت المولوی محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین القندھاری الدکھنی مد اللہ تعالیٰ ظلالہ ارشادہ علی رءوس الطالبین و ادخلنی ببرکۃ انفاسہ الشریفۃ فی زمرۃ الصالحین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

۲۔ انوار القندھار یہ آپ کی وہ اہم تالیف ہے کہ جس میں آپ نے قندھار شریف کے بزرگوں کے حالات تحریر فرمائے ہیں۔ وہ بزرگ جن کے تذکرے تواریخ میں موجود نہ تھے۔ اور نہ کسی کو معلوم تھے آپ نے ذریعہ کشف معلوم کر کے ان کے حالات تحریر فرمائے ہیں۔ اور آپ نے خود اپنا تذکرہ بھی قلمبند فرمایا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اس کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔ یہ نقل سید ناظم حسین رضوی موہانی نے بعہد میر محبوب علی خان بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ روز شنبہ وقت یک و نیم ساعت شب در حیدر آباد دکن کی ہے۔

۳۔ تذکرۂ نوبہار یہ تذکرۂ شعراء ہے۔ اس میں آپ نے (۵۷) فارسی شعراء کا تذکرہ معہ نمونۂ کلام قلمبند فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے خود اپنا تذکرہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کا ایک قدیم قلمی نسخہ حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہے۔

۴۔ راحت الانفاس اس کی تالیف ۱۱۹۵ھ میں آپ نے فرمائی۔ تواریخ میں اس کا نام غلطی سے انفاس العاشقین لکھا ہے۔

۵۔ رسالہ اجازت نامہ جات اس رسالہ میں آپ نے شجرہ ہائے طریقت جمع فرمائے ہیں طریقہ قادریہ۔ طریقہ نقشبندیہ۔ طریقہ رفاعیہ۔ طریقہ چشتیہ۔ طریقہ سہروردیہ۔ طریقہ شطاریہ۔ طریقہ مداریہ کے شجرے اور اجازت نامۂ صحاح ستہ سند قرأت۔ اجازت نامہ حزب البحر شریف۔ اجازت نامہ برزنجی۔ اجازت نامۂ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجازت نامہ دلائل الخیرات جمع فرمائے ہیں۔ اس کا قدیم قلمی نسخہ حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہے۔ یہ نقل بخط [illegible]

حضرت مولانا امین الدین کثرتہ کی گئی ہے۔ جس پر انھوں نے تحریر فرمایا ہے کہ "حسب الحکم حضرت قبلہ نقل کی گئی ہے" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی موجودگی میں یہ نقل ہوئی تھی۔

۶۔ وظائف الصالحین یہ آپ کی قدیم تالیف ہے جس میں آپ نے مختلف اوراد و اشغال اور اعمال و وظائف کو جمع فرمایا ہے اس کا ایک قدیم قلمی نسخہ حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہے۔

۷۔ رسالہ چشتیہ اس رسالہ میں آپ نے طریقہ عالیہ چشتیہ کے ذکر و شغل کے طریقے اور سلوک قلمبند فرمایا ہے۔

۸۔ رسالہ نقشبندیہ اس رسالہ میں آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ذکر و شغل کے طریقے اور سلوک قلمبند فرمایا ہے۔

۹۔ تحفۃ البدیع سلوکِ مداریہ میں یہ رسالہ آپ نے سنہ ۱۲۲۹ھ قصبہ قندھار میں بپاسِ خاطر مولوی محمد قائم شاہ صاحب خلیفہ حضرت سید میراں شاہ مکہ اولیا قدس سرہٗ (ناندیڑ) تالیف فرمائی ہے اس کا قلمی نسخہ حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہے۔

یہ قلمی کتابیں اکثر کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں۔ متذکرہ بالا رسالہ جات کے نسخے بھی حضرت قدوتی مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے پاس موجود ہیں۔

جدول اصراحت سن و سال آپ کے مناقب کے مختلف اہم موقعوں پر

۱۔ سنہ ۱۱۶۷ھ بتاریخ ۱۹ ر جمادی الثانی بروز پنجشنبہ بوقت صبح بعد نمازِ فجر ولادت باسعادت بقصبہ قندھار۔

۲۔ بموجب کتاب انوار القندھار آپ کی پہلی شادی آپکے چچا حضرت غیاث الدین کی صاحبزادی سے ہوئی اسوقت عمر شریف ۱۴ سال

۳۔ حسب الحکم حضرت سرور مخدوم اورنگ آباد تشریف لیجاکر (۹) سال کی مدت تک علم ظاہر کی تکمیل فرمائی دستار فضیلت حاصل فرما۔ عمر شریف ۲۳ سال

۴۔ ۱۱۹۵ھ آپنے دربیان پاس انفاس دار السلطنت حیدر آباد میں رسالہ راحت الانفاس تالیف فرمایا عمر شریف ۳۱ سال

۵۔ ۱۱۹۷ھ روز دوشنبہ بوقت چاشت بتاریخ ۲۱ ربیع الاول آپ نے رسالہ سلوک نقشبندیہ بعض حضرات کی درخواست پر بوقت روانگی حج بندر مبارکہ سورت میں تالیف فرمایا۔ عمر شریف ۳۳ سال

۶۔ ۱۱۹۸ھ مدینہ منورہ میں حضرت شیخ عبد القادر بن شیخ محمد سعید الطاہر الکردی سے اجازت صد النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ سند حاصل فرمائی۔ عمر شریف ۳۴ سال

۷۔ ۱۱۹۸ھ آپنے حضرت حافظ محمد حیات بن طالب علیخان المحمدی القادری الحنبلی سے مدینہ منورہ میں سند قرات قرآن مجید بروایت سیدنا حفص رح حاصل فرمائی عمر شریف ۳۴ سال

۸۔ ۱۱۹۸ھ آپنے مکہ معظمہ میں کتاب ثمرات المکیہ تالیف فرمائی۔ عمر شریف ۳۴ سال

۹۔ ۱۱۹۹ھ آپ حرمین شریفین سے واپس قندھار تشریف لائے اسوقت عمر شریف ۳۵ سال

۱۰۔ ۱۲۰۲ھ روز جمعہ ۲۰ ربیع الاول کو آپنے بپاس خاطر حضرت سید شاہ محمد اویس رح جو آپ کے خلیفہ تھے، قصبہ قندھار خانقاہ شریف میں

	رسالہ سلوک چشتیہ تالیف فرمایا اس وقت عمر شریف	۳۹ سال
۱۱۔ ۱۲۱۳ھ	۹ رجب المرجب بوقت چاشت قصبہ قندھار خانقاہ شریف میں "انوار القندھار" تالیف فرمائی عمر شریف	۴۹ سال
۱۲۔ ۱۲۱۵ھ	آپ نے قندھار شریف میں سند قرأت قرآن مجید طلباء کو مرحمت فرمائی اس وقت عمر شریف	۵۱ سال
۱۳۔ ۱۲۱۶ھ	آپ نے کتاب تذکرۂ نوبہار تالیف فرمائی۔ عمر شریف	۵۲ سال
۱۴۔ ۱۲۱۹ھ	بہ ہمراہ محترم اعظم الامراء ارسطو جاہ براہِ راہی فنا ہوا اس طرح حیدرآباد تشریف آوری کے وقت آپکی عمر شریف	۵۴ سال
۱۵۔ ۱۲۲۹ھ	آپ نے قصبہ قندھار میں تحفۃ البدیع کی تالیف بنام خاندانِ حضرت قائم شاہ فرمائی" اسوقت آپکی عمر شریف	۶۵ سال
۱۶۔ ۱۲۳۷ھ	آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہ قدس سرہٗ کا وصال ہوا اسوقت آپکی عمر شریف	۷۳ سال
۱۷۔ ۱۲۴۱ھ	۱۶ رجب المرجب حضرت سرور مخدوم قدس سرہٗ کے صندلِ مبارک کے روز آپ کا وصال ہوا۔ اسوقت عمر شریف	۷۷ سال

رشتۂ ازدواج

آپ کی تین بیویاں تھیں، پہلی بیوی حضرت انور بی صاحبہ بنت حضرت غیاث الدین قاضی قصبۂ نرسی۔ دوسری بیوی حضرت قادری بی صاحبہ جو قصبۂ کونگیر کے خاندانِ قضاۃ سے تھیں۔ تیسری بیوی حضرت پیراں صاحبہ جو مدنی تھیں، بزمانۂ قیام مدینہ منورہ آپ کے عقدِ نکاح میں آئی تھیں۔ آپ کی اولاد و آل کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ آپ کے جملہ پانچ صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیاں تھیں چنانچہ تواریخ کے حوالے سے بھی پانچ صاحبزادوں اور چار صاحبزادیوں کا ہونا ثابت ہے۔

آپ کے صاحبزادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے

تذکرۂ اولاد

۱۔ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد نجم الدین قبلہ قدس سرہٗ

آپ کے بڑے صاحب زادے حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہ جید عالم تھے۔ علوم ظاہری و باطنی پر کافی عبور تھا۔ آپ حضرت قادر بی بی صاحبہ قبلہ کے بطن سے تھے۔ آپ نے اپنے والدِ بزرگوار کی صحبت میں علومِ ظاہری و باطنی کی تعلیم و تربیت حاصل فرمائی تھی آپ کو اپنے والد بزرگوار ہی سے بیعت و خلافت حاصل تھی۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں لیکن اولاد نہیں ہوئی اور آپ اپنے والدِ بزرگوار کو ۱۲۳۷ھ میں داغِ مفارقت دیے گئے۔ آپ کا مزار قاضی محلہ کی مسجد کے صحن میں ہے جو آپ کے والدِ بزرگوار کے روضۂ مبارک کے روبرو واقع ہے۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ

دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ حضرت قادر بی بی صاحبہ قبلہ کے بطن سے تھے۔ حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہ کے وصال کے بعد آپ ہی بڑے صاحب زادہ تھے۔ آپ کے والدِ بزرگوار کے وصال کے بعد آپ ہی جانشین ہوئے۔ آپ کو اپنے والدِ بزرگوار سے خرقۂ خلافت حاصل تھا۔ نہایت خدا ترس بزرگ تھے۔ بلدہ حیدرآباد میں مقیم تھے اور یہیں آپکا وصال ہوا جب آپکا وصال ہوا حضرت میر محمد دائم قبلہ نبیرۂ حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ نے آپکی والدۂ ماجدہ یعنی حضرت پیرانی ماں قادر بی بی صاحبہ قبلہ علیہا الرحمہ سے عرض کی کہ اگر اجازت مرحمت ہو تو حضرت کی تدفین ہم اپنے احاطہ میں کرتے ہیں تاکہ ہمارے احاطہ میں ہمارے ایک پیرزادہ موجود ہوں، حضرت پیرانی ماں صاحبہ قبلہ نے اجازت

مرحمت فرمائی چنانچہ آپکی تدفین حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کی گنبد کے روبرو مشرقی جانب حضرت یار محمد صاحب قبلہؒ کی جالی کے سامنے چبوترے پر عمل میں آئی۔ آپکے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔ پہلے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمدؐ تاج الدین قبلہ قدس سرہٗ۔ دوسرے صاحبزادے حضرت شاہ محمدؐ ولی اللہ قبلہؒ۔ یہ دونوں صاحبزادے لاولد وصال فرمائے۔ حضرت مولانا شاہ محمدؐ تاج الدین قبلہ قدس سرہٗ اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد روضۂ حضرت سلطان العارفین افضل المتاخرین قدوۃ الکاملین استاد المحدثین شیخ الشیوخ مولانا مولوی شاہ محمدؐ رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کے سجادہ نشین و متولی ہوئے۔

تیسرے صاحبزادے حضرت غلام انبیاء قبلہ علیہ الرحمہ آپکی دو صاحبزادیاں تھیں ایک مولوی امین الدین و اداامیاں محتسب قندھار سے منسوب ہوئیں جنکی دختر زوجۂ احتشام الدین جاگیر دار پیپری تھیں۔ انکے دو فرزند اعتصام الدین و انتصام الدین انکے بعد حضرت غلام انبیاء قبلہؒ کی دوسری صاحبزادی مولوی حمید الدین صاحب صدیقی قاضی احمد پور (در وال راجورہ) سے بیاہی گئیں انکے فرزندان احمد الدین صاحب اور دلیل الدین صاحب ہیں۔

۳۔ مولانا مولوی شاہ محمد قیام الدین قبلہ المعروف قائم شاہ

مولانا مولوی شاہ محمد قیام الدین

قبلہ المعروف قائم شاہ صاحب قدس سرہٗ، حضرت قیام الحق والدین مولانا شاہ محمدؐ قیام الدین قبلہ المعروف قائم شاہ صاحب قدس سرہٗ تیسرے صاحبزادے حضرت قادر بی بی صاحبہ قبلہؒ کے بطن سے تھے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقہ

خلافت حاصل فرمایا تھا۔ آپ ہمیشہ حیدرآباد میں رہے۔ آپکے مریدین اور معتقدین کافی تعداد میں تھے تین مواضعات پیل گاؤں۔ پانگری اور ڈیٹہ، آپکو بطورِ نذر منجانب پائیگاہ جاگیر میں ملے تھے۔ آپکی والدۂ ماجدہ (پیرانی ماں قبلہ) حضرت قادر بی بی صاحبہ قبلہ ہمیشہ آپکے پاس رہتی تھیں جو بڑی عابدہ و زاہدہ تھیں اکثر عالی خاندان بیگمات آپکی بہت معتقد تھیں آپکے وصال پر نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر نے بیرون یاقوت پورہ (چھاؤنی نادر علی بیگ) میں ایک باغ نذر کیا جہیں آپکا مقبرہ ہے۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ میں جب حضرت قیام الحق والدین حضرت مولانا شاہ محمد قیام الدین قبلہ قدس سرہٗ کا وصال ہوا تو آپ اپنی والدۂ ماجدہ (پیرانی ماں قبلہ) حضرت قادر بی بی صاحبہ قبلہؒ کے بازو مدفون ہوئے آپکے اخراجاتِ عرس وعود وگل کیلئے پائیگاہ سے للعہ روپے مقرر ہیں۔ حضرت قیام الحق والدین مولانا شاہ محمد قیام الدین قبلہ قدس سرہٗ المعروف قائم شاہ صاحب سے حافظ یار جنگ بہادر کی صاحبزادی منسوب تھیں آپکے اس رشتۂ ازدواج کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت سلطان العارفین افضل المتاخرین قدوۃ الکاملین استاد المحدثین شیخ الشیوخ مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کی حیدرآباد تشریف آوری کے موقع پر ارسطو جاہ کی آپکے خلاف سازشی کاروائی کے نتیجہ میں اس کو جس رجعت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ لقمۂ اجل ہوا اُسکے زیر اثر نواب حافظ یار جنگ بہادر قندھار شریف حاضر ہوکر آپکی قدمبوسی کا شرف حاصل کئے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہوکر آپ سے درخواست کی کہ اپنی دختر کو آپکے صاحبزادہ کے عقدِ نکاح میں دینا چاہتے ہیں اگر یہ درخواست منظور فرمائی جائے تو وہ اس رشتہ کو اپنے لئے باعثِ عزت و توقیر سمجھیں چنانچہ

آپ نے اُنکے اِس معروضہ کو قبول فرمایا اور اپنے صاحبزادہ حضرت قیام الحق والدین مولانا شاہ محمدؒ قیام الدین قبلہ المعروف قائم شاہ صاحب سے فرمایا کہ حیدرآباد جائیں اور عقدِ نکاح کے بعد دُلہن کو قندھار شریف لے آئیں حضرت مولانا شاہ قیام الدین قبلہ تعمیل حکم میں حیدرآباد تشریف لائے اور شادی ہوئی۔ آپکی شادی کی بارات میں بڑے بڑے عمائدین سلطنت اور علماء نے شرکت کی بارات میں آپکے گھوڑے کی لگام امیر کبیر نواب شمس الامراء حضرت فخر الدین خان بہادرؒ نے تھام رکھی تھی جب یہہ بارات دلہن کے گھر یعنی نواب حافظ یار جنگ بہادر کی دیوڑھی کو پہنچی تو نواب شمس الامراء بہادر نے یہہ کہکر گھوڑے کی لگام چھوڑ دی کہ یہاں تک میں نے اپنے مرشد زادہ کی خدمت کی حافظ یار جنگ اِس سلطنت حیدرآباد کے ایک امیر ہیں جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں تو دستار بگلوس میں آتے ہیں اب یہہ اُن کا فرض ہے کہ اپنے مرشد زادہ کا استقبال کریں چنانچہ جونہی نواب شمس الامراءؒ بہادر نے لگام چھوڑی نواب حافظ یار جنگ نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام تھامی اور آپ کا استقبال کیا حسب الحکم حضرت قبلہ قدس سرہٗ آپ بعد شادی اپنی اہلِ محترمہ کو لیکر قندھار شریف واپس ہوئے۔

حضرت قیام الحق والدین مولانا شاہ محمدؒ قیام الدین قبلہ المعروف قائم شاہ صاحب قدس سرہٗ کے تین صاحبزادے اور دو دختران تھیں بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمدؒ شمس الدین قبلہ قدس سرہٗ جو لاولد وصال فرمائے۔

دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمدؒ رفیع الدین ثانی قبلہ قدس سرہٗ۔

تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمدؒ عبداللہ قبلہ قدس سرہٗ۔ ایک صاحبزادی مولانا ہدایت علی صاحب سے منسوب ہوئیں اور دوسری صاحبزادی حضرت مولانا شاہ محمدؒ تاج

الدین قبلہ قدس سرہٗ سے منسوب ہوئیں۔ حضرت مولانا شاہ محمدؐ رفیع الدین ثانی قبلہ قدس سرہٗ کے دوؔ صاحبزادے تھے ایک حضرت مولانا شاہ محمدؐ بہاء الدین قبلہ قدس سرہٗ المعروف اللہ والے شاہ صاحب علیہ الرحمہ (سجادہ نشین روضۂ مبارک حضرت قدوۃ الکاملین افضل المتاخرین مولانا مولوی شاہ محمدؐ رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ)

دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمدؐ سعید الدین المعروف حضرت شاہ مِن اللہ علیہ الرحمہ حضرت مولانا شاہ محمدؐ بہاء الدین قبلہ المعروف اللہ والے شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی دو دختران تھیں ایک فیاض الدین خاں صاحب نبیرۂ حافظ یار جنگ سے منسوب تھیں دوسری سعید الدین صاحب محتسب بنولہ دوم تعلقدار سے منسوب تھیں، اول الذکر کے دوؔ فرزند فخر الدین خان اور اسد الدین خان ہیں۔

حضرت مولانا شاہ محمدؐ سعید الدین قبلہ المعروف حضرت شاہ مِن اللہ علیہ الرحمہ اِس ناچیز مؤلفِ کتاب ہذا کے جدِّ بزرگوار ہیں۔ حضرت مولانا شاہ محمدؐ سعید الدین قبلہ المعروف حضرت شاہ مِن اللہ علیہ الرحمہ کی پہلی محل محترمہ حضرت مولانا حافظ میر شجاع الدین حسین ثانی علیہ الرحمہ کی بڑی صاحبزادی تھیں اُنکے بطن سے جو بھی اولاد ہوئی بچپن ہی میں جاں بحق ہو لی اپنی پہلی محل محترمہ کے انتقال کے بعد حضرت موصوف علیہ الرحمہ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا اور بعد فراغِ حج و زیارت تین سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اس کے بعد آپکے خسر حضرت مولانا حافظ میر شجاع الدین حسین ثانی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ سے آپکی واپسی کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی حضرت حبیبہ بیگم صاحبہ قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کو آپکے عقدِ نکاح میں دیا جنکا وصال بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہوا۔ یہ دوسری

محلِ مختصر سے کے بطن سے آپکے دو۲ صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمدؐ رفیع الدین ثالثؒ اور حضرت قدوتی مرشدی و والدی تاج القراء مولانا مولوی الحاج قاری شاہ محمدؐ تاج الدین صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی ہیں اور دو صاحبزادیاں ہوئیں بڑی صاحبزادی حضرت لیٰسین بیگم صاحبہ مغفورہ جو مولوی حکیم خواجہ لطف اللہ المعروف الہٰ نما شاہ صاحب مرحوم سے منسوب ہوئیں اور لاولد انتقال فرمائیں چھوٹی صاحبزادی حضرت آمنہ بیگم صاحبہ مغفورہ جو مولوی محمدؐ عبدالقادر صاحب صدیقی سررشتہ دار عدالتِ دارالقضاۃ سے منسوب ہوئیں جنکو ایک دختر خواجہ پاشاہ صاحبہ مرحومہ ہوئیں جو مولوی قاضی رحمٰن شریف صاحب سے منسوب ہوئیں انکو تین فرزند اشرف سلمہٗ افسر سلمہٗ اور حسینی سلمہٗ اور ایک دختر منظور جہاں سلمہا ہیں۔ حضرت لیٰسین بیگم صاحبہ مغفورہ اور حضرت آمنہ بیگم صاحبہ مغفورہ کے مزارات اندرون احاطہ گنبد حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ واقع ہیں۔

حضرت مولانا شاہ محمدؐ رفیع الدین ثالث علیہ الرحمہ نے بتاریخ ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۸۷؁ھ م ۲۲ نومبر ۱۹۶۷؁ء بروز چہارشنبہ انتقال فرمایا اور احاطہٗ درگاہ شجاعیہ میں حضرت مولانا مولوی شاہ محمدؐ زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ کے پہلو میں مدفون ہوئے آپکے پانچ فرزند اور دو۲ دختر ہیں۔ (۱) شاہ محمدؐ حبیب الدین (۲) شاہ محمدؐ احمد محی الدین احمد پاشاہ (۳) شاہ محمدؐ غوث الدین دستگیر (۴) شاہ محمدؐ مظہر الدین جیلانی (۵) شاہ محمدؐ سیف الدین ریاض ایک دختر محمود صاحب سے منسوب ہے اور دوسری دختر عبدالستار صاحب سے منسوب ہوئیں۔

حضرت قدوتی و سیلتی مرشدی و والدی مولانا مولوی تاج القراء تاج المناظرین الحاج قاری المقری شاہ محمدؐ تاج الدین صاحب قبلہ مد اللہ ظلالہٗ

علی رؤوس الطالبین کی پہلی شادی حضرت زینت النساء بیگم صاحبہ مغفورہ عرف
سیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید احمد صاحبؒ عرف سید حسن صاحب سے ہوئی
تھی جو شیخ الشیوخ قطب دکن حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی
پڑنواسی تھیں آپکے بطن سے ایک فرزند برادر محترم مولوی شاہ محمد علیم الدین
انور مغفور تھے جنہوں نے بعمر ۳۵ سال ڈیڑھ ماہ بتاریخ ۲۵ ربیع الاول
سنہ ۱۳۸۳ھ م ۱۶ راگسٹ سنہ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ گیارہ ساعت دن انتقال فرمایا
اور احاطۂ درگاہ شجاعیہ میں مدفون ہیں آپ سے مولانا سید شاہ عبد القادر
مغفور سجادہ نشین درگاہ شریف گدوال کی دختر حمیرہ بی بی عرف مختار صاحبہ
منسوب ہوئیں، آپکو ایک فرزند شاہ محمد عبد اللہ عرف ساجد سلمہٗ اور دو
دختر زینت النساء عرف تبسم سلمہا اور زہیر النساء عرف گوہر سلمہا ہیں یہ بچے اپنی
والدہ کے ساتھ پاکستان میں مقیم ہیں، حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کی پہلی
محل محترمہ صرف شادی کے بعد ایک سال ساڑھے سات ماہ بقید حیات رہکر
بتاریخ ۱۶ ربیع صفر سنہ ۱۳۴۸ھ انتقال فرمائیں اور بہ احاطۂ درگاہ شجاعیہ مدفون
ہوئیں من بعد حضرت مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کی دوسری
شادی حضرت سید شاہ باقر حسین قادری مغفور تحصیلدار پالم ابن حضرت سید
شاہ قادر حسین قادری ابن حضرت سید شاہ حسین قادری قدس سرہٗ (بائیس خواجہ)
المعروف حضرت گوڈری والے شاہ صاحبؒ مرشد نواب خورشید جاہ بہادر
مغفور کی صاحبزادی حضرت سیدہ طاہرہ بیگم صاحبہ قبلہ عرف صاحبزادی بیگم
صاحبہ سے بتاریخ ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۸ھ بروز جمعہ ہوئی جو حضرت سید شاہ ہاشم
قادری قدس سرہٗ نبیرۂ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نواسی ہیں

اور اس ناچیز فقیر حقیر کی والدۂ ماجدہ ہیں آپکے بطن سے چار فرزند اور دو دختر ہوئے۔

۱۔ یہہ ناچیز فقیر شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری۔ اس کمترین سے مولوی محمد عنایت حسین خان صاحب فاروقی مرحوم دوم تعلقدار خلف اکبر نواب فصیح جنگ بہادر مغفور معتمد مال حکومت حیدرآباد دکن کی دختر فاطمہ انوار النساء بیگم عرف جیلانی پاشاہ بتاریخ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ روز دو شنبہ م ۲۵ فیروری ۱۹۵۷ء منسوب ہوئیں جنکے بطن سے تین فرزند (۱) شاہ محمد رفیع محی الدین عرف رفاعی سلمہٗ (۲) شاہ محمد رفیع قطب الدین عرف مظفر سلمہٗ ایک فرزند بعد تولد جاں بحق ہوا دو دختران پہلی دختر امتہ الفاطمہ غوث النساء عرف اسماء سلمہا جو میاں حبیب عیدروس ابن مولانا حبیب محمد صاحب ابن مولانا حبیب احمد مغفور ابن حضرت مولانا حبیب عیدروس قدس سرہٗ سے منسوب ہوئیں انکو تاحال چار فرزند حبیب محضار سلمہٗ حبیب مصطفیٰ سلمہٗ اور حبیب محسن سلمہٗ ہیں دوسری دختر آمنتہ الزہرہ وجاہت النساء عرف حفصہ سلمہا ہیں۔

۲۔ شاہ محمد قیام الدین محسن: ان سے مولوی ڈاکٹر خواجہ حمید الدین مغفور ابن الحاج ڈاکٹر خواجہ معین الدین مغفور کی دختر زیب النساء بیگم عرف رضیہ منسوب ہوئیں جنکے بطن سے دو فرزند شاہ محمد موثق الدین مکرم سلمہٗ اور شاہ محمد تمیز الدین مہذب سلمہٗ اور دو دختران پہلی دختر امتہ الرسول طاہر النساء تہذیب سلمہا جو میاں محمد علی ابن محمد یوسف صاحب وظیفہ یاب چیف ڈائرکٹر کمپنی لا بورڈ سے منسوب ہوئیں دوسری دختر امتہ المصطفیٰ

رفیع النساء آفرین سلمہا ہے۔

۳۔ شاہ محمد عارف الدین:۔ ان سے مولوی میر مظہر حسین صاحب وظیفہ یاب اڈیٹر جامعہ عثمانیہ کی دختر عسکر سلطانہ منسوب ہوئیں جنکے بطن سے تین فرزند شاہ محمد وارث الدین اُویس سلمہٗ، شاہ محمد نصیر الدین عزیز سلمہٗ، شاہ محمد معز الدین زبیر سلمہٗ اور ایک دختر سر فراز النساء فرحہ سلمہا ہے۔

۴۔ شاہ محمد معین الدین راشد: ان سے مولوی محمد یوسف صاحب ابن محمد اسماعیل صاحب وظیفہ یاب رجیٹل ڈائرکٹر کمپنی لا بورڈ کی دختر شہناز خورشید منسوب ہیں جنکے بطن سے تاحال ایک فرزند شاہ محمد صادق رفیع الدین عرف واصف سلمہٗ اور ایک دختر امتہ الرحمٰن رؤف النساء شائستہ سلمہا ہے۔ حضرت قدوتی مرشدی ووالدی قبلہ گاہی مدظلہ کی پہلی دختر سعید النساء عرف بلقیس بی بی مرحومہ نے بعمر ۲۴ سال ۳ ماہ بتاریخ ۱۰ صفر ۱۳۷۹ھ روز یکشنبہ صبح ساڑھے پانچ بجے انتقال کیا جو شاہ محمد حبیب الدین بن حضرت مولانا شاہ محمد رفیع الدین ثالثؒ سے منسوب ہوئی تھیں انکو ایک فرزند شاہ محمد افتخار الدین نعیم سلمہٗ ہیں جن سے مولوی سید محمود قادری صاحب نبیرہ حضرت معشوق ربانی قدس سرہٗ کی دختر شیما فاطمہ منسوب ہوئیں انکے بطن سے تاحال تین فرزند شاہ محمد سراج الدین عرف مزمل سلمہٗ شاہ محمد سعید الدین عرف مدثر سلمہٗ اور شاہ محمد سمیع الدین عرف مبشر سلمہٗ اور ایک دختر میمونہ فاطمہ نوشین سلمہا ہے حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کی دوسری دختر فرید النساء عرف سیدہ بی بی سلمہا میر رشید علی صاحب جائنٹ رجسٹرار کو آپریٹیو ابن مولوی محمود علی صاحب قطبی سے منسوب ہیں انکو تا حال دو فرزند عبد القادر تصدق علی سہیل سلمہٗ اور نظام آصف علی

عرف جنید سلمہٗ ہیں اور ایک دختر قدسیہ فاطمہ عرف حمیرہ سلمہا ہے۔

۳۔ حضرت شاہ محمدؒ بہاء الدین صاحب:۔ حضرت مولانا شاہ محمدؒ سعید الدینؒ قبلہ المعروف حضرت شاہ امین اللہ علیہ الرحمہ کی دوسری محل محترمہ حضرت حبیبہ بیگم صاحبہ قبلہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہا کے انتقال کے بعد حضرت نور النساء بیگم صاحبہ بنتِ حضرت سید فاضل شاہ مغفور آپکے نکاح میں آئیں جنکے بطن سے ایک صاحبزادے حضرت شاہ محمدؒ بہاء الدین صاحب عرف خواجہ پاشاہ صاحب ہیں۔ آپکے چار فرزند شاہ محمدؒ سعید الدین باباشاہ محمدؒ رفیع الدین اقبال، شاہ محمدؒ ناظم الدین ناظم، اور شاہ محمدؒ واصف الدین خرم ہیں۔ حضرت قیام الحق والدین مولانا مولوی شاہ محمدؒ قیام الدین قبلہ قدس سرہٗ کے تیسرے صاحبزادے حضرت شاہ محمدؒ عبد اللہ سے حضرت مشکل آسان قدس سرہٗ کے خاندان کی دختر رفاعی بیگم صاحبہ منسوب تھیں جن سے دو فرزند غلام دستگیر صاحب اور امیر اللہ صاحب ہوئے۔ اول الذکر کے فرزند ضیاء الدین صاحب مجذوب اور مؤخر الذکر کے اقبال احمد مرحوم ہیں۔ شاہ محمدؒ سعید الدین بابا کو تین فرزند شاہ محمدؒ احتشام الدین عرف احمد، شاہ محمدؒ صلاح الدین عرف خالد اور شاہ محمدؒ فیاض الدین عرف محمدؒ ہیں۔

۴۔ حضرت مولانا شاہ محمدؒ علیم الدین قبلہ قدس سرہٗ | آپ چوتھے صاحبزادے حضرت قادری بی بی صاحبہ قبلہؒ کے بطن سے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے وصال کے وقت آپکی عمر ۹ سال تھی۔ آپکو سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت حافظ محمدؒ علی صاحب خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے

اجازت و خلافت حاصل تھی آپ نے بلدۂ حیدرآباد میں سکونت اختیار فرمائی تھی
اور اپنے والدِ بزرگوار کے عرس شریف کے موقع پر اکثر قندھار شریف تشریف لے
جاتے تھے۔ آپکے دو فرزند حضرت غلام جیلانی صاحب اور حضرت حفیظ الدین صاحب
تھے۔ حضرت حفیظ الدین صاحب کے دو فرزند جمیل الدین صاحب اور افضل الدین
صاحب ان دونوں کی اولاد موجود ہے۔

۵۔ بحر العلوم حضرت مولانا مولوی شاہ غلام نقشبند قبلہ قدس سرہٗ

آپ پانچویں صاحبزادے حضرت پیر مال
صاحبہ قبلہ مدنی رحمتہ اللہ علیہا کے بطن سے تھے۔ اپنے والدِ بزرگوار کے وصال کے
وقت آپکی عمر ۷ سال تھی آپکو بیعت والدِ بزرگوار سے حاصل تھی لیکن اجازت و خلافت آپ نے
اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا مولوی شاہ محمد زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ سے
حاصل فرمائی۔ آپ متبحر عالمِ دین تھے آپکے تبحرِ علمی کی شہرت ہندوستان میں دور دور تک
پھیلی اور ہندوستان کے مختلف گوشوں سے بڑے بڑے علماء آکر آپ سے استفادہ
کرتے تھے آپ ایک مقدس بزرگ تھے گوشہ نشینی کی زندگی بسر فرمائی۔ آپ نے بسمت
نگر میں سکونت اختیار فرمائی تھی تمام عمر سلسلۂ درس و تدریس جاری رکھا اور اپنے
دولت خانہ سے قریب ایک مسجد میں امامت و خطابت فرماتے تھے۔ نماز جمعہ سے قبل
اسی مسجد میں آپ وعظ فرماتے تھے۔ روایت مشہور ہے کہ آپکے زمانہ میں آپ کی ذات
بابرکت کیوجہ بسمت نگر کو عزت حاصل تھی گویا مطلعِ ہند پر آپکا وجودِ مبارک آفتابِ علم
تھا جو ضلع ناندیڑ کی سرزمینِ بسمت نگر میں جلوہ فرما تھا اقطاعِ ہند کے اکابرِ علماء بسمت
نگر حاضر ہوتے اور نہایت اہم علمی گتھیاں آپکی خدمت میں سلجھتی تھیں۔ بسمت نگر ہی میں
آپ نے وصال فرمایا۔ آپکی مزارِ مبارک اُسی مسجد کے متصل واقع ہے جہاں آپ امامت

وخطابت فرماتے اور وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپکا بہت بڑا کتب خانہ تھا جسمیں متعدد اہم اور نایاب کتابیں تھیں۔ دنیا کے علم وفضل میں آپکا پایہ بلند تھا۔ آپکے تین صاحبزادے حضرت مولوی شاہ محمد شرف الدین صاحب قبلہ۔ حضرت مولوی شاہ محمد اصفیا صاحب قبلہ اور حضرت مولوی شاہ محمد فصیح الدین صاحب قبلہ تھے آنکی اولاد بسمت نگر میں اور ضلع پربھنی اور ضلع ناندیڑ میں پھیلی اور اب بھی موجود ہے۔ آپکی اولاد اور آل کی تفصیل تا بحدِ معلومات آگے شجرۂ اولاد حضرت امام العارفین قدوۃ الکاملین افضل المتاخرین استاد المحدثین مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندہاری قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز میں جمع کی گئی ہے۔ آپ کے تین ازدواج اور پانچ صاحبزادوں کی متذکرۂ بالا تفصیل شجرۂ خاندانی وکتبِ تواریخ سے ثابت ہے۔ سوائے حضرت مولانا مولوی شاہ محمد نجم الدین قبلہ قدس سرہ جو لاولد وصال فرما گئے دوسرے چار صاحبزادوں کی آل اور اولاد موجود ہے جسکی تفصیل تا بحدِ معلومات آگے آپکے شجرۂ اولاد میں جمع کی گئی ہے۔

تذکرۂ آل حضرت قبلہ قدس سرہٗ

آپ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ پہلی صاحبزادی قاضی آصف جاہی نظام آباد سے بیاہی گیئں جن سے ایک صاحبزادے مولوی معین الدین صاحب تھے۔ انکو دو فرزند نواب فیروز یار جنگ اور نواب معز یار الدولہ جو اتالیقِ شاہ دکن تھے۔ نواب فیروز یار جنگ کے تین فرزند تھے عبد القیوم صاحب۔ عبد الحی صاحب۔ عبد الرحمن صاحب مہتمم پولیس۔

نواب معز یار الدولہ کے چھ فرزند تھے۔ حامد الدین حسین اور نواب قاسم الدین حسین مغفور۔ دوسری صاحبزادی مولوی برہان اللہ حسینی صاحب اولاد حضرت

سلطان مشکل سا نگرآسان علیہ الرحمہ سے بیاہی گئیں جن کی ایک دختر تھیں جو امیر الدین صاحب محتسب بنول سے منسوب ہوئیں ان سے دو فرزند محی الدین احمد صاحب اور نظام الدین احمد صاحب ہیں۔ اول الذکر سے ایک فرزند فخر الدین صاحب اور ایک دختر جو مولوی برہان اللہ حسینی صاحب مشائخ وسجادہ نشین چھوٹی درگاہ شریف قندہار سے بیاہی گئیں دوسرے فرزند نظام الدین صاحب قمر الدین صاحب ہیں۔

تیسری صاحبزادی مولوی سراج الدین صاحب قاضی قندہار سے بیاہی گئیں جنکے دو فرزند مولوی غلام علی صاحب قاضی تھے انکے فرزند غلام محمد صاحب تھے جنکے فرزند غلام احمد نے لڑکپن میں انتقال کیا اور قضاءت قندہار مولوی حافظ شجاع الدین صاحب کے خاندان میں منتقل ہوگئی۔ مولوی حافظ شجاع الدین صاحب کے دو فرزند تھے۔

۱۔ مولانا انوار اللہ خان صاحب المخاطب بہ فضیلت جنگ ۲۔ امیر اللہ صاحب مولانا انوار اللہ خان صاحب نے قندہار کی قضاءت جو غلام محمد صاحب کے بعد منتقل ہوئی تھی اپنے بھائی قاضی امیر اللہ صاحب کے نام منتقل کردی۔ امیر اللہ صاحب کے فرزند حکیم عبد القادر صاحب اُنکے فرزند قاضی محمد سراج الدین صاحب قاضی قندہار ہیں انکے فرزند محمد رفیع الدین ہیں۔

چوتھی صاحبزادی حضرت زینب بی بی صاحبہ قبلہ رحمتہ اللہ علیہا مولوی سید امجد علی صاحب قاضی دیگلور سے بیاہی گئیں جن سے کئی فرزند ہوئے اُنکی اولاد موجود ہے۔ انکے ایک فرزند عبد الفیاض صاحب تھے جنکے فرزند عبد اللہ حسینی صاحب افسر مشہور شاعر تھے اُنکے دو فرزند سید اعظم اللہ حسینی صاحب اظہر اور سید محمد

حسین صاحب آزاد حیدرآباد کے مشہور شعراء میں شمار کئے جاتے تھے افسر صاحب سرن پلی تعلقہ نظام آباد کے جاگیردار تھے چنانچہ انکی اولاد جاگیر سے حصہ پاتی تھی۔ اس موقع پر مولوی سیّد محمد حسین صاحب آزادؔ کی منقبت کا مطلع یہاں لکھدینا مناسب ہے جسمیں انہوں نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ سے اپنی نسبت اپنے مخصوص انداز میں اس طرح ظاہر کی ہے۔

ہمارے بھی ہیں مولانا رفیع الدین قندھاریؒ
میرے دادا کے ہیں نانا رفیع الدین قندھاریؒ

حضرت سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کا وصال اور آپ کا سفر رحمت آباد شریف

آپکے پیر روشن ضمیر شیخ المشائخ وحید العصر حضرت مخدومنا سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کے وصال کی اطلاع پر بغرضِ زیارت مزار پر انوار حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ رحمت آباد شریف تشریف لے گئے چونکہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کو اولاد نہ تھی حضرت پیرانی ماں قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپکو کہلوایا کہ آپکے مرشد کا وصال ہوچکا ہے اور میں آپکو اہل سمجھتی ہوں کہ آپ حضرت کی گدی پر بیٹھیں اور حضرت کی خانقاہ کا کام سنبھالیں ورنہ لوگ جو اعتقاد سے یہاں آتے ہیں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جانشین کی غیر موجودگی میں مایوس لوٹینگے اسکے جواب میں آپ نے پیرانی ماں قبلہؒ کی خدمت میں کہلوایا کہ "میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا غلام ہوں اور خود میں ایسی جرأت نہیں پاتا کہ اپنے آقا کی گدی پر بیٹھوں البتہ آپ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے یا آپکے رشتہ داروں میں کسی صاحب کو نامزد فرمائیں جنکو آپ مناسب اور اہل تصور فرمائیں اور میں یہاں رہکر ان کی خدمت کرتا رہوں [illegible] جو کچھ مجھے حضرت [illegible] مرشدی خواجہ علیہ الرحمہ سے حاصل ہوا ہے

اُن تک پہنچا دوں گا اور اسطرح وہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جانشین ہونگے"
چنانچہ حضرت پیشرانی ماں قبلہؒ نے اپنے بھتیجے حضرت مولوی غلام نقشبند صاحب
کو نامزد فرمایا آپ نے رحمت آباد شریف میں قیام فرماکر انکی ضروری تعلیم
و تربیت فرمائی اور اِس شرط پر اُن سے بیعت لیکر خلافت و اجازت مرحمت فرمائی
کہ شجرہ میں آپکا اسم گرامی نہ لکھا جائے اور براہ راست اپنی نسبت حضرت سیّدنا خواجہ
علیہ الرحمہ سے ظاہر کریں اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِسی شرط پر سلسلہ کا فیضان
بھی حاصل رہیگا پھر اُنکو حضرت سیدنا خواجہ علیہ الرحمہ کی گدی پر بٹھا کر آپ نے اپنی
نذر پیش کی اور حضرت پیرانی ماں قبلہ رحمتہ اللہ علیہا سے اجازت حاصل کرکے واپس
قندہار تشریف لائے۔ آپکے اِس واقعہ سے طریقت میں اعلیٰ آداب کے معیار
سے آگاہی ہوتی ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ معیاری ہستیاں ہمیشہ معیاری آداب کی
سخت پابند رہیں۔ عجز و انکسار اُنکا دستور رہا اور درحقیقت وہی بلند مراتب پر
فائز رہے بزرگوں نے جہاں اپنے ہم عصروں کے ساتھ نہایت اخلاق و آداب
اور ایک دوسرے کی عزت و تکریم کو اپنا نصب العین سمجھا تو پھر خود اپنے سلسلہ کے
شیوخ سے تعلق سے ان پر کسقدر انتہائی اور اعلیٰ اقدارِ عقیدت کی پابندی ہوگی کہ
جنکے طفیل ایک نعمت غیر مترقبہ جسکو فیضانِ سلسلہ کہتے ہیں سرفرازی ہوئی اور طریقت
کی بھی اوّلین بنیادی شرط ہے کہ طالب یا سالک آدابِ طریقت کا سخت پابند ہو
اگر کسی کے آداب ناقص ہوں تو خواہ وہ کیسی ہی ریاضت و مجاہدہ سے کام لے روحانی
اعتبار سے وہ ہر ترقی سے محروم رہیگا اور جسکے آداب جسقدر بلند معیار ہونگے
اُسکو اسی قدر بلند معیار مدارجِ روحانی حاصل ہونگے۔ جب ہی تو اولیائے
کرام کے مناقب میں ایسے عظیم الشان آداب کے نمونے ملتے ہیں۔ علمائے حق و

صاحبانِ تحقیق نے تحریر فرمایا ہے کہ سالک کا طریقت میں ذرہ برابر غرور بھی ارتداد طریقت کہلاتا ہے جو اُسکو سلسلۂ طریقت کے تمام فیوض و برکات سے محروم کر دیتا ہے اور یہ شرک خفی الامکان سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذالک اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمکو معیاری آدابِ طریقت کا پابند فرمائے اور پیرانِ عالی مقام کے ادنیٰ غلاموں کی حیثیت میں ہمکو زندگی اور موت نصیب ہو کہ یہی ہمارے حق میں بہت بڑی سعادتِ دارین ہے اور اس سے بڑی ہمارے لئے دارین میں عزت نہیں چنانچہ اولیائے کرام کے مناقب کے مطالعہ کی سب سے بڑی افادیت بھی یہی ہے کہ پڑھنے والوں کے لیئے اعلیٰ اخلاق و اعلیٰ آداب کی اتباع و پابندی کے روشن نمونے ملتے ہیں اور ان بزرگوں کے مناقب اِنَّکَ لعلیٰ خُلُقٍ عظیم اور ولکم فی رسول اللہ اُسوۃٌ حسنۃ کی روشنی میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نمونے ہیں۔

ہم عصر شیوخ علماء وغیرہ کے تاثرات

(۱) ہم عصر شیوخ اور علماء بھی آپکا بہت احترام ملحوظ رکھتے تھے اور آپکی اولوالعزم شخصیت کے قائل تھے چنانچہ حضرت مولانا شاہ کمال علیہ الرحمہ خلیفہ حضرت مولانا شاہ میر علیہ الرحمہ جو ایک باکمال بزرگ تھے جنکی تامہ، معراج نامہ وغیرہ اُن ہی کے تصانیف ہیں۔ آپ سے خواہش کی کہ اُنکے صاحبزادے حضرت سیّد جلال الدین عرف یوسف علی شاہ بخاری قدس سرہٗ کو طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کے سلوک۔ اعمال اور اشغال وغیرہ کی تعلیم و تلقین فرما کر بیعت لیں آپ نے حسب خواہش اُنکے صاحبزادے کی تعلیم و تربیت فرمائی اور طریقہ عالیہ

نقشبندیہ میں داخلِ سلسلہ فرمایا چنانچہ اسکا ذکر کتاب "شہیری اولیاء" مؤلفہ حکیم محمود بخاری صاحب مطبوعہ سال ۱۹۵۸ء کے صفحہ ۲۳۸ پر اسطرح گیا گیا ہے "حضرت سید جلال الدین عرف یوسف علی شاہ بخاری قدس سرہٗ ابن حضرت شاہ کمال علیہ الرحمہ کو طریقہ نقشبندیہ میں حضرت شاہ رفیع الدین قندہاری قدس سرہٗ خلیفۂ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہٗ سے فیض پہنچا"

۲- آپکی حیدرآباد تشریف آوری کے موقع پر حضرت نواب محی الدولہ بہادر اولیٰ علیہ الرحمہ نے جو ایک بزرگ ہونے کے علاوہ بڑے محدث تھے اور فن حدیث میں حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے استاد تھے آپکو اپنی دیوڑھی پر مدعو فرمایا اور نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ آپکی ضیافت فرمائی چنانچہ اس موقع پر نواب محمد فخر الدین خاں امیر کبیر شمس الامراء بہادرؒ نے اپنے لئے ایک مخمل کی کلاہ تیار کروائی تھی جس پر کارچوب کا نہایت عمدہ کام تھا اور چاہتے تھے کہ پہلے اس کلاہ کو انکے پیر روشن ضمیر استعمال فرمائیں اور پھر آپ سے خود مانگ کر حاصل کرلیں چنانچہ نواب محی الدولہ بہادرؒ سے نواب شمس الامراء بہادرؒ نے خواہش کی کہ جب آپ اُنکی دعوت میں تشریف لائیں تو یہ کلاہ بطورِ تحفہ پیش کریں اور کسیطرح آپکو پہنائیں تاکہ اُسکے بعد نواب شمس الامراء مانگ کر حاصل کرلیں اور برکتاً اپنے استعمال میں رکھیں - نواب شمس الامراء بہادر نے کہا کہ بطور خود وہ پیش کرنیکی جراءت نہیں کرسکتے نواب محی الدولہ بہادرؒ نے اُسیطرح عمل کیا اور جب آپ تشریف لائے بطور تحفہ کلاہ پیش کی آپ نے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ تو امراء کو زیب دیتی ہے اور فقیر کو اس سے کیا مناسبت ہے آپکے عذر پر نواب محی الدولہ بہادرؒ نے ایک حدیث پڑھی اور عرض کی کہ تحفہ کا قبول کرنا مسنون ہے یہ میرا تحفہ ہے اسکو قبول فرمانا

چونکہ نواب محی الدولہ بہادرؒ محدث تھے آپ نے اُنکی پاسداری دلحاظ کے پیش نظر فرمایا کہ ہاں تحفہ کا قبول کرنا مسنون ہے اگر یہہ آپکا تحفہ ہے تو میں پہن لیتا ہوں چنانچہ کلاہ آپ نے پہن لی اسیوقت ناندیڑ کا سیلہ جو تیار رکھا گیا تھا نواب محی الدولہ بہادرؒ نے پیش کیا آپ نے کلاہ کے اطراف سیلہ باندھ لیا۔ نواب شمس الامراء بہادرؒ نے اپنے شخصی مصور کو خفیہ طور پر تیار رکھا کہ اس کیفیت میں آپکی قلمی تصویر اُتارلے چنانچہ مصوّر نے تصویر لے لی اس تصویر میں آپ نواب محی الدولہ بہادر کی دیوڑھی کے ہال میں مسند پر تشریف فرما ہیں وہی زرین کلاہ اور ناندیڑ کا سیلہ آپ کے سرِ مبارک پر موجود ہے ململ کا جُبہ زیبِ تن فرمایا ہے جسمیں سے آپکا جسمِ مبارک نظر آتا ہے اور دستِ مبارک میں تسبیح ہے یہہ اصل تصویر جو نواب شمس الامراء بہادرؒ کے بعد اُنکے ورثاء کے پاس رہی اور نواب سلطان الملک کے پاس تھی اُنکے متروکہ کی تقسیم کے وقت جب قدیم قلمی کتب فوٹوز وغیرہ بغرضِ فروخت نکالے گئے تو اس کام پر مولوی محمد اشرف صاحب انجنیر کو اُنکی ذاتی صلاحیت اور تجربہ کی بناء پر مقرر کیا گیا جب وہ قلمی کتب اور قدیم تصاویر وغیرہ کے پرکھنے کا کام انجام دیرہے تھے تو یہہ شبیہ مبارک اُنکے سامنے آئی جن کی پُشت پر حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین قندہاری قدس سرہٗ تحریر تھا فوراً اُنکو اپنے اُستادِ محترم یعنی حضرت قدوتی مرشدی ووالدی قبلہ گاہی مدظلہ العالی کا خیال آگیا کہ آپکے جدّ اعلیٰ کی شبیہ مبارک ہے اور آپکو نذر کر دیجائے چنانچہ انہوں نے خود اُسکی حقیقی قیمت کا تعین کرکے اپنی جیب سے ادا کر دی اور وہ شبیہِ مبارک حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کو نذر کر دی جو حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی کرامت کے طور پر حاصل ہوئی اور محفوظ ہے۔ الغرض وہ زرّین کلاہ بعد میں نواب شمس الامراء بہادرؒ نے آپ سے مانگ کر حاصل

کرلی اور برائے سعادت و برکت اپنے استعمال میں رکھی۔

۳۔ آپکے زمانے میں اس بات کی شہرت تھی کہ آپ حضرت مخدومنا سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کے جانشین ہیں چنانچہ حضرت افضل شاہ بیابانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں جو کتاب لکھی گئی ہے اسمیں حضرت حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کی درگاہ شریف (بڑی درگاہ شریف) کے صحن کا ایک پتھر ہٹ کر دیو برآمد ہونیکے مشہور واقعہ کا تذکرہ کیا جاکر لکھا گیا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں حضرت مخدوم سرور قدس سرہٗ کے جانشین سمجھے جاتے تھے جب دیو برآمد ہوا تو قصبۂ قندہار کی تمام آبادی پریشان ہوکر آپکی خدمت میں لوگ بھاگے ہوئے آئے آپ جب درگاہ شریف پہنچے تو آپکو دیکھکر تعجب سے دیو نے کہا کہ کیا حاجی سیاح اب بھی زندہ ہیں تو آپ نے اپنی ڈاڑھی مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا دیکھ زندہ ہوں وہ آپکو دیکھکر خوفزدہ ہوا اور بیٹھ گیا آپ نے اپنے دستِ مبارک سے پتھر برابر فرمایا یہہ واقعہ آپکے کرامات کے عنوان کے تحت اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ حضرت مولانا سید غلام علی قادری شاہ قبلہ قدس سرہٗ ابنِ حضرت موسیٰ صاحب قبلہ قادری قدس سرہٗ نے اپنی کتاب مشکواۃ النبوہ کے صفحہ ۹۴۶ پر آپ کا تذکرہ ان القاب کے ساتھ فرمایا ہے جس سے آپکی اولوالعزم شخصیت ظاہر ہوتی ہے کہ ہم عصر بزرگوں نے آپکا کسقدر احترام ملحوظ رکھا اور اقلیم ولایت میں آپ کا کسقدر بلند مقام تھا۔ مشکواۃ النبوہ میں آپکے تذکرہ کا آغاز اسطرح ہوا ہے "ذکرِ شریف آں افضل المتاخرین آں قدوۂ کاملین شیخِ وقت حضرت مولوی شاہ رفیع الدین است رفیع اللہ تعالےٰ شانہٗ" تذکرہ کے اختتام پر حضرت سید غلام علی

قادری شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''وجودِ ایشاں کہ باعث برکت است تاحینِ تحریر بقیدِ حیات ارشاد فرمائے طالبان است حق تعالیٰ دیر گاہ سلامت دارد ایں دو شعر از طبع موزونِ آنحضرت است'' مشکوٰۃ النبوۃ میں آپکے تذکرہ کی پوری نقل معہ اردو ترجمہ کتاب کے آخری حصہ میں کیگئی ہے جو تواریخ کے حوالہ جات اور اقتباسات کیلئے مخصوص ہے۔

۵۔ مولانا ابو سعید والا رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب ''بحر رحمت'' نے آپکی صحبتوں سے کافی استفادہ کیا ہے اور ذاتِ بابرکات سے بہت متاثر تھے۔ کتاب ''بحر رحمت'' میں آپکے مناقب کے بیان میں آپکے اسم گرامی کے ساتھ اعلیٰ القاب کا استعمال کیا ہے اور آپکے القاب میں مرشدنا لکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انکو آپکی ذات گرامی سے کسقدر عقیدت تھی چنانچہ آپکے تذکرہ کے آغاز پر حسب ذیل القاب کے ساتھ آپکا اسم گرامی تحریر کیا ہے۔''

''رفیع الدرجات شمس المقامات تاج الفقرا عروۃ العرفا شیخ الابرار امام الاخیار وحید العصر قطب الدہر چارۂ بیچارگان دستگیر درماندگان کہفنا وملاذنا ومرشدنا حاجی الحرمین الشریفین جناب مولوی شاہ محمد رفیع الدین محدث روح اللہ روحہ واعاد علینا فتوحہ''

کتاب ''بحر رحمت'' میں آپکے تذکرہ کی پوری نقل معہ اردو ترجمہ کتاب ہذا کے آخری حصہ میں کیگئی ہے جو تواریخ کے حوالہ جات او اقتباسات کیلئے مخصوص ہے۔

۶۔ آپکے پیر بھائی جنکو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے بیعت و خلافت آپ سے پہلے حاصل ہوئی تھی اپنے مریدین اور طالبین کا سلوک طریقت میں امتحان آپسے کروایا جب آپ نے اپنے پیر بھائی کے لحاظ و خیال کے پیش نظر ایسا کرنے سے انکار فرمایا تو

آپکے پیر بھائی نے خلفا کا وسطہ دیکر با صرار آپ سے اپنے مریدین کا امتحان کروایا اور آپ نے واقعی انکے سلوک میں تقدیم و تاخیر پائی اور اسکی اصلاح فرمائی۔
اس واقعہ سے بھی آپکی اولوالعزم شخصیت کا پتہ چلتا ہے کہ خود آپکے پیر بھائیوں اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے قدیم خلفاء کی نظروں میں آپکا کیا مقام تھا اور آپکی کیسی قدر و منزلت اُن بزرگوں نے فرمائی۔

۷۔ مولانا قائم شاہ صاحب خلیفہ حضرت ملک الاولیاء علیہ الرحمہ (ناندیڑ) نے بھی آپکی صحبتوں سے استفادہ فرمایا ضروری تعلیم و رہبری حاصل فرمائی جنکی خاطر آپ نے "تحفۃ البدیع" کی تالیف فرمائی اور سلوکِ سلسلہ عالیہ مداریہ تحریر فرمایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپکے متوسلین مریدین و خلفاء کے علاوہ دیگر سلسلوں کے شیوخ اور بزرگوں نے بھی آپ سے رجوع فرماکر آپکی ذات بابرکات سے استفادہ فرمایا ہے۔

۸۔ مؤلفِ کتاب گلزارِ آصفیہ خان زماں خان مغفور نے آپکی دوسری مرتبہ حیدرآباد رونق افروزی کے موقع پر معہ حکیم عافیت طلب خاں مرحوم مقبرۂ جان علیخاں مرحوم کے باغ میں حاضر ہوکر آپکی قدمبوسی سے بعد نمازِ عصر مشرف ہوئے جسکا تذکرہ اپنی کتاب "گلزارِ آصفیہ" میں کئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "ایک ایسا جمال دیکھے کہ جسکی مانند دوسرا آج تک ہمکو نظر نہیں آیا اور بمصداق آیۃ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ جلوہ فرما تھے"۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کس قدر بزرگ ترین اور عظیم شخصیت کے حامل تھے کہ جو بھی آپکے جمالِ مبارک کی زیارت کیا وہ آپکا مطیع و منقاد ہوا آپ سے انتہائی عقیدت و محبت کے جذبات سے سرشار ہوا۔ آپکی باکمال شخصیت سے اکابر شیوخ اور اکابرِ علماء متاثر رہے اور

آپکی صحبتوں سے استفادہ کیا ہے۔ گلزارِ آصفیہ میں آپکے تذکرہ کی پوری نقل اردو ترجمہ کے ساتھ کتاب ہذا کے آخری حصہ میں کیگئی ہے جو تواریخ کے حوالہ جات اور اقتباسات کے لئے مخصوص ہے۔

۹۔ اِس عنوان کا اختتام آپکے مرشدِ گرامی حضرت سید ناخواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کے اُس تاثر پر کیا جاتا ہے جبکہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے بعض مرید معتقد اشخاص نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے کہا کہ حضرت آپ خود بھی سماع نہیں سماعت فرماتے اور اپنے مریدین کو بھی سماع سے منع فرماتے ہیں لیکن آپ ہی کے مرید اجل خلیفہ حضرت مولوی شاہ رفیع الدین صاحب قندھاری سماع خوب سنتے ہیں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اُن سے ارشاد فرمایا کہ وہ مولوی ہیں سمجھکر سنتے ہیں اور وہ سُن سکتے ہیں مگر تم لوگ نہ سُنیں۔ اِس واقعہ سے آپکے پیر روشن ضمیر کا آپکے تعلق سے کیسا تاثر تھا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپکو مولوی فرمایا چنانچہ قندھار شریف، ناندیڑ، ہمت نگر، پربھنی وغیرہ میں مولوی صاحب قبلہ (مولوی صاحب حضرت) کے نام سے آج تک مشہور ہیں۔ آپ مولانا بھی ہیں اور مولوی شریعت اور طریقت میں علمِ ظاہر اور علمِ باطن میں آپکو وہ زبردست کمال حاصل تھا کہ آپکو مولانا کا لقب اساتذہ سے ملا اور مولوی کا لقب آپکے پیر روشن ضمیر حضرت سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے علیہ وسلم قدس سرہٗ سے ملا۔ اِسطرح آپ کی ذاتِ گرامی مجمع السلاسل ہی نہیں بلکہ مجمع الکمالات بھی تھی۔ جید صوفی ہی نہیں بلکہ علامہ بھی محدث بھی تھے۔ شیخ طریقت ہی نہیں بلکہ شیخ شریعت بھی تھے شیخ الشیوخ شیخ الکاملین اور استاد المحدثین بھی تھے اور حضرت مولانا سید غلام علی قادری قبلہ ابن حضرت موسیٰ قادری صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے بموجب افضل المتاخرین قدوۃ کاملین

اور شیخ وقت تھے۔ وہبی و کسبی ہر دو راستوں سے فیوض و برکات کی فراوانی کی بدولت آپ آفتاب علم و فضل تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز۔

تذکرۂ خلفاء

تواریخ سے آپکے جملہ ستّرہ خلفاء کا ہونا ثابت ہے جنکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد نجم الدین قبلہ علیہ الرحمہ جو حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے تھے، والد بزرگوار کے سامنے آپکا وصال ہوا۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد زین العابدین قبلہ علیہ الرحمہ۔ آپکے بڑے بھائی حضرت مولانا شاہ نجم الدین قبلہؒ کے وصال کے بعد آپ ہی بڑے صاحبزادے تھے تمام سلسلوں میں اجازت و خلافت حاصل تھی اور والد بزرگوار کے وصال کے بعد آپ ہی جانشین و سجادہ نشین ہوئے۔

۳۔ قیام الحق والدین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد قیام الدین قبلہ علیہ الرحمہ آپ حضرت مولانا شاہ زین العابدین قبلہؒ کے بعد تیسرے صاحبزادے تھے آپکو تمام سلسلوں میں خلافت و اجازت آپکے والد بزرگوار سے حاصل تھی۔

۴۔ حضرت مولانا مولوی عبد اللہ صاحب مکی علیہ الرحمہ آپ مدینہ منورہ میں تھے۔

۵۔ حضرت مولانا مولوی میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ۔ آپکا عالیشان گنبد حیدرآباد میں میر جملہ کے تالاب کے شرقی جانب محلہ عیدگاہ بازار میں واقع ہے۔

۶۔ حضرت مولانا مولوی شیخ مدار علیہ الرحمہ اولادِ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ۔

۷۔ حضرت مولانا مولوی میر محمد اویس علیہ الرحمہ شہید۔

۸۔ حضرت مولانا مولوی سید شرف الدین علیہ الرحمہ ساکن ولانڈی۔

۹۔ حضرت مولانا مولوی غلام جیلانی علیہ الرحمہ ابن مولوی غلام محی الدین صاحب۔

۱۰۔ حضرت نواب محمد فخر الدین خان علیہ الرحمہ امیر کبیر شمس الامراء بہادر۔

۱۱۔ حضرت مولانا بخاری شاہ صاحب علیہ الرحمہ (اورنگ آباد)۔

۱۲۔ حضرت مولوی حافظ عبدالکریم علیہ الرحمہ۔

۱۳۔ حضرت مولوی سید کبیر علیہ الرحمہ۔

۱۴۔ حضرت مولوی محمد شہاب الدین علیہ الرحمہ۔

۱۵۔ حضرت مولوی حافظ محمد شجاع الدین علیہ رحمۃ جو آپکے نواسے اور مولانا محمد انوار اللہ خان صاحب فضیلت جنگ کے والد تھے۔

۱۶۔ حضرت مولوی جلال شاہ علیہ الرحمہ کرنولی۔

۱۷۔ حضرت مولانا مولوی محمد امین الدین کثرت علیہ الرحمہ۔

علالت

حیدرآباد کے دوسرے سفر سے واپسی کے کچھ ہی روز بعد آپکے مزاج مبارک ناساز ہوگئے بخار اور ضعف معدہ کی وجہ آپ علیل ہوئے لیکن اسکے باوجود عبادت ریاضت ذکر و اشغال میں بدستور مصروف رہے۔ روایت ہیکہ آپکے وصال سے کچھ عرصہ قبل حضرت مستان شاہ صاحب مجذوب نے آپکے دولت خانہ کی دیوار کو تیشہ سے توڑنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اپنا کافی وقت صرف کیا، چند لوگ مانع ہوئے مگر مجذوب صاحب نے کسی کی نہ مانی اور اپنے کام میں مصروف رہے جب یہہ خبر آپکو پہنچی تو آپ نے تبسم فرمایا اور مجذوب صاحب کو کہلا بھیجا کہ ہمکو معلوم ہے اسکا انتظام ہوجائیگا آپ زحمت گوارا فرمانے کی ضرورت نہیں۔ یہہ سن کر مجذوب صاحب چلے گئے۔ جب لوگوں نے آپ سے مجذوب صاحب کی اس حرکت کا راز بہ اصرار

دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اس مکان کی حیثیت بدل جائیگی اور یہاں مقبرہ تیار ہوگا آپکو ذریعہ کشف پیش آنے والے وقت کی خبر ہو چکی تھی رجب ماہِ رجب کا چاند آسمان پر نظر آیا آپ نے شیرینی منگوا کر فاتحہ پڑھی اور سب احباب مریدین و معتقدین میں تقسیم فرمائی اور روزانہ غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے اور محتاجوں کو نقد اور کپڑا تقسیم کرنیکا انتظام فرمایا۔ اب آپ کا مزاجِ مبارک روز بروز مضمحل ہوتا گیا نقاہت بڑھتی گئی ریاضت اور ذکر و اشغال و شب بیداری میں ترقی ہوگئی۔ جو لوگ آپکی عیادت کیلئے آتے آپ نہایت استقلال سے وعظ و نصیحت فرماتے اور نیک اعمال کی ترغیب فرماتے۔

وصال رجب کی پندرھویں تاریخ کو آپ بہت بے چین رہے اور سب احباب واقرباء اور مریدین و معتقدین کو آپ نے پاس بٹھلا کر دینی معاملات میں ہر ایک کو ہدایتیں فرمائیں اسکے بعد آپکے نورانی چہرۂ مبارک پر بشارت کے آثار نمایاں ہوئے اور نہایت شوق ذوق میں آپ فرمانے لگے کہ حضرت حاجی سیّاح سرور مخدومؒ کا صندلِ مبارک کب ہے حاضرین نے عرض کی کہ کل ہے۔ جیسے جیسے وقت نزدیک ہوتا جاتا تھا آپکے چہرۂ مبارک پر رونق اور جسم مبارک میں طاقت پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی سے ملنے کیلئے آپ منتظر ہیں۔ فرط بیقراری سے آپ جذبۂ شوق میں مستغرق ہو گئے اور ۱۶ ماہِ رجب المرجب ۱۲۸۱ھ میں حضرت سرور مخدوم قدس سرہٗ کے صندلِ مبارک کے روز بعمر ۷۰ سال آپکا وصال ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)۔

تدفین جب آپکا وصال ہوا حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کے سالانہ عرسِ شریف کا میلہ تھا۔ دور دراز مقامات

سے لوگ بہت جمع تھے۔ عوام کا ہجوم مریدین اور معتقدین کی اسقدر کثرت تھی
کہ آپکے جنازہ تک پہنچنا دشوار تھا۔ جب آپ کو غسل دیا گیا اور لباس پہنایا گیا
اور نماز جنازہ پڑھی گئی پھولوں کی چادر چڑھاتے وقت آشنا ہجوم اسقدر اژدہام
تھا کہ کشمکش میں اکثر لوگوں کے دم گھٹنے لگے۔ راجہ گلاب سنگھ کی عملداری تھی۔ راجہ
خود اپنے اسٹاف اور سپاہیوں کے ساتھ اُسوقت موجود تھا اور اس سے جسقدر
ممکن ہوا اُس ہنگامہ میں ضروری انتظام کیا۔ آپکے ذاتی مکان کے صحن میں جسمیں
آپکی بڑی بی بی (محل محترمہ) انور بی بی صاحبہ قبلہ رہتی تھیں آپکی تدفین عمل
میں آئی اور وہ مکان توڑ دیا گیا۔

تیاری گنبد شریف

آپکے وصال کے بعد امیر کبیر نواب محمد فخر الدین خاں
بہادر شمس الامراء نے آپکے یعنی اپنے پیر و مرشد کی
مزارِ پُر انوار پر عالیشان گنبد تعمیر کروائی۔ اِس گنبدِ شریف کی تعمیر کے مصارف
بعض تواریخ میں تیس ۳۰ ہزار روپئے اور بعض تواریخ میں پچاس ۵۰ ہزار روپئے بتلائے
گئے ہیں حسن خان لاہوری اور عمر خاں لاہوری کے زیر اہتمام گنبدِ شریف کی تعمیر
کا کام سر انجام پایا۔ آپکے وصال کے بعد اُمرائے پائیگاہ نے اپنے پیر روشن ضمیر کی
عقیدت میں آپکی درگاہ شریف کی بہت کچھ خدمت کی۔ درگاہِ شریف کے تحت تین
جاگیرات دئے گئے۔ سالانہ اخراجاتِ عرس شریف کی رقم پائیگاہ سے مقرر کی
گئی اور آپکے صاحبزادوں کے تمام علاقہ پائیگاہ سے معاش منظور ہوئی۔ درگاہ شریف
کا سامان جیسے مورچل، مسہری، فرش وغیرہ تمام نقرئی منجانب اُمرائے پائیگاہ نذر کیا
گیا اور وقتاً فوقتاً گراں بیش قیمت غلاف آپکی مزارِ مبارک کیلئے منجانب پائیگاہ گذرانے
گئے جو سب بھاری مخمل کے تھے اور اُن پر نہایت قیمتی کارچوب کا کام تھا۔ کہتے ہیں کہ

آدمی بہ مشکل ایک ایک غلاف کو سنبھال سکتے تھے۔ نواب رفعت الملک نے جو آپکے مرید تھے بصرفہ زرکثیر ایک عالیشان نقارخانہ آپکی یعنی اپنے پیر و مرشد کی درگاہ شریف میں تعمیر کروایا۔ افسوس ہیکہ بعض ناعاقبت اندیش بے نسبت اشخاص کیوجہ درگاہ شریف کا تقروی سامان غلاف وغیرہ ضائع ہوگئے۔ بدعنوانیوں کے ذمہ دار اشخاص اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں عبرتناک انجام کو پہنچے۔

قطعاتِ تاریخِ وصال تواریخ سے حسبِ ذیل قطعاتِ تاریخِ وصال معلوم ہوئے :-

عیسوی قطعۂ تاریخ از حضرت مولانا مولوی محمد امین الدین کثرتؔ خلیفۂ حضرت قبلہ قدس سرہٗ۔

رفیع الدین حاجی صاحب خیر | باوج لامکانی کرد چوں سیر
بتاریخش چنین گفتست ہاتف | ہمہ جا جلوۂ اوہست لاریب

۱۸۱۱ ع

ہجری قطعۂ تاریخ از حضرت درویش محمد میاںؒ

رفیع الدین گردید ند ناگاہ | حباب آساپہ بحر وصل حق گم
خرد ہرگہ کہ شد غوّاص تاریخ | ندا آمد رضی اللہ عنہم

۱۲۴۱ ھ

ہجری قطعۂ تاریخ از حضرت درویش محمد میاںؒ

ذاتِ پاکِ شہ رفیع الدین | منزل عالم بقا پیمود
گفت ہاتف زغیب تاریخش | عابد و قطب و ذاکر حق بود

۱۲۴۱ ھ

ہجری قطعہ تاریخ از قاضی مولوی شمس الدین شمس اودگیری

شہ رفیع الدین جہاں بگذاشتہ | رخت بر چہارم فلک انداختہ
سالِ تاریخ وفاتش گفت شمس | یک الف دو صد چہل یک ساختہ

۱۲۴۱ھ

ہجری قطعہ تاریخ از قاضی مولوی محمد شمس الدین شمس اودگیری

مولوی معنوی شاہ رفیع اللقب | رفت بدار الجنان کرد علم النصب
سالِ وفاتش چنین ہاتفِ غیبی نجیب | گفت شبِ جمعہ را شانزدہم از رجب

۱۲۴۱ھ

کرامات

علمائے حق نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص وحدۃ الوجود کے مراقبہ میں ایک آن کیلئے بھی مست و بیخود ہو جائے تو وہ مرتبہ ولایت کو پہنچتا ہے اور اسی طرح اس کیفیت میں اضافہ جیسے جیسے ہوتا رہتا ہے تو اسکے مراتب ولایت میں بھی اسی مناسبت سے ترقی ہوتی جاتی ہے جیسے ولایت، قطبیت، قطب الاقطاب، غوث، ابدال، اوتاد، افراد وغیرہ چونکہ یہہ کیفیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے نہایت افضال و عنایات کے نتیجہ میں سالک کیلئے نعمت عظمیٰ ہوتی ہے آن واحد کیلئے آتی اور پھر جاتی ہے جو سالک کی انتہائی خوش قسمتی اور اسکے روحانی مدارج میں ترقی کی ضامن ہوتی ہے جیسے جیسے مدارجِ روحانی میں ترقی ہوتی ہے یہہ کیفیت بھی آنِ واحد سے بڑھکر زیادہ باقی رہتی ہے مثلاً اگر کسی سالک میں پانچ منٹ تک یہہ کیفیت پائی جائے تو وہ بڑے مرتبہ کا حامل ہے اور اسی طرح دس منٹ تک

کسی میں یہہ کیفیت موجود ہو تو وہ بہت بڑے مرتبہ کا حامل ہوگا۔ چنانچہ بروایت حضرت
مولانا سید ابوسعید والا کی آپکی ذاتِ بابرکات میں دوامِ مراقبہ کے کیفیات تھے اور
ہمیشہ آپ وجدان اور استغراق کی کیفیت میں رہتے اور مقامِ تمکین پر فائز ہونے
کے باعث وہ کمال حاصل فرمایا تھا کہ آپ مجسم کرامت تھے۔ آپکے کرامات بیشمار
ہیں لیکن یہاں برکتاً چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

واقعہ:۔ حضرت مولانا ابوسعید والا مؤلفِ کتاب بحر رحمت سے روایت
ھیکہ ایک روز وہ رحمت آباد شریف میں حضرت سید نا خواجہ رحمت اللہ نائب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کی گنبد شریف میں مغرب کیجانب پشت بقبلہ
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے مواجہ بیٹھکر مراقب تھے کہ ناگاہ آپ قدم زور سے زمین پر
رکھتے ہوئے جلد جلد تشریف لائے یہاں تک کہ وہ مراقبہ سے سر اُٹھا کر جب آپکو دیکھے
اپنی جگہ سے اُٹھ گئے آپ کچھ دیر ٹھہر کر بیٹھ گئے اور اُنکو بھی بیٹھنے کی اجازت دیکر فرمایا کہ
ایک شیخ کامل تھے جب اُنکے ایک مرید ایک روز مراقب ہوکر تجلیات کے تماشے میں
مستغرق تھے شیخ نے اُنکو اس حال میں دیکھکر فوری نعلین اپنے پاؤں سے نکالکر
مرید کی پیشانی پر ماری مرید نے گریباں سے سر اُٹھاکر ایک آہ بھری اور کہا کہ افسوس
کیسی لذت میں تھا شیخ نے فرمایا کہ اسی چیز میں نے مارا ہے کہ سالک کو اسقدر سیر و
لذت منزلِ مقصود سے باز رکھتی ہے۔

واقعہ: آپکی بڑی صاحبزادی کی شادی کے موقع پر ایک شخص تمسخر اً
درویشوں کی کلاہ سر پر رکھکر اور کمبل اوڑھکر آپکے سامنے آیا اور عشق
اللہ کہا اِس آواز کے سماعت فرمانے کے ساتھ ہی آپ میں ایک حال اور وجدان

کی کیفیت پیدا ہوئی اور بے اختیار آپکی زبانِ الہام ترجمان سے نکلا کہ الٰہی اسکی جھوٹ کو سچ میں تبدیل فرمادے کیونکہ یہہ مسخرہ تیرے صدیقوں کی نقل لے آیا ہے شخص مذکور تین دن رات فقط آہیں بھرتا رہا اور لوگ جو شادی کیلئے جمع ہوئے بالکل مست و بیخود ہوگئے گویا پورا ماحول مست ہوگیا اور آپ بھی سوائے قضائے حاجت و وضو و صلوات جگہ سے نہیں اُٹھے۔ ایسا جلال تھا کہ کیسکو آپکے سامنے جانے کی مجال نہوئی باورچیاں جو پکوان کررہے تھے حالتِ سُکر و مستی میں شوربا کھانے میں اور کھانے کو شوربے میں ڈالدیئے یہہ خبر شدہ شدہ قندہار کے راجہ تک پہنچی اُس نے چاہا کہ کسیکو بھجواکر اس حالت کو روکنے کیلئے کہلوائے کیونکہ قندہار کی آبادی کے تمام لوگ آپکی اس جلالی کیفیت سے خوفزدہ اور پریشان تھے۔ لیکن راجہ کا دیوان جو مسلمان اور سمجھدار شخص تھا راجہ کو منع کیا اور کہا کہ ہرگز ایسے خیال کے قریب بھی نہ جائیں ورنہ ہر طرح پشیمانی و شرمندگی اُٹھانا ہوگا۔ چوتھے روز سب اصلی حالت پر آگئے لیکن وہ مسخرہ جو دیوانہ ہوچکا تھا پہاڑوں ٹیلوں پر پھرتا رہا۔

واقعہ قندہار اور اُسکے اطراف و اکناف قحط و خشک سالی ہوئی وہاں کے لوگ سعد و بابا کو جو آپکے مرید تھے نزول باراں کی دعا کیلئے مجبور کئے وہ ہر طرح پہلوتہی کرگئے لیکن یہاں تک لوگ اصرار کئے کہ وہ مجبوراً عیدگاہ کے صحن میں ایک پاؤں پر قائم التجاجات کی درگاہ میں دست دعا کو اُٹھائے ہوئے کھڑے ہوگئے جونہی یہہ خبر آپکی سمع شریف تک پہنچی فوراً اُٹھکر اُنکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ فقیر کو نہیں چاہیئے کہ سرکارِ قضا و قدر کے ارادوں اور کاروبار میں دخل دے جو بھی مشیّتِ ایزدی ہے وہ ظاہر ہوگی۔ سعد و بابا نے عرض کی "لیکن غلام اپنے دل میں عہد کیا ہے کہ آسمان سے بارش ہونے تک غلام بھی نہیں بیٹھے گا" اُس وقت آپ دعا کیلئے

ہاتھ اُٹھائے چند ساعت بھی نہ گذرے تھے کہ آسمان پر چاروں طرف سے ابر اُٹھا اور اسقدر بارش ہوئی کہ قندہار کے گلی کوچے نہروں کے مانند ہوگئے۔ اسکے بعد آپ معہ سعد و بابا مکان واپس تشریف لائے۔ قندہار کے مرد اور عورتیں آپکی خدمتِ اقدس میں سلام بجالائے اور قدمبوس ہوئے۔ ہندو لوگوں نے عبیر کا چھڑکاؤ کیا۔

واقعہ مولوی شیخ مدار صاحب جو آپکے مرید اور اولادِ حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ تھے و نیز آپ سے قرابت رکھتے تھے اور ہمیشہ قناعت صلاح و تقوی عبادت ریاضت میں ہمت کے ساتھ گذارتے تھے انھوں نے روایت کی ہے کہ آپکا معمول تھا کہ جب بھی کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لیجاتے اُسکو ملاحظہ فرماکر اگر ارشاد فرماتے کہ زیادہ تدبیریں کوشش کریں کہ حق تعالیٰ شافی مطلق ہے بہر آئینہ شفا ہوگی تو بیمار مذکور کچھ ہی عرصہ میں صحت یاب ہوجاتا اور اگر سکوت اختیار فرماتے تو تھوڑے ہی عرصہ میں راہیِ راہِ عدم ہوتا جب آپکے فرزند اکبر حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہؒ کے مزاج سست ہوئے اور آپ نے اُنکو دیکھکر راوی کہتے ہیں کہ مجھکو طلب فرمایا اور وصیت فرمائی کہ اُنکے انتقال کے بعد فلاں مقام پر اُنھیں مدفون کردیں اور آپکو بخواُنکی رحلت کی اطلاع نہ دیں یہہ فرماکر آپ اورنگ آباد کیطرف بغرضِ زیارتِ مزاراتِ قدم تشریف لے گئے اور کچھ دنوں بعد حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہؒ کا وصال ہوا چنانچہ آپکے حکم کے بموجب اُسی مقام پر انکو دفن کیا گیا اور اس سانحہ پر ملال کی اطلاع آپکو نہیں دی گئی چھ ماہ بعد حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہؒ کی والدۂ ماجدہ نے آپکی خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت چاہی جسپر آپ نے اورنگ آباد سے یہہ تحریر فرمایا کہ اگر یہاں آکر اپنے فرزند کے غم میں گریہ و زاری کرنا منظور ہو تو نہیں آنا چاہیئے۔ ورنہ مضائقہ نہیں۔ مخدرۂ موصوفہ اورنگ آباد

تشریف لے گئیں اور آپکے حکم کی تعمیل میں اپنے فرزند کا نام بھی زبان پر نہ لائیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد آپ محل گرامی کو قندہار بھجوا کر خود رحمت آباد تشریف لے گئے اور حضرت سیدنا خواجہ علیہ الرحمہ مزار فیض بار کی زیارت کے بعد روانہ ہو کر قصبۂ نانڈیڑ میں کچھ عرصہ سکونت اختیار فرمائی۔

واقعہ شیخ احمد صاحب متولی آثار شریف قصبۂ نانڈیڑ جو کافی عمر رسیدہ تھے کہتے تھے کہ بچپن میں آپکو میں نے دیکھا ہے کہ عہد طفلی ہی سے آپکے چہرۂ مبارک سے بزرگی کے علامات اور چمک دمک نمایاں تھی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ آپکی بزرگی و تقدس کے ہنگامے و شہرت کا بازار گرم ہوا اور میں اپنے ہاتھ کو آپکے دامن مبارک سے وابستہ کر کے آپکا سایہ دار ملازم ہوا ہوں آپ نے اپنے اوائل حال میں اکثر پہاڑ و جنگل میں سکونت فرمائی بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ مسلسل تین دن اور رات غذا میسر نہ ہوئی اور آپکے خادمین بھوک سے بے طاقت ہو کر پڑ گئے آپ نے اُن سے ارشاد فرمایا کہ صبر کریں حق سبحانہٗ جلّ و علا عمّ نعمائہ رزاق علی الاطلاق ہے یک بیک نفیس کھانے کا خوان لوگوں نے لایا۔

واقعہ بموجب کتاب ضیائے بیابانی ایک مرتبہ حضرت سیدنا و مخدو منا و مولانا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کی درگاہ شریف کے صحن کا ایک پتھر ہٹ گیا تھا اور پتھر کے نیچے سے ایک دیو برآمد ہوا جسکی اطلاع تمام قصبۂ قندہار میں پھیلی لوگ نہایت خوفزدہ ہو کر آپکی خدمت اقدس میں دوڑے اور آپ سے دیو برآمد ہونیکا واقعہ عرض کئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیر و ڈرو مت ہم ابھی آتے ہیں چنانچہ جلد ہی آپ درگاہ شریف تشریف لے گئے جونہی دیو نے آپکو دیکھا تعجب سے کہنے لگا کہ کیا حاجی سیاح ابھی زندہ ہیں آپ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ

ہاں دیکھ زندہ ہوں پھر وہ دیو ڈر کر گڑھے کے اندر ہو گیا اور آپ نے دستِ مبارک سے اُس پتھر کو برابر فرمادیا اسطرح قندہار کے لوگوں کو امن وسکون حاصل ہوا۔

اس واقعہ کو کتاب ضیائے بیابانی میں جو حضرت افضل شاہ بیابانی قدس سرہٗ کے تذکرہ میں لکھی گئی ہے۔ تحریر کیا جاکر آپکے تعلق سے لکھا ھیکہ آپ اپنی زندگی میں حضرت سیدنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کے جانشین سمجھے جاتے تھے چنانچہ آپ سے نسبت کی بڑی قدر و مقبولیت درگاہ حضرت مخدوم سرور قدس سرہٗ میں پائی جاتی ہے۔

واقعہ مولوی نور الاصفیاء مرحوم کلید بردار درگاہ شریف حضرت سیدنا مخدوم حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کافی عمر رسیدہ تھے اور آج سے تقریباً ۲۹ یا ۳۰ سال قبل جب یہہ ناچیز بغرض زیارت قندہار شریف حاضر ہوا تھا تو اُن سے دریافت کیا کہ آیا وہ قندہار کے کسی ایسے شخص کو دیکھے ہیں جو حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندہاری قدس سرہٗ کا زمانہ پایا اور اگر ایسا ہے تو پھر آپکے حالات جو بھی اُن سے سنے ہوں بیان کیجئے چنانچہ نور الاصفیاء صاحب نے اس ناچیز سے کہا تھا کہ بڑی درگاہ کی خدمتِ کلید برداری ہمارے خاندان میں وراثتاً چلی آرہی ہے اور میرے دادا بھی کلید بردار تھے جو حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کا زمانہ پائے تھے اور میں نے اکثر اپنے دادا سے یہہ واقعہ سنا ہے کہ وہ ہمیشہ بعد نمازِ عشاء حسب معمول یہہ دیکھکر درگاہِ شریف معمور کرتے کہ اندر کوئی موجود تو نہیں ہے جب کوئی موجود نہ ہوتا تو درگاہ شریف کا دروازہ بند کر کے قفل ڈالدیتے تھے اور پھر نماز فجر سے قبل جب دروازہ کھولتے تو اکثر ایسا ہوتا کہ درگاہِ شریف سے حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ

برآمد ہوتے اور نور الاصفیاء صاحب کے دادا کو تاکید فرما کر تشریف لے جاتے کہ خبردار کسی سے نہ کہنا چنانچہ انہوں نے کہا کہ میرے دادا کہتے تھے کہ میں آپکے بقید حیات رہنے تک یہہ واقعہ کسیکو نہیں سُنایا البتہ آپکے وصال کے بعد میں نے لوگوں سے اسکا ذکر کیا ہے۔

واقعہ جب آپکا وصال ہوا تو وہ حضرت سیدنا مخدومنا حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کے صندلِ مبارک کا دن تھا اور ہر سال آپ سب سے پہلے حضرت سرور مخدوم قدس سرہٗ کے مزارِ پُرانوار پر صندلِ شریف چڑھاتے تھے لیکن چونکہ آپکا وصال اُسی روز ہوچکا تھا صندل چڑھانے کے وقت لوگوں کو آپکی یاد شدید محسوس ہوئی کہ آج آپ ہم میں موجود نہیں ہیں تاکہ ہر سال کی طرح پہلے صندل چڑھائیں اسی رنج و ملال میں لوگ ابھی خاموش ہی تھے کہ آپ مجمع میں نمودار ہوئے اور خاموشی کے ساتھ حسبِ عادت پہلے صندل چڑھا کر پھر مجمع میں غائب ہوگئے تمام حاضرین نے نہایت تعجب کے ساتھ آپکو دیکھا پھر صندل مالی فارغ ہوکر آپکو دولت خانہ پر لوگ جمع ہوئے اور یہہ واقعہ بیان کئے تو حضرت پیرانی ماں قبلہ نے فرمایا کہ آپکا وصال ہوچکا ہے اور حضرت تو یہیں آرام فرما ہیں لوگوں نے کہا کہ آپکو تشریف لاکر صندل چڑھاتے ہوئے ہم سب حاضرین نے بچشم خود دیکھا ہے چنانچہ جب آپکے دائیں دستِ مبارک کو دیکھا گیا تو صندلِ مبارک لگا ہوا تھا۔

واقعہ: حضرت بخاری شاہ صاحب قبلہؒ اورنگ آباد کے مشہور عالم تھے صوم و صلواۃ کے سخت پابند متقی اور پرہیزگار تھے۔ اتباعِ سنت کے سخت پابند تھے اگر کسیکو خلافِ شرع خلافِ سنت کوئی کام کرتا ہوا دیکھتے تو

بہت خفا ہوتے اور برداشت نہیں کرسکتے تھے چنانچہ حیدرآباد کا ایک شخص اورنگ آباد گیا ہوا تھا جو سر پر شوخ رنگ کا شملہ باندھے رکھا تھا اور بازار سے گذر رہا تھا بخاری شاہ صاحب نے اُسکو اپنے گھر کے بالاخانہ سے دیکھا اور غصہ سے نیچے اتر کر اُس شخص کے پاس پہنچے اور سر بازار اُسکو بہت ہی سخت وسست فرمایا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ خلاف سنت لباس پہنا ہے وغیرہ وغیرہ وہ شخص علم نہیں رکھتا تھا اُس نے کہا کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں آپکو کیا جواب دے سکتا ہوں لیکن آپ نے میری سر بازار عزت لے لی ۔ آج کل حیدرآباد میں حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب قندھاری تشریف رکھتے ہیں ۔ بڑے بڑے لوگ آپ سے نہایت حسن عقیدت رکھتے ہیں اور آپکے مرید و مطیع ہیں ایسے بزرگوں سے مل کر بحث کریں تو معلوم ہوگا ۔ بخاری شاہ صاحب کو یہ سُنکر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے اُس شخص کے سامنے قسم کھائی کہ مجھ پر چلن اور سکون حرام ہے تا وقتیکہ میں مولوی شاہ رفیع الدین صاحب کو نصیحت نہ کردوں اور جلد ہی اورنگ سے روانہ ہوئے ۔ آپکا اُن دنوں بلدۂ حیدرآباد میں نواب رفعت الملک کی ڈیوڑھی پر قیام تھا ۔ پتہ چلا کر اس ڈیوڑھی پر پہنچے اور اُسوقت آپ محفل میں تشریف رکھتے تھے اور سماع ہو رہا تھا ۔ بخاری شاہ صاحب چونکہ سماع نہیں سنتے تھے اس لئے باہر ہی سے آپکی خدمت میں کہلوائے کہ اورنگ آباد سے بخاری آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے ۔ آپ نے قوال سے سماع روکدینے کیلئے فرمایا اور انکو اندر آنیکی اجازت مرحمت فرمائی جب وہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے اُن کو پاس بٹھایا اور قوال سے سماع شروع کرنے فرمایا قوال نے حسب الحکم ساز شروع کیا اور بخاری شاہ صاحب نے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں آپ نے اُن کی طرف

توجہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سنو کیا ظاہر داری کرتے ہو اور یہہ شعر آپ نے پڑھا۔

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ شد ز راہ و رسم منزلہا

جونہی آپکی زبانِ الہام ترجمان سے یہہ ارشاد بخاری شاہ صاحب نے سنا اُن پر ایک حال اور وجدان کی کیفیت طاری ہوئی اور ابھی قوال کلام بھی شروع نہیں کیا تھا کہ وہ اس حال و وجدان میں پٹکیاں کھانے لگے اور اُس محفل میں انکی حالت دگرگوں ہوگئی انتہائی مست و بیخود ہوگئے چنانچہ اُسی محفلِ مبارک میں وہ آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہوئے پھر اُسکے بعد آپکی خدمت بابرکت میں رہکر ضروری تعلیم و تربیت حاصل کی اور منازلِ سلوک طئے کئے پھر خلافت و اجازت سے سرفراز ہوکر خود ایک باکمال بزرگ ہوئے۔

واقعہ: حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ بلدۂ حیدرآباد میں ایک محفل سماع میں تشریف فرما تھے دوران سماع آپ نے دیکھا کہ ایک شخص وجد کرتا ہے ذریعہ کشف آپکو معلوم ہوا کہ دراصل ڈھونگ کرتا ہے اور حقیقت میں وہ وجد حال کی کیفیت نہیں رکھتا اسپر آپکو تردد ہوا کہ محفل میں دوسرے باذوق اور اہل سلسلہ حضرات موجود ہیں اور یہہ شخص محفل کے نظم و ضبط کو درہم برہم کرتا ہے آپ نے اُسی محفل میں اُس شخص پر باطن سے توجہ فرمائی چنانچہ وہ نقل اصل میں تبدیل ہوگئی اور اُس شخص کی حالت بہ غلبۂ حال دگرگوں ہوگئی۔ اس محفل کے برخواست کے بعد جب حضرت مولانا میر شجاع الدین حسینؒ جامع مسجد تشریف لاکر آرام فرمائے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد کے دروازہ کے پاس کھڑے ہیں اور دو بزرگ جنکے چہرے مقدس اور بہت نورانی ہیں پچھلی کمان کیجانب

سے بہت غیض و غضب کے عالم میں تیزی کے ساتھ آپکی طرف بڑھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ کیا سمجھ کر ہمارے آدمی پر تم نے توجہ کیا تم نے اسکو لاوارث سمجھ رکھا تھا وہ ہمارا آدمی ہے اسکو تم نے محفل میں تماشہ بنا دیا اب ہم تمکو بتاتے ہیں۔ حضرت مولانا میر شجاع الدین حسینؒ نے جب اُن بزرگوں کو دیکھا کہ وہ اسطرح فرماتے ہوئے غیض و غضب کے عالم میں آپکی طرف بڑھ رہے ہیں آپ متاثر ہوگئے پھر اسی اثناء میں آپ نے دیکھا کہ کالی کمان کی سمت سے آپکے پیر روشن ضمیر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندہاری قدس سرہٗ تشریف لائے اور اُن دونوں بزرگوں کو گلزار حوض کے پاس آپ نے روکا اور فرمایا کہ آپ حضرات کے اسقدر خفا ہونیکی وجہ کیا ہے وہ بزرگوں نے فرمایا کہ دیکھئے ہمارے آدمی کے ساتھ اس طرح سلوک ہوا ہے اور انھوں نے اسکو محفل میں تماشہ بنا دیا یہہ سنکر حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین قبلہ قندہاری قدس سرہٗ نے اُن دونوں بزرگوں سے فرمایا کہ آپ حضرات اُن پر خفا نہ ہوں وہ ابھی جوان سال ہیں اور اُنکی طبیعت میں حرارت ہے پھر آپ نے اُن بزرگوں سے فرمایا کہ آیئے آپ اور ہم اُنکے لئے دعا کریں چنانچہ حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین قبلہ قندہاری قدس سرہٗ اور دونوں بزرگ رو بقبلہ ہوکر مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے واسطے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آپکا خواب ختم ہوگیا۔ روایت ہیکہ اس واقعہ کے بعد حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے مزاج میں غیر معمولی تبدیلی رونما ہوئی اور آپکے مزاج کی حرارت جاتی رہی خواہ کوئی شخص کتنی ہی بے اعتدالی کرے اور آپ سے نامناسب سلوک کرے لیکن کبھی آپکو غصہ نہیں آتا تھا۔

واقعہ مولوی سید محی الدین صاحب مشائخ بلدہ آپکے مرید تھے اُن سے روایت ہے کہ بعض مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوتا کہ آپکے مکان میں صرف ایک سیر آٹا اور ایک سیر چنے کی دال کے سوا اور کچھ موجود نہ ہوتا جس قدر آدمی موجود ہوتے انکی تعداد کے مطابق اُسی آٹے کے پیڑے تیار کئے جاتے اگر درمیان میں اور بھی مسافر آجاتے تو پھر تیار کردہ پیڑے یکجا کر کے از سر نو آدمیوں کی تعداد کے موافق پیڑے بنا کے جاکر کلچے تیار کئے جاتے اور آپکی عادتِ شریف تھی کہ اگر بیس بیس مسافر بھی آتے تو آپ اُنکے ساتھ معہ مریدین تناول فرماتے اور تیار کردہ کلچے تمام حاضرین میں تقسیم کردیئے جاتے بفضلِ حق سبحانہٗ تعالےٰ اتنا آٹا سب کیلئے کافی ہوجاتا تھا۔

واقعہ ایک صاحب جو آپکے بچپن کے ساتھی اور دوست تھے انہوں نے حیدرآباد جاکر کسی دوسری جگہ بیعت کا قصد کیا جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ ایسے شیخ کامل کو چھوڑ کر (یعنی آپکو چھوڑ کر) دوسری جگہ بیعت کرنا سوء ادبی ہے تو انہوں نے آپکے تعلق سے کہا کہ وہ ہم بچپن میں ساتھ کھیلے ہیں ارادہ ہے کہ حیدرآباد جاکر کسی کامل کا مرید ہوجاؤں وہ حیدرآباد پہنچ کر ایک بزرگ سے طالب بیعت ہوئے وہ بزرگ نے اُن سے فرمایا کہ فلاں روز تم آؤ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بیعت کے بارے میں اجازت لیکر تمکو داخل سلسلہ کرونگا چنانچہ اُس روز جب وہ صاحب گئے تو وہ بزرگ نے اُنکو کچھ وظیفہ بتاکر اپنے روبرو مشغول رکھا اور خود مراقب ہوئے اور اُنکو بھی مراقبہ کرنیکے لئے فرمایا مراقبہ میں انہوں نے دیکھا کہ دربارِ رسالتؐ آراستہ ہے اور تمام انبیاء کبار موجود ہیں اور حضرت مولانا مولوی شاہ محمدؐ رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ

حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے باادب کھڑے ہیں اور وہ بزرگ بھی دو زانو بیٹھے پر ادب اُنکے پیچھے وہ صاحب باادب دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں اسی وقت شربت آیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو تقسیم کا حکم فرمایا جب وہ تقسیم ہونا شروع ہوا اور حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کو پہنچا تو حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ اس شربت سے تم تھوڑا شربت اُس شخص کو دو جو اُنکے پیچھے کھڑا ہوا ہے۔ آپ نے ویسا ہی عمل کیا اور پھر دربارِ رسالت برخواست ہوا اب وہ بزرگ مراقبہ سے فارغ ہو کر اُس طالب سے فرمایا کہ تم مولوی شاہ محمد رفیع الدین صاحب کے پاس جاکر مرید ہوں اُن سے تمکو فیض حاصل ہوگا وہ صاحب اس عجیب وغریب واقعہ سے متاثر ہو کر اور آپکے معتقد ہو کر قندہار کو روانہ ہوئے بعد سفر اس مقام پر پہنچے جہاں سے قندہار ایک منزل رہ جاتا ہے آپ کی عادتِ شریف تھی کہ سہ پہر کو کبھی کبھی باغات میں تفریح طبع کے لئے تشریف لیجایا کرتے ایک روز اُس طرف تشریف لے گئے جدھر بلدہ کا راستہ ہے اور ایک ٹیلہ پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ عشاء کا وقت بھی آگیا مرید نے عرض کی کہ وقت نماز کا ہو گیا ہے حکم ہو تو اذان دیجائے آپ نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھیرو اسمیں کافی شب متجاوز ہو گئی پھر مرید وں نے عرض کی کہ خاص اور نماز کا وقت بہت تجاوز کر گیا ہے اذان کا حکم ہو ارشاد ہوا کہ اگر تم پڑھتے ہو تو نماز پڑھ لو ہم ابھی نہیں پڑھتے اور بار بار راستہ کی طرف بطور انتظار ملاحظہ فرماتے تھے اسی اثناء میں وہ صاحب یابو پر سوار نمودار ہوئے اور روبرو حاضر ہو کر قدمبوس ہوئے آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ ہم بہت دیر سے تمہارے

منتظر تھے تم ہم عشاء ملکر پڑھیں گے وہ صاحب آپکے ساتھ عشاء پڑھکر ساتھ ہی مکان واپس ہوئے اب ہر روز وہ صاحب آپکی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور بیعت کے خواستگار ہوتے اور آپ ان سے فرماتے تھے کہ بھیا تم ہم تو ایک جگہ کھیلے ہوئے ہیں اسپر وہ نہایت نادم اور شرمندہ ہوجاتے اس طرح چھ مہینوں تک آپ انکو یہی فرماتے رہے آپ ایک روز وہ صاحب بیعت سے مایوس ہوکر عشاء کی نماز پڑھکر دو پہر رات تک مسجد کی چوکی پر بیٹھ کر روتے رہے آپ حسب عادت تہجد کی نماز کے واسطے تشریف فرما ہوئے تو انکو روتے ہوئے پائے اسوقت آپنے انکو مرید فرما لیا پھر تو وہ صاحب نہایت عقیدت سے آپکی خدمت بابرکت میں رہنے لگے اور انکے پیر کامل کے (یعنی آپکے) عنایات انکے شامل حال رہے۔

واقعہ حسن خانصاحب مندوزئی جمعدار ساکن حیدرآباد اکثر ارادہ کیا کرتے تھے کہ ہندوستان جاکر اپنے آبائی مرشدی خاندان میں بیعت حاصل کریں چنانچہ ایک مرتبہ پورا قصد کر چکے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کا واقعہ شہادت درپیش ہوا خان صاحب بیان کرتے تھے کہ اس معرکہ میں ایک روز مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوا اور دوسری جانب سیڑھیوں پر بھائی دائم خان مولوی صاحب کی رفاقت میں مخالفین کی مزاحمت میں کھڑے ہوئے اور تاج محمد خانصاحب مرحوم مولوی صاحب کے روبرو بیٹھے تھے آخر کار مولوی صاحب اور تاج محمد خان اور دائم خان شہید ہوئے اور میں زخم کھا کر گر پڑا مگر زندگی تھی جو بچ گیا اس حالت بیہوشی میں دیکھا کہ حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین صاحب قدس سرہ میرے خون زخم کو صاف فرماتے ہوئے تسلی دے رہے ہیں غرض خانصاحب

کو جب مسجد سے اٹھا کر مکان کو لے گئے اور علاج ملنا لجہ کیوجہ درست ہو گئے تو پھر چند روز کے بعد خانصاحب کو اپنے وطن جاکر مرید ہونے کا خیال ہوا اور سفر کی تیاری بھی کیگئی لیکن شب کو خانصاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ خانصاحب کا ہاتھ لیکر حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین صاحب قدس سرہٗ کے ہاتھ میں دے اور ارشاد فرمائے کہ تم ان کو داخل طریقہ کرو۔ صبح خان صاحب اپنے سفر کے قصد سے باز آکر حضرت مولانا میر شجاع الدین قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواب کا واقعہ بیان کرکے مرید ہوئے۔

واقعہ جب آپ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو چھوٹی پیرانی ماں قبلہ (حضرت پیراں صاحبہ قبلہ) نے اپنے صاحبزادے حضرت غلام نقشبند صاحب قبلہ کو آپکی خدمت میں لیجا کر عرض کیں کہ آپکے دوسرے صاحبزادے آپکی فیض صحبت سے استفادہ کر سکے لیکن میرا بچہ جو کمسن ہے آپ سے استفادہ نہ کر سکا اسپر آپنے اپنے دہن مبارک سے سپیاری کا ایک ٹکڑا نکالکر اپنے چھوٹے کمسن صاحبزادے حضرت غلام نقشبند صاحب قبلہ کے منہ میں ڈالکر فرمایا کہ تمہارا بچہ ہمارا علم لے لیا آپکے وصال کے وقت حضرت غلام نقشبند صاحب قبلہ کی عمر ۷ سال تھی چنانچہ اس واقعہ کی برکت سے اور آپکے ارشاد گرامی کے مطابق حضرت غلام نقشبند صاحب قبلہ اپنے وقت کے جید عالم ہوئے اور ہندوستان کے اکابر علماء میں ممتاز مقام حاصل تھا نیمت نگر میں آپنے سکونت اختیار فرمائی مشہور ہے کہ ہندوستان کے مختلف گوشوں سے بڑے بڑے علماء نیمت نگر آکر آپ سے استفادہ کرتے تھے۔

واقعہ:- حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ نے قندھار شریف میں چھ ماہ تک اپنے پیر روشن ضمیر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہکر سلسلہ کی ضروری تعلیم و تربیت حاصل کی اور سلوک طے کیا اس اثناء میں روز حضرت شجاع الدین صاحب قبلہ کو مطبخ والے سے دو وقت جوار کی روٹی اور انبار ٹے کی بھاجی ملا کرتی تھی ایک روز آپ نے دیکھا کہ روٹی کے ایک کونے پر کچھ میل لگا ہوا ہے آپ نے اپنے پیر و مرشد کے گھر کی عنایت کردہ روٹی ہونے کے تعلق سے عقیدتاً ادب فرمائی اور روٹی کے اسیقدر کونے کو جہاں میل لگا تھا توڑ کر احتراماً مکان کی چھت میں کویلو کے نیچے رکھدیا۔ کچھ ہی دیر بعد آپکے پیر روشن ضمیر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ دولت خانہ سے برآمد ہوکر آپ کے پاس تشریف لائے اور باورچی کو طلب فرماکر آپکے سامنے تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میر صاحب کی روٹی احتیاط سے تیار کرنا ہے یہ سنکر حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کو تعجب ہوا کہ ابھی ایک واقعہ گذرا اور آپکے پیر روشن ضمیر کو زریعہ کشف اسکی اطلاع ہوگئی چنانچہ اپنے مرشد گرامی سے آپ کی عقیدت و نسبت میں ترقی ہوئی۔

واقعہ:- حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ بیعت کے ارادہ سے قندھار شریف پہنچکر آپکی خدمت میں حاضر ہوکے سے اور بیعت سے قبل کچھ روز آپکے علم ظاہر و علم باطن کے کمالات کے مشاہدہ کیلئے توقف کیا تاکہ مرشد سے عقیدت کے جذبات کماحقہٗ پیدا ہوکر بیعت کے پورے فوائد خاطر خواہ حاصل ہوں چنانچہ کچھ روز خانقاہ شریف حاضر ہوکر

آپکے حلقۂ درس میں شریک رہے اور دورانِ تدریس مختلف مسائل پر آپ کی افہام و تفہیم کو دیکھکر بخوبی اندازہ ہوگیا کہ آپ علم ظاہر میں ایک بحرِ ذخار ہیں پھر مولانا میر شجاع الدین قبلہ کو اشتیاق ہوا کہ علم باطن میں آپکا کوئی کمال دیکھوں چنانچہ چند ہی روز گذرے تھے کہ خانقاہ شریف میں مجلس میں آپ تشریف فرما تھے کہ قصبۂ قندھار کے کسی شخص نے بیعت ہونے کے ارادہ سے آپکی خدمت میں حاضری دی اور وہ اپنے ساتھ تھالے میں سات لڈو بعد فاتحہ حاضرین میں تقسیم کیلئے لے آئے آپ نے انکو داخلِ سلسلہ فرمایا فاتحہ کے بعد مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ سے ارشاد فرمایا کہ میر صاحب یہہ لو اور سات سات لڈو فی کس تقسیم کردو۔ مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ تعمیلِ حکم میں وہ تھالا لیکر کھڑے ہوگئے اور سوچنے لگے کہ لڈو جملہ سات ہیں اور آپ نے فی کس سات لڈو کی تقسیم کا حکم دیا ہے یہہ کس طرح ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ میر صاحب سوچتے کیا ہو یہہ لو ہمارا رومال اس تھالے پر ڈھانکو اور بسم اللہ کہکر سیدھی جانب سے شروع کرو چنانچہ مولانا شجاع الدین علیہ الرحمہ نے حسب الحکم عمل کیا اور حاضرینِ مجلس میں سے ہر کوئی فی کس سات سات لڈو تقسیم کردئے آپ نے فرمایا میر صاحب ہمارا حصہ آپکی خدمت میں سات لڈو گذران دئے پھر آپ نے فرمایا میر صاحب اپنا حصہ لیکر تھالا واپس کردو۔ مولانا شجاع الدین علیہ الرحمہ نے خود سات لڈو لیکر تھالا واپس کردیا تو پھر سات لڈو تھالے میں موجود تھے اس واقعہ سے مولانا شجاع الدین علیہ الرحمہ بہت متاثر ہوئے اور اس واقعہ کی روایت مولانا شجاع الدین علیہ الرحمہ نے لوگوں سے کی کہ میں یہہ چاہتا تھا کہ کوئی کرامت آپ سے ظاہر ہوتی ہوئی دیکھوں لیکن مرشد ملے تو ایسے کامل اور با کمال

ملے کہ میرے ہی ہاتھوں اپنی کرامت ظاہر فرمادی۔ فوری آپکے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہو کر چھ ماہ تک آپکی خدمتِ بابرکت میں حاضر رہکر ظاہری تعلیم و تربیت حاصل کی منازلِ سلوک طئے کئے پوری توجہ و تلقین پاکر اجازت و خلافت سے سرفراز ہو کر بعد اجازت بلدہ حیدرآباد واپس ہوئے۔

واقعہ:۔ بموجب کتاب "حدیقۂ رحمانی" مؤلفۂ حضرت سید عبدالرحمٰن سقاف تالیف ۱۲۹۰ھ جس وقت آپ بلدہ حیدرآباد سے روانہ ہو کر شمس آباد پہنچے رات ہو چکی تھی خدام کو حکم دیا کہ شب ہو چکی ہے اس وقت تو اور کچھ تیار نہیں ہو سکے گا البتہ کھانا گھڑوں میں پکائیں اور املی کا کھٹا تیار کریں جب کھانا تیار ہو چکا خادم آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو دسترخوان بچھایا جاتا ہے آپ نے فرمایا قدرے صبر کریں نماز عشاء کا وقت ہے۔ دور سے مشعل کی روشنی دکھائی دی جب روشنی قریب ہوئی تو معلوم ہوا کہ کسی امیر نے حیدرآباد سے ایک دیگ بریانی اور خوان نان اور سالن روانہ کیا ہے۔ اس وقت آپ نے حکم دیا کہ تناول کریں۔

شجرہ ہائے طریقت

تمام سلسلوں کے شجرے جنکی نسبت مجمع السلاسل افضل المتاخرین قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین استاد المحدثین شیخ الشیوخ قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری الدکنی قدس اللہ سرہ العزیز

سے بفضلہ تعالےٰ جاری ہے حسب ذیل ہیں :۔

شجرۂ طریقۂ عالیہ قادریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ داؤد الطائی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ ابی بکر محمد ولف ابن خلف الشبلی قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت شیخ عبدالواحد التیمی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الفرح محمد بن عبداللہ طرطوسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الحسن علی ابن احمد بن یوسف القریشی الہنکاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سعید المبارک المخزومی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت غوث الثقلین قطب الدارین محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ بن علی الاسدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ بن یوسف الاسدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن عبداللہ الاسدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمدؐ بن احمد الاسدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ فخر الدین بن ابی بکر بن نعیم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محی الدین احمد الاسدی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ سراج الدین الیمنی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ اسمٰعیل ابن ابراہیم الزبیدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مرجاجی الیمنی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ اسمٰعیل بن صدیق الجبرتی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی بکر بن السلامی الیمنی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن موسیٰ المشرعی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ جنید ابن احمد الیمانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقادر الیمانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سراج الدین عمر قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ امین الدین المرواحی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمدؐ یوسف قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ الٰہی بحرمت مولٰینا شاہ محمدؐ رفیع الدین القندہاری قدس سرہٗ۔

تمّت

شجرۂ طریقہ عالیہ چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المومن کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبین سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد بن زید قدس
سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سلطان ابراہیم
بن ادہم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حذیفۃ المرعشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ
ابی ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد دینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی
بحرمت شیخ ابی اسحاق الشامی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی احمد چشتی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت شیخ محمد بن ابی احمد چشتی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ یوسف
چشتی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مودود چشتی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ
حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت شیخ خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ
خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مسعود بن سلیمان
الفاروقی اعنی شیخ فرید الدین شکر گنج قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ نظام الدین
اولیاء قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت

شیخ خواجہ صدر الدین طبیب دلہا قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ فتح اللہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ محمد بن عیسٰی جونپوری قدس قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ میراں زاہد قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ قاضن قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہ الدین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ صلعم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبد اللہ با الفقیہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت سید عبد القدیر روم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی برو م قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندہاری الدکنی قدس سرہٗ۔

تمت

شجرۂ طریقۂ عالیہ رفاعیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولٰی من کل اولٰی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی

رَسُولِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وانفعنا بہ۔

الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ داؤد الطائی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ معروف الکرخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید الطائفہ جنید البغدادی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی بکر محمد الشبلی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علی العجمی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علی بازیادی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی علی المعروف بالعلام الترکمان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الفضل محمد بن کامخ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علاء الدین علی القاری الواسطی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید القطب احمد کبیر الرفاعی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید محمد قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید رجب قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید حسین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحر السید حسن قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید عبد اللہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت السید عبد الرحمٰن قدس سرہٗ الٰہی بحرمت السید صالح قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید محمد قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید شعبان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید رجب رفاعی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید عبد الخضر قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت السید محمد بن عبد الخضر قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ وکذا عن اخیہ سید محمد بن عبد اللہ بروم قدس سرہٗ، الٰہی بحرمت سید خواجہ

رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین قندھاری الدکنی قدس سرہٗ۔

تمت

شجرۂ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

بہ سلسلہ حضرت سیدنا اشرف مکی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ بایزید بسطامی۔ الٰہی بحرمت شیخ ابو الحسن خرقانی۔ الٰہی بحرمت شیخ ابو علی فارمدی الٰہی بحرمت شیخ خواجہ یوسف ہمدانی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ عبد الخالق غجدوانی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ محمد عارف ریوگری۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ محمود بالخیر فغنوی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ علی رامیتنی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ محمد بابا سماسی

الٰہی بحرمت شیخ خواجہ امیر کلال۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ قطب بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ العزیزیہ۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ یعقوب چرخی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ عبید اللہ احرار۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ محمد زاہد۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ درویش محمد الٰہی بحرمت شیخ خواجہ محمد امکنکی۔ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ باقی باللہ۔ الٰہی بحرمت شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی۔ الٰہی بحرمت شیخ سید آدم بنوری۔ الٰہی بحرمت شیخ شرف الدین مقبلی۔ الٰہی بحرمت شیخ شاہ محمد۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد طاہر الٰہی بحرمت حضرت سید شرف مکی۔ الٰہی بحرمت حضرت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندھاری الدکنی قدس سرہٗ العزیز ونیز حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرفتہ اند ایں طریقہ را از پدر بزرگوار خود امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشاں از پدر بزرگوار خویش امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشاں از پدر بزرگوار خویش امام شہید حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشاں از پدر بزرگوار خویش امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایشاں از سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایشاں از رب العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ۔

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ

بسلسلہ حضرت شیخ الکاملین شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین، رحمۃ العالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

الٰہی بحرمت خلیفۃ الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سلمان الفارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ الٰہی بحرمت شیخ امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی یزید بسطامی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الحسن خرقانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی القاسم الکرگانی الطوسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی علی الفارمدی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ یوسف الہمدانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ عارف الریوگری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ محمود الانجیر فغنوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ علی الرامیتینی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ محمد باباسماسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ السید امیر کلال قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ قطب العارفین الخواجہ بہاء الحق والدین محمد بن محمد البخاری المعروف بالنقشبند قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الخواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد علاء الدین المعروف بقاضی الشطاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الحاج حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ قطب العالم السید محمد الغوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا وجیہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی المواہب احمد بن علی الشناوی

قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا عبداللہ بروم قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید علوی بروم قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندھاری قدس سرہٗ ۔

شجرہ طریقہ عالیہ مشائخ الشطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبین رحمۃ للعالمین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۔ الٰہی بحرمت امیر المؤمنین امام المرتضیٰ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی سعید الحسن بن یسار العصری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ عبدالواحد بن زید قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ سلطان ابراہیم بن ادھم قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ حذیفۃ المرعشی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد علو الدینوری قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی اسحاق الچشتی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الچشتی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ یوسف بن محمد الچشتی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ قطب الدین مودود بن یوسف بن محمد بن سمعان الچشتی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاج شریف الزندنی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ عثمان الہارونی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شیخ معین الدین

الجشتی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ قطب الدین بختیار الدہلوی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت
شیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ نظام الدین البخاری الدہلوی
المعروف شیخ نظام الاولیاء قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ اخی سراج الدین عثمان
الاودھی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبداللطیف الاہوری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ
نور قطب العالم قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسام الدین المانکپوری قدس سرہ۔ الٰہی
بحرمت شیخ مولانا معین الدین قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا محمد بن غیاث
قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا الحاج حضور قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا
السید محمد غوث گوالیاری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہ الدین العلوی قدس
سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید صبغۃ اللہ قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی الغربی
الشناوی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ
سید عبداللہ باالفقیہ قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بردم قدس سرہ
الٰہی بحرمت شیخ سید علوی بروم قدس
سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندھاری قدس سرہ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ مشائخ السہروردیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل ولی

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔
الٰہی بحرمت سیدنا امیر المومنین الامام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ داؤد الطائی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ معروف الکرخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید الطائفہ ابی القاسم جنید البغدادی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الاسود الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد المعروف بعمویہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین ابی حفص عمر السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الامام ابی النجیب عبد القاہر السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی البرکات بہاء الدین ذکریا الملتانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین ابی الفضل قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین ابی الفتح قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ جلال الدین البخاری مخدوم جہانیان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ تاج الدین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین جونپوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد علاء الدین قاضن الشطاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الامام ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الحاج حضور قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت شیخ السید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ السید صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی الشناوی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبد اللہ باالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد اللہ بردم قدس سرہٗ۔ الٰہی

بحرمت شیخ سید علوم برودم قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید نا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین قندہاری قدس سرہ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ

(سند شجرۂ خلافۃ الباس المرقعۃ من السادات السہروردیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین سیدنا امام علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ امام داؤد الطائی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ امام معروف الکرخی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید الطائفہ ابی القاسم جنید البغدادی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد الدینوری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ احمد الاسود الدینوری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد المعروف بعمویہ قدس

سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین ابی حفص عمر قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الدمشقی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ تقی الدین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سلیمان دھکر پوش قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الاجل حسین دھکر پوش قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ فخر الدین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مردان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عمر قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ رحمت اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علاء الدین قاضن قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الفتح ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الحاج حضور قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ السید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولیٰ وجیہہ الدین قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید صبغتہ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین قندہاری قدس سرہٗ۔

شجرہ سلسلہ عالیہ مشائخ الشطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر الھویٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم۔ الٰہی بحرمت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت سید امام حسین شہید علیہ السلام۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام جعفر الصادق علیہ السلام۔ الٰہی بحرمت سلطان العارفین ابی یزید بسطامی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد المغربی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ العاشق ابی یزید العشقی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی مظفر مولا ترک الطوسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی الحسن الخرقانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت الشیخ خدا قلی ماوراء النہری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سیدی محمد عاشق قدس سرہٗ الٰہی بحرمت سیدی محمد عارف قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد اللہ شطاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ قاضن شطاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید محمد غوث بن سید خطیر الدین گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سلطان العارفین سید صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی القریشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبد اللہ باالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبد اللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندہاری قدس سرہٗ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ فردوسیۃ الکبرویۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ الٰہی بحرمت سیدنا امیر المؤمنین امام المرتضیٰ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام الحسین الشہید رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت سیدنا امام علی موسیٰ رضا، رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد علو الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الاسود الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ نجیب الدین محمد بن عبداللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہ الدین ابی حفص عمر قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی یاسر عمار بن یاسر الدلیسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الامام احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ الخوارزمی الشہیر بنجم الدین الکبریٰ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین الباخرزی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ بدرالدین سمرقندی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ نجیب الدین فردوسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ اسلم رکن الدین الفردوسی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ

شرف الدین احمد بن یحیٰی المنیری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مظفر شمس البلخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسین بن معز شمس النخشبی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ حسن بن حسین بن معز شمس البلخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد بہرام البہاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ایوب البیکاہی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد علاؤ الدین قاضن قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ صبغۃ اللہ ابن روح اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ احمد بن علی الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندھاری قدس سرہٗ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ مشائخ الہمدانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من عمل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ الٰہی بحرمت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسن البصری قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ داؤد الطائی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ معروف الکرخی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی القاسم جنید البغدادی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ممشاد علو الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الاسود الدینوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد عمویہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین عمر سہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی النجیب ضیاء الدین عبد القاہر السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر البکری السہروردی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ نجیب الدین علی بن بزغش الشیرازی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد الصمد النطنزی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین الاصفہانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ جمال الدین بن یوسف بن عبد اللہ الکورانی العجمی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد الرحمٰن القریشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ زین الدین الخواجی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ السید علی الہمدانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد اللہ الشطاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ قاضن الہمدانی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین علوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید محمد صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ سید عبد اللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبد اللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید علوی بروم قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین قندھاری قدس سرہٗ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ مشایخ الخلوتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ الٰہی بحرمت امیر المومنین سیدنا امام علی المرتضیٰ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت امام حسن البصری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ حبیب العجمی قدس سرہ الٰہی بحرمت شیخ داؤد الطائی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ معروف الکرخی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ سری السقطی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت سید الطائفہ ابی القاسم الجنید البغدادی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی علی الرودباری قدس۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی علی الکاتب قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی عثمان المغربی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی القاسم علی الکرکانی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی بکر النساج قدس سرہ الٰہی بحرمت امام احمد الغزالی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ضیاء الدین النجیب عبد القاہر سہروردی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ عمار بن یاسر الاندلسی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین الکبریٰ الخوارزمی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد الخلوتی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت سید نظام الدین الحسینی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابراہیم الشتمابادی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ مظفر الکرنانی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبد اللہ الشطاری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت شیخ محمد علاء الدین قاضن الخلوتی

قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد بن علی الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندہاری قدس سرہٗ۔

شجرۂ سلسلۂ عالیہ السادات الطیفوریہ الشاہ مداریہ اعنی الصدیقیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔ الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ الاجل عبداللہ حامل رایۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین الشامی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حسام الدین شاہ مداری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علاء الدین قامن شاہ مداری قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین علوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ السید صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندہاری قدس سرہٗ۔

شجرہ سلسلہ عالیہ المشائخ الاویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر المولٰی من کل اولٰی

الٰہی بحرمت سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم۔ الٰہی بحرمت شیخ اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابی عمران بن زیدان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ ھرم بن حیان قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ مصری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ علی شیرازی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ حاجی حضور قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ وجیہہ الدین العلوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ السید صبغۃ اللہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد الشناوی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ احمد القشاشی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بالفقیہ قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ سید عبداللہ بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید علوی بروم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ مولانا شاہ محمد رفیع الدین القندہاری قدس سرہٗ۔

اسناد
(و)
اجازت نامہ جات

اجازت نامہ قرآن شریف معہ اسامی راویان بقرات القرآن العظیم بروایت سیدنا حفص عن سیدنا عاصم الکوفی رح

(ماخوذ از رسالہ اجازت نامہ جات مؤلفہ حضرت شیخ الشیوخ سیدنا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندہاری قدس سرہٗ)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی انزل علی عبدہٖ الکتاب ولم یجعل لہ عوجًا قیما لینذر باسًا شدیدًا من لدنہ ویبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجرًا حسنا والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی ھدانا اللّٰہ بہ من الضلالۃ وامرنا باتباعہ قولًا وفعلًا وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

واما بعد فاقول انا عبد المفتقر الی اللّٰہ البادی محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین نقشبندی القادری المقندھاری عفی اللّٰہ عنھما بانی قد اجزت بقرات القرآن العظیم بروایت حفص عن عاصم الکوفی فی القندھار ۱۲۱۵ھ ھجری المقدسہ - - - - - - - - - -

اصلح اللّٰہ مقاصدہ کما اجازنی بقراۃ القرآن العظیم بروایۃ حفص عن عاصم الکوفی حاجی الحرمین الشریفین جعل اللّٰہ سعید الکونین الحافظ محمد حیات بن طالب علیخان مرحوم المحمدی القادری الحنبلی الدھلوی فی المدینۃ المنورۃ

سنہ ۱۱۹۸ ہجری وهو قال قرأة من اوله الی آخره بروایة المذکورة علی الحاجی الحرمین الشریفین جعله الله سعید الکونین الحافظ غلام مصطفی التانیسری دهلوی المحمدی القادری الحنبلی اصلح الله شانه واحسن مآله فی محروسة دهلی ستة الف ومأته وتسع وخمسون هجریة وهو قال قرأت من اوله الی آخره علی سعید الدین شیخ عبد الملک بن حبش خان فی محروسة دهلی سنہ ۱۱۵۹ ہجری وهو قال قرأت من اوله الی آخره علی الصالح الثقة الحاجی محمد افضل التهسئی فی سنہ ۱۱۵۴ ہجری قال تلوته من اوله الی آخره علی الشیخ عبد الخالق المنوفی شیخ القراء بزمانه بمحروسة دهلی قال قرأت کله بالقراءة السبع علی الشیخ البقری والبقري قراء بها علی الشیخ القراء بزمانه الشیخ عبد الرحمن الیمنی وقراء الیمنی بها عن والده الشیخ السجادة الیمنی وعلی الشهاب احمد ابن عبد الحق السنباطی بتلاوته کذالک علی الشیخ السجادة المذکور وقراء الشیخ السجادة کذالک علی الشیخ ابی النصر ابطلاوی وقراء طبلاوی کذالک علی الشیخ الاسلام زکریا بتلاوته علی البرهان القلقلی والرضوان ابی النعیم العبقی وقراء کل منها علی الامام القراء المحدثین محرر الروایات والطرق ابی الخیر

محمد ابن علی بن یوسف الجزری صاحب کتاب النشر وله
طرق کثیرہ جدا ذکرها فی النشر منها سلسلة مختصه
بتسلسل التلاوة والقراء الضابطین وغیرها من جهت
صاحب التسییر فلنقتصر هنا علی تلك السلسله قال
الجزری قراءت التیسیر وقراءت بها القرآن کله علی
الشیخ الامام الصالح العالم قاضی المسلمین ابی العباس
احمد ابن الشیخ الامام ابی عبدالله الحسین ابن سلیمان
ابن فرازة الحنفی بدمشق المحروسة وقال انه قراءت
به القرآن العظیم علی والده واخبرنی انه قراء له وقراء
به القرآن العظیم علی الشیخ الامام ابی محمد القاسم ابن احمد
ابن موفق اللورقی قال قراءة علی المشائخ الایمة المقرئین
ابی العباس احمد ابن علی ابن یحیٰ ابن عون الله الحصار و
ابی عبدالله محمد بن سعید بن محمد المرادی وابی عبدالله محمد
ابن ایوب ابن محمد بن نوح الغافقی الاندلسی قال کل
منهم قراءت وقراء به علی الشیخ الامام ابی الحسن علی
محمد بن هذیل النبسی قال قراءته تلوت به علی ابی داوٗد
سلیمان بن نجاح قال قراءته وتلوته علی مؤلف الامام
ابی عمر والدانی قال الجزری وهذا اسناد یوجد الیوم
فی الدنیا متصلاً واختص هذا الاسناد بتسلسل

التلاوۃ والقراءۃ والسماع ومنی ابی المولف کلھم
علماء ائمۃ ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر
قراءت القرآن کلہ بروایۃ حفص علی ابی الحسن طاہر بن غلیون
المقری قال قراءت علی ابن ابی الحسن علی ابن محمد ابن
صالح الھاشمی الضریری المقری بالبصرۃ قال قراءت بھا
علی ابی العباس احمد بن سھیل الاشنانی قال قراءت
بھا علی ابی محمد عبید الصباح قال قراءت علی حفص قال
قراءت علی عاصم قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن
ابی عبدالرحمن عبید ابن حبیب السلمی وعن زر بن حبیش
اما ابو عبدالرحمن فعن عثمان ابن عفان وعلی ابن ابی طالب
واُبَیّ ابن کعب وزید بن ثابت وعبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنھم وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واخذ زر عن عثمان ابن عفان وابن مسعود رضی اللہ عنھما
وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واٰلہ وصحبہ وسلم

سند اجازت صحاح ستہ و غیرہا کتب احادیث شریفہ

(ماخوذ بہ رسالہ اجازت نامہ جات)

و دلائل الخیرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمداً یوافی نعمہ و یکافی فریدہ و شکرا لہ علی فضائلہ العامۃ العدیدۃ واشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی اجتباہ وصلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وشیعتہ وانصارہ وتابعیہ واحزابہ وبعد فقد اجزت الشاب النجیب الکامل الادیب المتلفع بجلباب السکینۃ والفلاح واللائحۃ علیہ محامد الخیر والصلاح المکرم فلان ابن فلان وفقہ اللہ لمرضاتہ وسلک بنا وبہ سُبُل طاعاتہ بما تصح لی روایتہ من کتب الحدیث الشریف کالصحاح الستۃ و موطاء الامام مالک ومسند الامام احمد بن حنبل و مشکوٰۃ المصابیح والشفاء القاضی عیاض وکذالک دلائل الخیرات وغیر ذالک من کتب الحدیث الشریفۃ اجازۃً عامۃ کما اخذت ذالک عن شیخی وقدوتی رئیس

المحققین المتاخرین محمد بن عبد اللہ المغربی المدنی فی المدینۃ
المنورۃ وھو عن مشائخ الاجلاء فمن اجلھم العالم العلامۃ
البحر الفھامۃ سیدی و برکتی مولانا الشیخ محمد الدقاق المغربی
المالکی اعاد اللہ علینا من برکاتہ واسکنہ بحبوحۃ جناتہ
حسبہ اجازہ بذالک کلہ شیخہ الامام حسنۃ اللیالی والایام
ابو عبد اللہ سیدی محمد بن احمد بن المسناوی رحمۃ اللہ علیہ
عن شیخہ شیخ الحدیث بالقطر المغربی ابی محمد سیدی عبد القادر
الفاسی عن شیخہ الامام ابی زید سید عبد الرحمن الفاسی
الکبیر عن الامام النظار ابی عبد اللہ سیدی محمد بن قاسم
القصار عن ابی النعیم سیدی رضوان ابن عبد اللہ الجنوی
عن الامامین الجلیلین ابی زید سیدی عبد الرحمن سقین
وسیدی محمد بن غازی کلاھی عن الشیخ الاسلام زکریا و
القلقشندی عن الحافظ بن حجر عن التنوخی عن الحجار
عن الزبیدی عن ابی الوقت عن الداؤدی عن السرخی
عن الفربری عن امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
سیدی محمد بن اسمعیل البخاری ھذا سندی فی صحیحہ وفی
غیرھا من کتبہ واما سندی فی صحیح مسلم فبالسند المذکور
الی شیخ الاسلام زکریا عن الزرکشی عن البیانی عن ابی عساکر
عن المؤید عن الفرادی عن عبد الغافر عن الجلودی

من ابن سفیان عن الامام مسلم۔
واما سندی فی موطاء الامام مالک فیہ الی ذکریا عن ابی الفرات عن ابن جماعۃ عن ابن الزبیر عن ابن خلیل عن ابن زرقون من الخولانی عن الطلمنکی عن ابی عیسٰی عن عبداللہ بن یحیٰ عن ابیہ عن امام الائمۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ونفعنا ببرکاتھم وحشرنا فی زمرتھم آمین والمسئول من احبنا الشیخ فلان ان لا ینسانی من صالح دعواتہ فی خلواتہ وجلواتہ واوصیہ بتقوی اللہ التی ھی زمام کل خیر وبعد قولی ھذا استغفر اللہ العظیم لی ولہ ولوالدینا ومشائخنا وسائر المسلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین وسلم علیہ وعلیھم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ حرر یوم الفلان من شہر فلان سنۃ فلان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدثنی شیخنا العلامۃ سیدی عبدالسلام بن حمدون حسوس عن شیخہ سیدی عبدالقادر الفاسی عن عمہ الولی الصالح سیدی عبدالرحمٰن الفاسی عن شیخہ سیدی محمد القصار عن شیخہ ابی عبداللہ محمد بن حروف التونسی

عن الكمال الطويل القادری عن الحجازی عن بن ابی
المجد عن الحجار عن الزبیدی عن ابی الوقت عن الداؤدی
عن السرخی عن الفربری عن البخاری ح وحدثنی شیخنا الشیخ
عبد اللہ بن سالم البصری المکی عن شیخه البابلی عن ابی
النجا سالم بن محمد السهوری عن محمد بن احمد بن
علی عن شیخ الاسلام زکریا بقرأته لجمیعه علی شیخه
السند ابی الفضل احمد بن حجر بسماعه لجمیعه علی
السراج التنوخی بسماعه لجمیعه علی ابی العباس احمد بن ابی طالب
الحجازی بسماعه لجمیعه علی السراج الحسین بن المبارك
الزبیدی عن ابی الوقت عبد الاول السنجری الهروی عن
ابی الحسن عبد الرحمن بن محمد الداؤدی سماعاً عن ابی محمد
عبد اللہ بن احمد السرخی سماعاً عن محمد بن یوسف بن مطر الفربری
سماعاً عن امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری فذکروا
بالسند قال الامام البخاری حدثنا مکی بن ابراهیم قال حدثنا
یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال
سمعت النبی صلی اللہ علیه یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده

من النار وانا الفقیر الی رحمة اللہ المعین تراب الاقدام
الفقهاء والمحدثین محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین
نقشبندی القادری عفی اللہ عنه ـ

اجازت دلائل الخیرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ جبل من نورہ انوار سیدنا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات وخلق من نورہ جمیع الکائنات وجعلہ مبدء الممکنات ومنشاء وجود المخلوقات وجعل الصلوٰۃ والتسلیم علیہ اقوی وسائل النجاۃ واشکرہ شکراً یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ ما تشعبت الخیرات والبرکات ولو جسم سوزن جمیع المخلوقات من المعنویات ثم التجی حیاءً من التقصیر فی اداء اقل الی حصن لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یا فاطر الارضین والسمٰوٰت واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ کفیلۃ لتحصین جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات واشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ سید السادات وصاحب المعجزات ودلائل الخیرات اللھم فصل وسلم علی سیدنا محمدٍ قائد القادات وعلیٰ آلہ و اصحابہ الذین ھم نجوم الھدات وتابعی الحسنات ومجیی الصلوٰۃ اما بعد فقد اذنت واجزت الاخ

الاخووی الحربی التقی النقی الزکی الوافی الصالح العالم
العامل ....
کما اجازنی شیخی وقدوتی سید طاها البرزنجی المدنی
وهو عن شیخه ومرشده الشیخ محمد سلیم الاردلانی
وطنا والموصلی مسکنا والشافعی مذهبا الاشعری
عقیدة النقشبندی مشربا القادری والرفاعی والقصیری
طریقة باجازته عن شیخه وقطب زمانه السید علی
القناوی بروایته واجازته عن شیخه الصدیقی السید
المصطفیٰ بن کمال الدین البکری بروایته واجازته عن
شیخه العارف وجیه الدین بن السید عبد الرحمن
المغربی وهو عن والده وشیخه السید احمد وهو عن
والده ومرشده السید محمد السید محمد وهو عن ابیه شیخ
وقته السید عبد الرحمن المکناسی وهو عن مؤلفها المحقق
العارف السید محمد بن سلیمان الجزولی قدس الله تعالیٰ
اسرارهم وکما اجازنی به ایضا المذکور محمد سلیم
القادری باجازته عن شیخه السید عبد القادر جیلی
ابن سید عبد الله وبروایته عن شیخه الحاجی عبد الله
وهو عن شیخه الشیخ الفاضل والمرشد الکامل افضل
المتاخرین الشیخ محمد الحفناوی المصری الازهری وهو عن

شیخہ القطب سیدی الشیخ محمد البدیری وھو عن شیخہ
القطب سیدی الشیخ محمد بن احمد المکناسی الشھیر بالمصطاری
وھو عن شیخہ ومرشدہ ابی القاسم السفیانی وھو
عن شیخہ الشیخ محمد الشرقی وھو عن شیخہ الشیخ
عبداللہ ابن ساسا وھو عن شیخہ الشیخ عبداللہ القیروانی
وھو عن شیخہ الشیخ عبد العزیز التباع وھو عن شیخہ
مؤلفھا سیدنا الشیخ محمد بن سلیمان الجزولی قدس اللہ
سرہٗ ورحمہ عن مؤلفھا وعن جمیع المسلمین والعھد
نبینا ونبیہ وتقوی اللہ وطاعتہ فان خیرا لزاد
التقوی وراس الحکمۃ مخافۃ اللہ وان لا ینسانا
بدعوات الخیرات وانا الفقیر خادم نعال الفقہاء
والمحدثین محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین
نقشبندی القادری القندھاری الدکنی غفر اللہ لہ
ولآبائہ واجدادہ ومشائخہ واخوانہ وجمیع
المسلمین والمسلمات اجمعین والحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم آمین ۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد میگوید فقیر محمد رفیع الدین

ابن محمد شمس الدین عفی اللہ عنہما کہ اجازت دادم

بفلاں .... ابن فلاں ....

اصلح اللہ مقاصدہ چنانکہ اجازت گرفتم از سید طہٰ برزنجی المدنی و ایشان از شیخ محمد سلیم اردلانی و ایشان از سید علی فتاوی و ایشان از سید مصطفیٰ کمال الدین بکری و ایشان از شیخ وجیہ الدین بن سید عبد الرحمٰن مغربی المکناسی و ایشان از والد و شیخ خود سید احمد و ایشان از والد و شیخ خود سید معمر سید محمد و ایشان از والد خود سید عبد الرحمٰن مکناسی و ایشان از مؤلف آں محقق عارف سید محمد بن سلیمان الجزولی قدس سرہ .

(اجازتِ مدّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد للہ اقول و انا الفقیر الی اللہ الغني محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین نقشبندي القادري قد اخذتُ المد النبويُّ فی یوم الجمعہ ۱۱۹۸ھ ہجریہ فی المدینۃ المنورۃ عن شیخ عبد القادر ابن شیخ مُحمّد سعید الطاہر الکردي المدني و ہو اخذ المد النبوي عن والدہ عن جدہ الشیخ ابراہیم عن جدہ الشیخ محمد ابی الطاہر وہم اخذوا علی مد امیر المؤمنین ابی الحسن ابن ابی سعید علی مد ابی یعقوب علی مد الحسین البکري علی مد ابراہیم الجالسي علی مد ابی علی منصور الفراس علی مد الفقیہ ابی جعفر احمد بن غزلان علی مد القاضي ابی جعفر احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسمٰعیل علی مد الامام احمد بن حنبل علی مد ابی اسحاق ابراہیم بن الشنطر وعلی مد ابی جعفر بن میمون کلاہی علی مد سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہٗ علی مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہٰی وقد اجزت مولانا العارف باللہ .... کما اجازني شیخي وہو عن والدہ وعن جدہ و اوصیہ ان لا ینسانی من الدعاء لخیر الدنیا والآخرۃ ؕ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین ؕ

(اجازتِ مشکوٰۃ شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
خیر خلقه محمد وآلهِ وصحبهِ اجمعین و بعد اقول العبد الراجی الیٰ
رحمت اللّٰہ محمد بن عبد اللّٰہ النقشبندي المغربي المدني باني قد
اجزت لروایتة مشکوٰۃ المصابیح محمد رفیع الدین ابن محمد
شمس الدین النقشبندي القادري اصلح اللّٰہ مقاصده کما
اجازني شیخي وقدوتی عبد اللّٰہ بن سالم البصري المکي عن العلامة
ابراهیم بن حسن الکردي الکوراني عن الشیخ صفي الدین احمد بن
محمد المدني المعروف بالقشاشي عن العارف ابی المواهب
احمد بن علي العباس الشناوي ثم المدني عن غطفر بن السید
جعفر النهروانی عن شیخ الحرم المکي محمد سعید المشهور بمیر
کلان بن مولانا خواجه سماعا من لفظه عن نسیم الدین میرک
شاه قراءۃ علیه عن والده المحدث سید جمال الدین عطاء اللّٰہ بن
غیاث الدین فضل اللّٰہ بن عبد الرحمٰن قراءۃ علیه عن عمه
السید اصیل الدین بن عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن بن عبد اللطیف
الشیرازي قراءۃ علیه عن المحدث البارع شرف الدین عبد الرحیم
بن عبد الکریم الجرمي الصدیقی عن العلامة امام الدین علي بن مبارک
شاه الصدیقی مؤلفه الامام ولي الدین محمد بن محمد بن عبد اللّٰہ بن

الخطیب التبریزي رحمهم اللّٰہ تعالیٰ الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔ اما بعد فا قول انا الفقیر محمد رفیع الدین مانسب اليّ من الاجازۃ فهو صحیح وقد اجزت الشیخ المذکور لجمیع ما اروبیه عن جمیع مشائخي بما شرطواہ علینا من لزوم تقوی اللّٰہ تعالیٰ في جمیع الحرکات والسکنات وعلیٰ ان لا ینسانی من الدعواۃ الصالحات فی جمیع الجلوات والخلواۃ غفراللّٰہ تعالیٰ له وجمیع المسلمین والحمد للّٰہ رب العالمین؛

سند حزب البحر شریف

۱۔ حضرت امام ہمام قطب الوقت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللّٰہ علیہ
۲۔ شیخ قطب ابوالعباس المرسی قدس سرہٗ
۳۔ شیخ خلیل تاج الدین احمد بن عطاء اللّٰہ اسکندری قدس سرہٗ
۴۔ سید یاقوت العرشی قدس سرہٗ
۵۔ شیخ ناصر الدین شاذلی قدس سرہٗ
۶۔ قاضی القضات شیخ شمس الدین محمد بن عماد قدس سرہٗ
۷۔ شیخ عثمان الدین المصری قدس سرہٗ

۸- شیخ عبد الشہید المشتہر المفتی قدس سرہٗ

۹- شیخ حاجی الحرمین حاجی احمد قدس سرہٗ

۱۰- قاضی طاہر قدس سرہٗ

۱۱- مخدوم مولوی عبد الکریم قدس سرہٗ

۱۲- مولانا زین العابدین الدہلوی قدس سرہٗ

۱۳- مولانا وسیدنا وشیخنا واستاذنا ومخدومنا مولوی حضرت قمر الدین اورنگ آبادی قدس سرہٗ

۱۴- فقیر الحقیر تراب الاقدام السالکین فقیر محمد رفیع الدین ابن شمس الدین الہندی الدکنی (قدس سرہٗ)

۹۶/۱۵

منظوم نذرانۂ عقیدت

از نتیجۂ فکر قدوتی مرشدی سیدی سندی و والدی تاج القراء تاج الشعراء
حضرت مولانا مولوی قاری شاہ محمد تاج الدین صاحب قبلہ تاجؔ مدظلہ

اے قطبِ زماں و قطبِ زمیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ
جز آپ کے میرا کوئی نہیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

اس بات کا ہم رکھتے ہیں یقیں اور دل کو ہمارے ہے تسکین
ہر حال ہمیں چھوڑیں گے نہیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

امید عطا رکھتے ہیں سبھی ہیں آپ سخی اور ابنِ سخی
محتاجِ کرم آپ ہی کے ہیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

قسمت کا لکھا ہے آپ کا در نازاں ہوں اپنی نسبت پر
رکھدی ہے یہیں پر میں نے جبیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

ہیں شیخِ عرب اور شیخِ عجم جاری کئے ہیں فیض انکا پیہم
دیتے رہے درسِ علومِ دیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

میرے دلِ مضطر کو تسکین بخشینگے فرما کر تلقین
آ کر دمِ نزع سرِ بالیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

رکھتے ہیں ارادت اس سے جہاں ہیں آپ سبھی کے فیض رساں
اے قطبِ زماں قطبِ زمیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

حضرت کو پکارا جب دل سے چھٹکارا پایا مشکل سے
یادیں کی خالی نہ گئیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

یہ تاجؔ تمہارا خادم ہے نسبت پر اپنی قائم ہے
اے رہبرِ دنیا رہبرِ دیں مولانا شاہ رفیع الدینؒ

۹۶/۱۶

ولد

قطعہ

میری مجبوری کو رشتہ اُنکی مختاری سے ہے　　ابتدا ہی سے تعلق رحمت باری سے ہے
ناز جتنا بھی کروں اے تاج زیبا ہے مجھے　　مجھکو وہ نسبت رفیع الدین قندھاری سے ہے

مسدس بتقریب جشن ولادت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قبلہ قندھاری رحمتہ اللہ علیہ

از نتیجۂ فکر برادر معظم مولوی شاہ محمد علیم الدین انور مغفور

سیاہی دور ہوتی جا رہی ہے داغ عصیاں کی　　بہاریں دیدنی ہیں رحمت حق کے گلستاں کی
ضیاء بڑھنے لگی ہے دل میں شاید نور ایماں کی　　عیاں خانہ میں دل کے ہے جو کیفیت چراغاں کی

ندا آئی کہ یہہ روز فراوانیٔ عرفاں ہے
ولادت میں شہ قندھار کی جشن چراغاں ہے

یہہ ہے یوم ولادت شہ رفیع الدین قبلہ کا　　دکن میں جن کی ہستی سے ہوا ایمان کا چرچا
انہی کے سلسلہ سے نور عرفاں چار سو پھیلا　　انہی کی ذات سے پورا شریعت کا ہوا منشا

ہیں ہادی طریقت جامع جملہ سلاسل ہیں۔
مراتب پوچھتے کیا ہو کہ یہ انسان کامل ہیں

علوم ظاہری و باطنی میں آپ یکتا تھے　　بہ شکل آدمی قلب شکستہ کی تمنا تھے

دلِ آفت رسیدہ کیلئے گویا مسیحا تھے
خدا ہی جانتا ہے مرتبے اللہ کے کیا کیا تھے

لباس آدمیت میں خدا کی شان کہہ لیجئے

خرد عاجز جو آجائے تو پھر انسان کہہ لیجئے

رہے پروانہ وش ہر دم محمد کی محبت میں
کسر کوئی اُٹھا رکھی نہ تھی تکمیل سنت میں

بھلا کیا شبہ ہو ان کے تصرف میں کرامت میں
بڑے ہی مرتبہ والے تھے اقلیم ولایت میں

اگر چاہیں تو تخت و تاجِ شاہی بخش دیتے ہیں

غلاموں کو نرالی کجکلاہی بخش دیتے ہیں

کہ قدرت جلوۂ حق ہے انہی نظروں نے پہچانی
حقیقت میں یہی ہیں واقفِ اسرار پنہانی

سند سے آپ ہی کی شام میں راوی ہیں پنہانی
نہ پوچھو فیض نکلے علم ظاہر کی فراوانی

رفیع الدین قبلہ رح جامعِ جملہ فضائل ہیں

حقیقت میں علوم ظاہر و باطن کے حامل ہیں

مدد ملجائے گر کوئی پکارے قلب مضطر سے
اگر مانگو تو ساری نعمتیں ملجائیں اس در سے

یہ در وہ در ہے پوچھو اسکی قیمت قلب انور سے
غلامی انکی ملتی ہے تو ملتی ہے مقدر سے

جو کوئی صدق دل سے طالب امداد ہو جائے

تو پھر قندھار اُسکے واسطے بغداد ہو جائے

افضل المتاخرین امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ الواصلین استاذ المحدثین شیخ العرب والعجم قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کے عرس شریف میں اس ناچیز فقیر حقیر کی عطائے خلافت کی تقریب کے موقع پر قندھار شریف میں حسب ذیل نذرانہ عقیدت طبع کرواکر تقسیم عمل میں لائی گئی تھی

اے بندۂ محتاج نظر مولانا شاہ رفیع الدینؒ
کن سجدۂ شوقے بہ سنگِ در مولانا شاہ رفیع الدینؒ

اہل چشم دلِ دارین شدہ ہم بے خبر کونین شدہ
یابد خبرے گم نہ خبر مولانا شاہ رفیع الدینؒ

ہر شب کہ فدا گیسوئے اش ہر روز کہ قربان روئے اش
ہو شام بود داں ہم سحر مولانا شاہ رفیع الدینؒ

ہر چشم طلب را جلوہ دہد ہر قلب سینہ را صفا کند
اللہ اللہ فیضِ نظر مولانا شاہ رفیع الدینؒ

واللہ چہ نعمت یافتہ ام بر سنگ درش سر داشتہ ام
ناطقؔ دارم نسبت از در دورِ مولانا شاہ رفیع الدینؒ

ولہ
منقبت

یاب میخانۂ رفیع الدینؒ — نوش پیمانۂ رفیع الدینؒ
خبر از رازِ معرفت وارد — شد چہ دیوانۂ رفیع الدینؒ
گشت پیرِ مغانِ بادۂ ذوق — برندِ میخانۂ رفیع الدینؒ
از برائے شعور و آگاہی — رو بکاشانۂ رفیع الدینؒ
از خدا کے یگانہ می گردد — ہر کہ بیگانۂ رفیع الدینؒ
ہمہ پروانہ ہا بشمع فدا — شمع پروانۂ رفیع الدینؒ
جذبہ ہائے عقیدت آوردم — بہرِ نذرانۂ رفیع الدینؒ
حاصلِ مدعائے عرفانست — بزم رندانۂ رفیع الدینؒ
تاج بخشد فقیر را ناطق — بہمتِ شاہانۂ رفیع الدینؒ

تقریب عطائے خلافت کے موقع پر برادر عزیز القدر شاہ محمد قیام الدین محسن نے حسب ذیل منظوم گلہائے عقیدت طبع کروا کر قندھار شریف میں تقسیم کئے تھے۔

قطعہ

شکر ہے رسم خلافت آج ہے — محسن اپنے واسطے معراج ہے
فیض ہے سارا رفیع الدینؒ کا — تاج کے ہاتھوں سے سر پر تاج ہے۔

منقبت

جانتے ہیں اہلِ دل عظمت رفیع الدینؒ کی | کس کو کیا معلوم ہے رفعت رفیع الدینؒ کی
خانوادے ہیں دکن کے یہاں سے فیضیاب | لٹ رہی ہے ہر جگہ دولت رفیع الدینؒ کی
جس مصیبت میں کوئی امداد کر سکتا نہیں | کام آتی ہے وہاں نسبت رفیع الدینؒ کی
ہیں رسول اللہ کے نائب یہ مسند نشیں | شان یہ ہے اور یہ شوکت رفیع الدینؒ کی
محسن اپنے جد بھی ہیں اور سلسلہ کے پیر بھی | ہے یہاں دو آتشہ نسبت رفیع الدینؒ کی

ولہ

منقبت

میرے سرکار ہیں رفیع الدینؒ | میرے مختار ہیں رفیع الدینؒ
ہیں یہ سارے سلسلے ان سے | سب کے سالار ہیں رفیع الدینؒ
غوث اعظمؓ بھی ہیں حمایت پہ | جب مددگار ہیں رفیع الدینؒ
دل میں کچھ ہے عرض کرنا ہے | آگے مختار ہیں رفیع الدینؒ
ہر جگہ اپنے خادموں کے لیئے | بر سر کار ہیں رفیع الدینؒ
دار کی اُسکے سر کو کیا پرواہ | جس کے سر دار ہیں رفیع الدین

ناز مجھکو اسی پہ ہے محسن
ناز بردار ہیں رفیع الدینؒ

تاریخی اقتباسات و حوالہ جات

تاریخی اقتباسات و دراجات

مشکوٰۃ النبوۃ

صفحہ نمبر ۶۴۹

(مؤلف حضرت مولانا مولوی سید غلام علی قادری شاہ صاحب المعروف بہ علی پیرال ابن حضرت مولانا موسیٰ قادری قدس سرھما)

آپ کا ذکر شریف بزبانِ فارسی اسطرح مذکور ہوا ہے:۔
"ذکر شریف آں افضل المتاخرین آں قدوۂ کاملین شیخِ وقت حضرت مولوی شاہ محمد رفیع الدین است رفع اللہ تعالےٰ شانہٗ"

"نامِ پدر حضرتِ ایشاں محمد شمس الدین بودند و مولدِ ایشاں در قصبۂ قندہار من متعلقات سرکار ناندیڑ صوبۂ محمد آباد است و ولادتِ حضرت در سنہ یکہزار و شصت ہجری واقع شد والدِ ایشاں مردِ صالح بودند در مسجدِ روضۂ حضرت مخدوم حاجی سیاح سرور المسمّیٰ سید سعید الدین رفاعی معتکف بودند کہ حضرت مخدوم در عالمِ رؤیا یک رکابی طعام عنایت فرمودہ بشارت داد کہ ترا فرزند خواہد شد اما نام من باید نہاد چنانچہ بعد ایام حمل والدۂ صالحۂ ایشاں کہ در طریقۂ قادریۂ عالیہ بیعت داشتند بعد از نماز تہجد در تلاوتِ قرآن بودند کہ ایشاں متولد شدند بموجب حکم حضرت موصوف ایشاں غلام رفاعی نہادند عرف محمد رفیع الدین نمودند و اوی گوید حضرتِ ایشاں من بعد قدری شعور در وطن مالوف خود از آقارب و اجانب حرکتے نمودہ در عمرِ چہار دہ سالگی تا شرحِ ملا ئی جامی رسانیدہ بود کہ حضرتِ مخدوم موصوف در عالمِ رؤیا کتابے

بہ ایشاں عنایت فرمودہ مشغول بذکر یاد داشت مسمّیٰ فرمودند چنانکہ در ایام خوردی نسبت معلومۂ ایشاں جاری شد پس اصلِ طریقۂ ایشاں اُویسی است کہ از روحانیتِ حضرت مخدوم مستفید گشتہ بودند مگر چوں تعیشہ تمام آں نسبت شریفہ موقوف بر صحبت عارف باللہ حاجی رحمت اللہ بود دراں دیگر گوید بعدہ چوں حضرتِ ایشاں را داعیۂ طلبِ علم مستحکم شد سفرِ اورنگ آباد اختیار نمودہ بخدمت مولوی سید قمر الدین مرحوم و فرزند ایشاں سید نور الہدیٰ و حضرت سید غلام نور و غیرہ علمائے آنجا از یا تحت تا حاشیۂ قدیم و بیضاوی فراغ یافتہ حسب الطلب والد بزرگ باز لیقتہ ایما آمد بموجب استخارہ حضرت مخدوم در طلب مرشد کامل بر جستند باز در خدمت حضرت حاجی رحمت اللہ نقشبندی القادری تا یکسال در سلوک مشغول بودہ با جازت طریقہ قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ یافتہ و خرقۂ خلافت پوشیدہ وقت مراجعت در اثنائے راہ پنج سال در حیدر آباد بنا بر تربیت سید شاہ عبد الرحمٰن گیم اقامت انگندہ بعدہ از آنجا بہ کرمنظر زاد اللہ شرفاً و تکریماً ... تا یافتہ در مدت ... سال ... دیگر و کتب احادیث از ... مغربی وغیرہ مشائخ کہ در آں وقت در حرمین شریفین بودند را استفادہ نمودہ باز لقتہ بار مراجعت کردند و در ہماں سال تا انتقال بنام حضرت امام حسین علیہ السلام و حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز بناء ساختہ رحلِ اقامت افگندند و وجود ایشاں کہ باعث برکت است تا حین تحریر بقیدِ حیات ارشاد فرمائے طالبان است حق تعالیٰ تا دیرگاہ سلامت دارد و ایں دو شعر از طبعِ موزونِ آنحضرت است ؎

یار در بر دارم و مشتاقِ دیدارم ہنوز	می دہی اے دل چرا عہد وصل آزارم ہنوز
خواندہ ام بر لوحِ دل حرف تجلی گستے	محو از خود گشتہ ام محتاج تکرارم ہنوز

ترجمۂ مشکوٰۃ النبوۃ :-

وہ افضل المتاخرین
قدوۃ الکاملین
حضرت شیخ وقت

مولوی شاہ رفیع الدین رفع اللہ تعالےٰ شانہ کا ذکر شریف ہے

حضرت والاشان کے والد کا نام محمد شمس الدین تھا اور آپکا مولد قصبہ ندیا ہے متعلقات سرکار نادیر صوبہ محمد آباد سے ہے اور حضرت کی ولادت ۱۱۶۴ھ ہجری میں واقع ہوئی آپکے والد کو جو مرد صالح تھے روضۂ حضرت مخدوم حاجی میاں سرور المسمیٰ سید سعید الدین رفاعی کی مسجد میں معتکف تھے کہ حضرت مخدوم نے بحو عالم رؤیا میں ایک کھانے کی رکابی عنایت فرمائی اور اشارہ فرمایا تجھے فرزند ہوگا لیکن اسکو میرے نام رکھنا چنانچہ آپکی والدہ کے ایام حمل کے بعد کہ جو طریقۂ قادریہ عالیہ میں بیعت رکھتی تھیں بعد نماز تہجد تلاوت قرآن میں مصروف تھیں کہ آپ متولد ہوئے بموجب حکم حضرت مخدوم آپکا نام غلام رفاعی اور عرف محمد رفیع الدین رکھا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت والاشان قدرے شعور حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن مالوف ہی میں بعمر تیرہ سال تا شرح ملا کے جامی تعلیم حاصل فرمائی تھی کہ حضرت مخدوم موصوف نے عالم رؤیا میں آپکو ایک کتاب عنایت فرمائی اور مشغول ذکر یاد مستی فرمایا اسطرح کم عمری ہی سے آپکی نسبت معلوم جاری ہوئی پس آپ کا اصل طریقہ اویسی ہے کہ آپ حضرت مخدوم کی روحانیت سے مستفید ہوئے تھے اگرچہ اس نسبت شریفہ کی تمام تعبیر عارف باللہ حضرت ... کی صحبت پر موقوف تھی۔

راوی دیگر کہتے ہیں کہ جب حضرت والاشان کو ... علم کی حضرورت متحکم ہوئی اورنگ آباد کا سفر اختیار فرمایا اور مولوی سید قمر الدین مرحوم اور آپکے فرزند

سید نور الہدیٰ اور حضرت سید غلام نور وغیرہ علمائے اورنگ آباد کی خدمت میں از ماتحت تا حاشیۂ قدیم و بیضاوی فارغ التحصیل ہو کر حسب الطلب والد بزرگوار قندھار واپس تشریف لائے اور بموجب استمارۂ حضرت مخدوم مرشد کامل کی طلب میں رحمت آباد میں حضرت حاجی رحمت اللہ نقشبندی القادری کی خدمت میں ایک سال تک سلوک میں مشغول رہے طریقہ قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ کی اجازت حاصل کی اور خرقۂ خلافت حاصل فرمایا بوقتِ واپسی اثنائے راہ میں اس فن کے طلباء کی تربیت کی بناء پر پانچ سال تک قیام فرمایا اور پھر وہاں سے مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تکریماً اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور تین سال کی مدت میں محمد بن عبد اللہ مغربی وغیرہ مشائخ کرجو اسوقت حرمین شریفین میں موجود تھے اُن سے صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث میں استفادہ فرمایا اور قندھار واپس تشریف لائے اور اُسی سال ایک خانقاہ بنام حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز تعمیر کر کر قیام فرمایا آپکا وجود باعثِ برکت ہے کہ آپ تا حین تحریر بقید حیات ارشاد فرمائے طالبین ہیں حق تعالےٰ دیر گاہ سلامت رکھے اور یہ دو شعر حضرت موصوف کی طبعِ موزوں سے ہیں ''۔

یا بدور بردارم و مشتاق دیدارم ہنوز	می درہی لئے دل چہ او درد وصل آزارم ہنوز
خواندہ ام بر لوحِ دل حرف تجلی کمے	محو از خود گشتہ ام محتاجِ تکرارم ہنوز

تاریخ گلزار آصفیہ

صفحہ ۹۰۹ تا ۱۰۹ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۸ھ
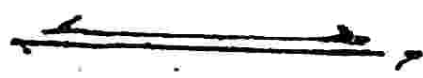
(مؤلفہ خواجہ غلام حسین خان عرف خان زمان خان صاحب مغفور)

آپکے حالات بزبانِ فارسی اسطرح مذکور ہوئے ہیں :—

"مولانا رفیع الدین قندھاری قدس اللہ سرہ العزیز"

"از جملۂ خاصان و بزرگان برگزیدگانِ جنابِ اقدس ایزدی ساکنِ قصبۂ قندھار که از مضافات صوبۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد است چوں دارد بلدہ مذکور گردیدند ہزارہا مردم اناث و ذکور دستِ ارادت و بیعت خود بدستِ مبارکِ آنجناب دادہ مشرف و مباہی و ممتاز گشتند و در قصبات و قریات لکھوکھا مرد و زن مرید آنحضرت اند بہ گاہ در شروعِ جلوس و ابتدائے ایام مسند آرائی دولتِ حضرت مغفرت منزل تشریف شریف بلدۂ حیدرآباد آوردند کثرتِ خلائق ارباب ارادت و بیعت باں مرتبہ شد کہ تا بخدمتِ آنحضرت رسیدند خیلی مشکل می گردید و لحظہ بلحظہ از ہجوم خلائق فرصت وسعت نمیداد و نذر و نیاز خارج از شمار و حساب بودہ بہ تعداد و حصر نمی تواند کرد عالمے را از رونق افزائی آنحضرت مرادِ دلی و مقصودِ دلی حاصل آمدہ بارادت فائز گشتند و خواستند کہ مقام آنحضرت ہمیشہ بلدۂ حیدرآباد باشد کہ ساکنانِ اینجا از آفات و بلیات محفوظ باشند تا چوں اعظم الامراء را انتظام مانی الضمیر از قدیم بود در حضور پرنور عرض کرد کہ اگر ہمیں حضرات و کثرتِ مریدانِ بے حساب کہ مطیع و منقاد مولوی صاحب اند مقام و مسکنِ ایشان

بلدهٔ حیدرآباد یا شهر دیگر باشد حکم حاکم بر مُو جاری نخواهد شد و بلکه احتمال امور دیگر است که به هیچ وجه اصلاح پذیر نخواهد شد آینده هر چه مرضی مبارک. از آنجا که رائی مدار المهام در امور سلطنت و انتظام ریاست پذیرا میباشد حکم شد که جناب ارادهٔ وطن خود فسخ نمایند. پس آنجناب در همون ایام روانه وطن خویش بقصبهٔ اقند پار گشتند قدرت کاملهٔ جناب اقدس الهی و تصرف برگزیدگان ایزدی اینست که در همین چند روز اعظم الامراء ارسطو جاه نیز راه رو راه فنا گشت. پس آنحضرت در آخر عهد حضرت غفران منزل بتحریک و استدعای شمس الامراء بهادر امیر کبیر فاروقی بلده شده در باغ مقبرهٔ جان علیخان مرحوم فرود آمدند. در آن ایام از بصارت ظاهری چشمان معذور شده بودند. کثرت خلایق هم که اکثر بجهت تحقق مقصود حاضر میشدند چرا که خود آنحضرت را اجماع خلایق منظور نبود. عاصی معه حکیم عافیت طلب خان در باغ مقبرهٔ مذکور بعد نماز عصر بشرف قدمبوسی مشرف گشتیم. چنانچه دیدیم که دیگر تغیر حال ما بحال نیامد و بمصداق آیهٔ کریمه جلوه می کرد ما هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.

بعد بیعت خاندان امیر کبیر که اصل مدعای وجود ذیجود پیش نهاد خاطر معنی بود چون روانه قندهار شدند فی الحقیقت روانگی ملک بقا بوده در همون بهار رحلت فرموده مدفون گشتند. فرزندان آنحضرت مقیم مقام ارشاد اند و امیر کبیر گنبد عالیشان بالائے مرقد مبارک با حداث در آورده اند. سال بسال عرس بتکلف میشود.

ترجمۂ تاریخِ گلزارِ آصفیہ

"مولانا رفیع الدین قندھاری قدس اللہ سرہٗ العزیز"

آپ حق تعالیٰ کے مخصوص بندوں بزرگوں اور برگزیدگان سے ہیں آپکی سکونت قصبۂ قندھار ہے جو مضافات صوبۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد سے ہے جب آپ بلدۂ حیدرآباد تشریف لائے ہزارہا مرد و خواتین نے اپنے دستِ ارادت و بیعت کو حضرت کے دستِ مبارک میں دیکر مشرف و مفتخر و ممتاز ہوئے قصبات و قریات میں لاکھوں مرد و خواتین حضرت کے مرید تھے حضرت قبلہ حضرت مغفرت منزل کے ابتدائے زمانۂ مسند نشینی میں بلدہ حیدرآباد تشریف لائے لوگوں کی اسقدر کثرت اور ارباب ارادت و بیعت کا اسقدر اژدہام ہوا کہ حضرت کی خدمت میں رسائی ایک مشکل مرحلہ ہوگئی بلحاظ بلحاظ لوگوں کے ہجوم و اژدہام سے فرصت نہ ہوئی اور نذر و نیاز شمار و حساب سے خارج تھیں کہ جنکی تعداد و گنتی ممکن نہ تھی ایک عالم کو حضرت کی رونق افروزی سے مرادِ دلی اور مقصودِ کلی حاصل ہوا اور بیعت و ارادت سے مشرف و کامیاب ہوگئے اور سب لوگ چاہتے تھے کہ ہمیشہ کیلئے حضرت کا مقام بلدۂ حیدرآباد ہو تاکہ یہاں کے رہنے والے آفات و بلیات سے محفوظ ہوں لیکن جب اعظم الامراء کہ جنکے تفویض انتظام ریاست تھا حضور پرنور کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر اسیطرح مریدین و معتقدین کی کثرت رہے جو بے حساب اور مطیع و منقاد مولوی صاحب ہیں اور آپکا مقام و مسکن بلدۂ حیدرآباد یکوئی دوسرا شہر ہو تو حکم حاکم بال برابر جاری د

نافذ نہ ہوگا اور بلکہ دیگر امور کا احتمال لاحق ہوگا جو کسیطرح اصلاح پذیر نہو سکیگا آئندہ جو بھی مرضی مبارک ہو۔

چونکہ مدار المہام کی رائے امور و انتظام سلطنت میں قابل قبول ہوتی ہے حکم ہوا کہ جناب اپنے وطن کا ارادہ فرمائیں چنانچہ آنجناب اُسوقت اپنے وطن قندہار روانہ ہوئے۔ چنانچہ جناب اقدس الٰہی کی قدرتِ کاملہ اور برگزیدگانِ ایزدی کا تصرف یہ ہوا کہ چند ہی روز بعد اعظم الامرا ارسطو جاہ راہی راہِ فنا ہوا پس حضرت قبلہ آخر عہد مغفرت منزل میں بتحریک وحسب استدعائے شمس الامراء بہادر امیر کبیر بلدہ تشریف لائے اور مقبرۂ جان علیخاں مرحوم میں تشریف فرما ہوئے اسوقت آپکی بصارتِ ظاہری میں فرق واقع ہوچکا تھا اور لوگوں کی اسقدر کثرت بھی نہ تھی صرف مخصوص اشخاص حاضر خدمت رہتے تھے کیونکہ خود حضرت قبلہ کو لوگوں کا اژدہام منظور نہ تھا۔ عاصی مع حکیم عافیت طلب خاں باغ مقبرۂ مذکور میں بعد نماز عصر حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوا اور آپ میں ایک ایسا جمال دیکھے کہ تا حال دیگر کوئی ایسا جمال ہماری نظر سے نہیں گذرا الغرض بمصداق آئیۂ کریمہ آپ جلوہ فرما تھے مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ تمام خاندانِ پایگاہ و خاندانِ امیر کبیر کی بیعت کے بعد کہ دراصل یہی مدعائے تشریف آوری تھا آپ قندہار روانہ ہوئے۔ گویا قندہار روانہ ہونا تھی الحقیقت آپکی ہوائے ملکِ بقا تھی وہیں رحلت فرمائے اور مدفون ہوئے آپکے فرزندان صاحبِ مقام ارشاد ہیں۔ امیر کبیر نے آپکے مرقدِ مبارک پر عالیشان گنبد تعمیر کروائی الغرض ہر سال عرس بتکلف ہوتا ہے ؎

کتاب مستطاب در احوالِ مرشدِ مرشدان حضرت سید خواجہ رحمت اللہ نائبِ رسول اللہ قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

المسمّٰی بحرِ رحمت

"مؤلفِ حضرت مولانا سید ابو سعید المتخلص بہ ابو الا رحمۃ اللہ علیہ میں آپ کا تذکرہ بزبانِ فارسی اسطرح مذکور ہوا ہے"

"رفیع الدرجات شمس المقامات تاج الفقراء عروۃ العرفاء شیخ الابرار امام الاخیار وحید العصر قطب الدہر چارہ بیچارگان دستگیر درماندگان کہفنا و ملاذنا مرشدنا مولٰی الحرمین الشریفین جناب مولوی شاہ محمد رفیع الدین محدث روح اللہ روحہٗ وامادعلینا فتوحہٗ"

"اولاً ترجمہ آنجناب را کہ خود آنجناب در تذکرۂ خویش کہ مسمّٰی بانوار القندہار است رنگِ تسطیر ریختہ بعینہٖ تیمناً و تبرکاً قلمی می سازم و ثانیاً از تحریر بعضے احوالش کہ از زبانِ الہام ترجمانِ اُو نیز از ظہارِ بعضے ثقہ گوش خود دہ و ذخیرۂ سعادت می اندوزم وھی ھذا۔ "تراب الاقدام السالکین و خادمِ نعلین فقراء و فقہاء و محدثین محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین ابن محمد تاج الدین النقشبندی القادری عفی اللہ عنہم اجمعین تولدِ ایں فقیر در قصبۂ قندھار است در حویلی خرید ی جدّی محمد تاج الدین متصل محلہ قاضی پورہ روز پنجشنبہ بعد نمازِ صبح دوازدہم شہر جمادی الآخر سنہ ۱۱۶۴ھ یکہزار و یکصد و شصت و چہار ہجری مقدس است و والدِ بزرگوار فقیر کہ مردِ صالح بود در مسجد مقدسہ حضرت مخدوم حاجی سیاح قدس سرہٗ چندے بہ نیتِ فرزند معتکف بود کہ

حضرتِ مخدوم موصوف قدس سرہٗ در عالمِ رؤیا صحنکِ طعام عنایت فرمودہ بشارت دادند کہ ترا فرزندے خواہد شد ما نامِ من باید داشت چنانچہ بعد ایامِ حمل والدۂ ماجدۂ فقیر کہ صالحہ و عابدہ بود و در طریقۂ عالیہ قادریہ بیعت ہم داشت و بعد از نماز فجر در تلاوتِ قرآن بود کہ ایں فقیر متولد گشت بموجب حکم آنجناب نامِ ایں فقیر غلام رفاعی نہادند و عرف محمد رفیع الدین است بعد از قدرے شعور در خدمتِ آدابِ اجانب جز کسی نمودہ در عمر چہاردہ سالگی تا شرح ملا جامی رسانیدند و حضرتِ مخدوم در عالم رؤیا کتابے بایں خاکسار عنایت فرمودہ مشغول بذکر یادداشت مسمیٰ فرمودند چنانچہ از آں ایام نسبت ایں فقیر جاری است و اصل طریقۂ فقیر کہ از روحانیتِ ایشاں مستفید گشتہ اگرچہ تعبیر و تمام آں نسبت موقوف بر صحبتِ حضرت قدوتی و مرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود و بعد داعیہ طالب العلمی متحکم سفر اورنگ آباد اختیار نمودم و بخدمتِ قدوتی و مقتدائی مولائی حضرت مولوی سید قمر الدین مغفور قدس سرہٗ و دیگر علمائے آنجا از ما تحت تا حاشیۂ قدیمہ و بیضاوی شریف معہ لوازم و حواشی آنہا فراغ یافتہ حسب الطلب والد بزرگوار باز لقصبہ بار آمدہ بموجب استخارہ و حکم حضرت مخدوم در طلبِ مرشد کامل بر حمت آباد رفتہ در خدمتِ شیخ المشائخ وحید العصر حضرت قدوتی و مرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا یک سال در سلوک مشغول بودہ اجازتِ طریقۂ قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ یافتہ و خرقۂ خلافت پوشیدہ وقت مراجعت در اثنائے راہ پنج سال در حیدرآباد بجہتِ تربیتِ بعضے طلبۂ ایں فن تکمیل اقامت افگندہ از آنجا بمکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ شتافتہ در مدت ۳ سال صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث شریف و اعمال و اشغال طریق شتّی از محمد بن عبد اللہ مغربی وغیرہ

مشائخ و محدثین وقت کہ درآں وقت در حرمین الشریفین بودند استفادہ بعمل آمد و در سنہ یکہزار و یکصد و نود ہجری باز بقدہار بفضل الٰہی مراجعت گشت و ملازمت والد بزرگوار وغیرہ احبا میسر گردید و در بہاں خانقاہ نواحداث بنام حضرت امام حسین و حضرت محبوب سبحانی و شاہ نقشبند بنا ساختہ در خدمت فقرا و مساکین صادر و وارد حاضر است و نسبت کدخدائی اول ایں فقیر در عمر چہار دہ سالگی در خانۂ عموی محمد غیاث الدین شدہ ؎

سلابہ :- آنجناب در اوائل شباب مشق سخن در خدمت شاہ قدرت اللہ بلیغ کردہ بود و تخلص ہلال اسم سامی خود را اختیار فرمود از نتایج طبع صافش سہ شعر کہ در دیوان حافظ مرقوم بود برائے تزئین ایں اوراق رقم زدۂ کلک عقیدت سلک است و آں انیست ؎

بیا بیا کہ شہید تو بے دفن باقیست	برنگ شمع بفانوس در کفن باقیست
کہ روئے لطف بکس بوسہ داد شاید	کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست
سپندوار ز سوز تو نالہا کردم	سخن تمام شد و آخرین سخن باقیست

سلابہ :- آنجناب نثر را بکمال شیرینی بر طرز میر غلام علی آزاد بلگرامی ادبانہ می نگارشت و جہش آں بود کہ میشر موصوف با مولانا قمر الدین صاحب قدس سرہٗ نہایت ربط نیازمندانہ میداشت تا آنکہ باتفاق یکدیگر مدت بست بست روز در باغہائے اورنگ آباد سیر میکردند و آنجناب ہم بتبعیت استاد خویش ہا رنی حضرت دران عقد مرافقت ی

بست ازیں رہگزر در ہنگام جبر کشی بسیار اتفاق صحبت میشر موصوف افتاد و بر مسلکِ تحریر او قدم قلم نہاد۔

سلاسل :-

آنجناب می فرمود بعد دریافت ملازمت خواجہ علیہ الرحمہ روز دوم اشارہ کردہ در معتقد مشابہ محمد علیخاں بہادر والاجاہ از قلم می کنم ایں را گرفتہ بر دیدہ ہر آئینہ از شما سلوک معقول خواہد نمود بہ مجرد سمع ایں حرف نہایت رنجور گشتہ عرض نمودم کہ حاشیہ بزرگانِ غلام پیدا ساختہ رحل اقامت بستہ اند بیہودہ از احتیاج بندہ است لیکن آنرا در حقِ خود حرام می دانم و محض بتوقع تربیتِ باطن حسب الاشارہ ہادی اشباح و ارواح محمد سیاح قدس سرہ تا آستانِ عرش آشیانِ آنجناب رسانیدم چوں معروضہ ام متوش ساختہ بے اختیار گریہ آغاز کردہ فرمود کہ بارک اللہ مرد مانیکہ دریں روزہا می آیند از آں جملہ کسیکہ برائے سفارش بیعت می کند و کسیکہ بنا بر اجازت عمل تسخیر کسیکہ جہت طلب نسخہ کیمیا باذعان آنکہ فقیہ آنرا میداند پس اجازہ و دوگانہ رویتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرامت کردہ فرمود کہ شب بعمل آوردہ حقیقتِ واقعہ را فراموش نسازند و صبح مشرحاً بیان نمایند و بیانے مذکور را بعینہ از رسائل نقشبندیہ کہ تالیف آنجناب است نقل می کنم وھی ہذا "بعد عمل آں در خواب دیدم کہ در صحرائے عظیم تنہا ام و شخصے ہولناک و دراز قد و سیاہ رنگ قصد من کردہ است و من از آں بیم المیتم ناگاہ فوجے ترک ہمدراں ساعت دواں دواں آمدہ و از ضرب شمشیر ہائے خود ہا آں شخص ہولناک را پارہ پارہ کردند پرسیدم کہ فوجے کیست گفتند کہ جلو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم است و آنحضرت علیہ السلام نیز می آیند چون سخن شنیدم بسیار خوشحال گشتہ بر کنارہ ایستادہ شدم کہ مولانا مبارک

استادم فوج فوج از اقسام بزرگان بمداں گشت ناگاہ سواری مبارک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر گشت و آنحضرت برتخت نشستہ بودند و مردمان از اطراف
آں تخت را گرفتہ بودند چوں تختِ مبارک نزدیک بفقیر رسید آداب بجا آوردم
و تضرع بسیار نمودم آنحضرت نگاہِ شفقت و تبسّم مرحمت برحالِ ایں کمترین ا
فرمودہ بہ شخصے ارشاد فرمودند کہ ایں را نزدِ عبدالخالق غجدوانی ببر و تختِ مبار
رواں شد و من رخصت گشتہ ہمراہ آں شخص بطرفِ عبدالخالق غجدوانی راہی شدم
پارہ از راہ قطع نمودیم بہ باغے رسیدیم کہ اوصافِ آں خارج از حیطۂ تحریر و
تقریر است و در میان باغ چبوترہ ایست بسیار مطبوع و برآں چبوترہ حضرت
عبدالخالق غجدوانی نشستہ بودند و گرداگرد ایشاں چندیں بزرگان مراقبین حلقہ
کردہ اند و صورتِ حضرت عبدالخالق اقدس سرہٗ العزیز خوب یاد می دارم کہ
سر خرنگ و ریشِ سپید و میانہ قد و گردِ چہرہ اند و در لباس سفید از سببِ نورانیتِ
باطن مثل آفتاب روشن بنظر می آمدند آں شخص ہمراہی مرا نزدِ عبدالخالق بردہ گفت
کہ ایں کس را جنابِ سرورِ عالمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام نزدِ شما فرستادہ اند و
حضرت عبدالخالق غجدوانی متوجہ گشتہ بایں نقیر بنشستن تلقین نمودند چوں فقیر در میان
حلقۂ بزرگان مراقبین متصل حضرت عبدالخالق رسیدم با اشتیاق تمام سر بر قدم
مبارکِ ایشاں نہادم حضرت عبدالخالق سرِ من از دستِ مبارکِ خویش بر داشتہ
سرفراز فرمودند و چیزے ارشاد فرمودہ اند کہ رخصتِ اظہارِ آں نیست چوں بعد
از بیداری ایں واقعہ را بعرضِ حضرتِ مرشد رسانیدم فرمودند کہ ترا در طریقہ علیہ نقشبندیہ
بہرۂ کلی خواہد شد زیرا کہ بموجب حکم جنابِ رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم خدمتِ حضرت
عبدالخالق کہ رئیس نقشبندیانند بسیار متوجہ اند و بعد ازیں بشارتِ بسیار بطفیلِ ایں دوگانہ

رویتِ نبوی صلعم میسر گشتہ کہ ارقام آں طولانی دارد و برائے ادائی شکر تیمیم ایں محل ہمیں قدر کافی است۔

سیلاب ۴:- مولوی سید محمد صلعم کہ مرید مولوی خیر الدین صاحب سورتی و شاگرد مولوی سید قمر الدین صاحب مغفور اورنگ آبادی بود نقل می کرد کہ از اکثر مردم اورنگ آباد شنید شدہ کہ خدمت مولوی شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ ہنگامِ طالب العلمی شب در روضۂ بیگم تن تنہا نشستہ پنہاں می گریست کہ صبح علامتِ اشک چکیدہ بر زمین محسوس می گردید۔

سیلاب ۴:- شیخ احمد متولی آثار شریف قصبۂ ناتھیر کہ مرید بسیار سال خوردہ بود میگفت کہ آنجناب را در عالم خوردی دیدہ ام کہ بار فۂ بزرگی از چہرۂ مبارکِ آنجناب می تافت تا آنکہ عمر بخت رفتہ ہنگامۂ تقدیس آنجناب گرم شد دست بدامن ارادتش زدہ سایہ دار ملازم آنجناب ام در اوئلِ حال بیشتر میانِ کوہ دہامون سکونت میکردو بعض اوقات چنیں می شد کہ سہ شبانہ روز سد رمق نمی میسر گشت خادمانش از گرسنگی بے طاقت شدہ می افتادند آنجناب میفرمود کہ صبر نمائید حق سبحانہٗ جل وعلٰی اعم نعمائہ رزاق علی الاطلاق ست یکبیک ناگاہ خوانہائے طعامِ نفیس از خانہائے مردم می آمد۔

سیلاب ۴:- سید محی الدین کہ از مشائخ حیدر آباد و مرید آنجناب بود نوکری کرد کہ در اوائل حال چنیں اتفاق می افتاد کہ در خانۂ آنجناب غیر از یک آثار نخود و با یک آثار آرد نبودے اگر لیست مسافر ہم می آمدند ہمراہ آنہا مع مریدان قدرے قدرے ازاں تناول می

نمود و با تعداد اسامی صادر و وارد کرده از آرد مذکور آنقدر گلولہا بستہ کلچہای پخت و پیش آنہا می نہاد و اگر در اثنائے تیاری سوائے آن مسافران دیگر میرسیدند گلولہائے مسطور را باز یکجا ساختہ از سر نو بعدد اسامی مردم گلولہائی کرده کلچہا پختہ بآنہا می داد۔

سیلاب ۸۴ء:- شیخ مبارک مرید آنجناب و از اولاد امام فخر الدین رازی بود نیز از آنجناب قرابت داشت و ہمیشہ ہمت در قناعت و صلاح و تقوی و کسب در ریاضت می گماشت حکایت می کرد کہ معمول آنجناب بود کہ ہر گاہ بعیادت مریضے تشریف می فرمود و بعد ملاحظہ اداگر ارشاد می کرد کہ زود در تدبیر ش کوشید حق تعالی شافی مطلق است ہر آئینہ شفا عطا خواہد نمود بیمار مذکور در اندک فرصت صحت می یافت و اگر سکوت می کرد و در عرصہ قلیل راہ ہر ورہ عدم می شتافت چوں فرزند اکبر آنجناب موسوم بہ محمد نجم الدین کسل شد و آنجناب او را دید مرا طلب داشتہ وصیت فرمود کہ بعد انتقال او بغلال جائے مدفون باید نمود مرا از مرگ او اطلاع بنا بایدداد این گفت و بسوئے اورنگ آباد برائے زیارت مزارات قدیم نہاد و خدمت مشار الیہ بعد چندے انتقال کرد بموجب امر آنجناب در جائے مسطور دفن ساختیم و بہ تحریر ایں واقعہ ہائلہ نہ پرداختیم بعد شش ماہ والدہ ماجدہ خدمت محمد نجم العلی مغفور استدعائے ملازمت آنجناب فرمود آنجناب از اورنگ آباد کہ ترقیم نمود کہ اگر آمدہ ایں جانب در غم فرزند خویش گریہ و زاری کردن منظور بود نباید آمد و گرنہ مضائقہ ندارد و محمدہ موصوفہ بہ اورنگ آباد تشریف برد و امتثالا للامر نام فرزند ارجمند خویش در حضور آنجناب بر زبان نہ آورد و بعد چندے آنجناب محمل گرامی را طرف قندہار

رخصت کردہ خود بسوئے رحمت آباد راہی گردید بعد زیارت مزار فیض بار
خواجہ علیہ الرحمہ رخت سفر بربستہ دہ قصبۂ نانڈیڑ سکونت ورزید۔

سبلابہ :- آنجناب گاہے در کلام فضولے و مبالغہ ننا ساختے و از کمال فروتنی برائے تعظیم کرہ وہ
از جا برخاستے ہنگام تکلم بالفاظ آداب کہ زیادہ تر از مرتبۂ مخاطب بودے تکلم نمودے
و ہمراہ اغلظ ترین مردم کہ تعفن از وے صد فرسنگ گریزد تناول فرمودے چنانچہ
فقیر در رحمت آباد بچشم خویش مشاہدہ کردم کہ مردم را بر سفرہ اجازت تناول
طعام دادہ خود با شخصے موسوم بہ محمد اکبر شریک می شدند و مابرو ہ آنقدر غلیظ
الطبع بود کہ ہنگام تناول آب از بینیش در طعام می چکید و او بہ رغبت تمام می خورد
و کسے گاہے لباس سفید بر بدنش ندید۔

سبلابہ :- آنجناب ہمیشہ باوضو بودے و بعد از وضو دو رکعت شکرانہ آں ادا نمودے معمول
آنجناب آں بود کہ نماز تہجد گذاردہ تا نماز صبح مراقب می نشست و بعد از صبح تا نماز
اشراق چشم از ما سوی اللہ فرو می بست سپس از مسجد برخاستہ بمکان
تشریف می آورد و از نقل و حکایات بزرگان تا معدل النہار دل سامعان می برد
سپس تناول کردہ قیلولہ می نمود و اول وقت ظہر برخاستہ باز بمسجد تشریف میفرمود
تا ادائے صلوٰۃ عشاء در انجا قدم می افشرد و بعد مراجعت طرف مکان کردہ
ہمراہ مردم چیزے میخورد و دوام مراقبہ کہ در خانوادۂ خواجگان رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین شنیدہ بودیم در آنجناب معائنہ کردیم چہ آنجناب را کسے ہیچگہ خالی از
رابطۂ عزیزان نمی یافت و چہرۂ مبارکش بسبب نور باطنش بمایہ آفتاب می تافت

ہر چند فقیر بامتحان میخواست کہ روئے شریفش رامعائنہ کنم نمی توانستم و اشخاص دیگر ہمچنیں میگفتند در اوائل حال آنقدر مستغرق بودے کہ بقصد طواف خواجہ علیہ الرحمہ از مسجد شریف بر میخاست و در دائرہ گنبد راگم کردہ جانب دیگر می شتافت و بعضے اوقات سر از زانو بر داشتہ شب جانب شمال نماز ادا می فرمود کہ بعد اطلاع اعادہ می فرمود۔

سیلاب ۴۴:- آنجناب می فرمود کہ ہنگام سفر حجاز مولوی خیر الدین صاحب در لحور دم خدمت مولوی موصوف برائے فرود آوردن من خانہ خود را از دست مبارک خویش میرفت ہر چند بالتماس پرداختم کہ جاروب را بدستم دہید قبول نکردہ گفت کہ شما مہمان عزیز اند و خدمت مہمان بر میزبان واجب است نہ بر مہمان چہ از لوازم مہمان داری فراغت یافت مریدان خود را نشان دادہ بسویم خطاب ساختہ کہ مارا بسبب کبر سن و ر تعلیم اینہا تامل است قسم بشماست کہ از اینہا دریافت نمایند اگر فراموش کردہ باشم خواہ نخواہ تلقین فکر باید ناچار بموجب امر دریافتم فی الواقع ارشاد سلوک را مقدم مؤخر یافتم از آن روز ہوائے طرح خانہ باغ تحریر سلوک در گلزار بین صفحہ بخاطرم و زید بعونہ تعالے بشارۂ غنچۂ ایں دیرینہ تمنا در مکہ معظمہ از انفاس قدسی اساس تمکہ قضا شیم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تبسم گردید کیفیت ایں واقعہ را بعینہ از شرات مکیہ کہ از تالیف آنجناب است تحریر کردہ اند وھوھٰذا "فقیر در شب جمعہ در مکہ معظمہ در بعضے مبشرات خود در یافتہ دیدم کہ از دیوار کعبہ شریف یک کتاب و یک قلمدان بیرون آمد بشادمانی تمام ایں ہر دو را گرفتم در فی الحال بزرگے ندا کرد کہ ایں کتاب و قلمدان از جناب حضرت سرور کائنات و خلاصۂ

موجودات صلوات اللہ علیہ وسلم بتو عنایت شدہ است مبارک باد"

سلابہ ۴۸ :- آنجناب کسر نفسی خویش بپاس دلہائے ریش را مقدم از جمیع عبادات شمردے گلستہ شیشۂ خاطر ادنیٰ و اعلیٰ از دست او شکست نخوردے بسبب کثرت مریدان او ہمیں بود کہ ہر کہ التجائی آوردے او را بر طریق سید آدم بنوری رضی اللہ عنہ ارادت طریق میفرمودے از آنہا چوں جادۂ خود راہ صحرا لمعنی ارشادش ثابت نمیداشت رفتہ رفتہ بجائے نرسید و گرتہ برنگ گرد باد ہمراہ گرد وادی ناکامی می گردید و حقیقت از حضرت کل نیست مگر نقص بعضے جہل بعضے از ہیچ طینتان کم فہم بہ اصل حقیقت نرسیدہ کورانہ در مزید اعتراض افتادہ زبان طعن چوں طول امل خود دراز می سازند۔

قیل ان الالہ ذو ولد　　قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا　　من لسان الوریٰ فکیف انا

مخفی مباد کہ مریدان جناب محبوبیت مآب و جناب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و جناب خواجہ معین الدین چشتی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بسیار بودند و ہم از انہا بعضے بمرتبۂ ولایت نرسیدند زیرا کہ معنی ہدایت یکے ارادت طریق است دیگر ایصال الی المطلوب چنانچہ واما ثمود فہدیناہم فاستحبوا العمیٰ ناطق ایں معنی است و از مریدان آنجناب مثل اویس صاحب و سعد و بابا وغیرہ بسیار صاحب کمال شدند۔

سلابہ ۴۹ :- معمول آنجناب بود کہ چوں آہنگ مضبطہ مراقبہ می فرمودند در اول دہلہ بر مریدان خویش کہ محاذی او می نشستند جام توجہ می پیمودند بعد در رفع ضمائر ہستی خویش

می پرداخت و در آخر حال رسم توجہ یک قلم موقوف ساخت اگر کسے التجا می آورد بہ شیخ محمد مدار می شمرد مگر آنکہ فیض صحبت زیادہ تر از سابق معاینہ ساختم چنانچہ اگر صد کس ہم در محفلش می نشستند رجوع بحق آوردہ چشم از غیر می بستند تعبیر از عدم ابراز این راز شب بودہ در فصل در آتش می نہاد و برگزار از دہام مردم کہ از اطراف و اکناف برائے زیارت آنجناب می آمدند اتفاق عرض آن دست نمی داد چون آنجناب از رحمت آباد رخت سفر بربست فقیر نیز چند منزل بطریق مشایعت ہمراہ رفت روزے در اثنائے راہ خدمت شان مذکور را بالیق تقریب ادا ساختم کہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ در اواخر حال رسم توجہ قاطبتاً ترک کردہ بود غلام ہر چند بدریافت وجہ آن سر در گریبان تامل بردلیکن سر فکرم بہیچ سبیش بدر نرسید کارخانہ آرزو بعجز و استماع معروضہ ام تبسم کردہ فرمود کہ سالک را دو مقام است یکے تلوین و دیگر تمکین جناب خواجہ علیہ الرحمہ در اواخر حال مقام تمکین داشت ۔

سلا بہ :- روزے فقیر در گنبد شریف خواجہ علیہ الرحمہ بجانب غربی پشت بقبلہ در روبروئے آنجناب نشستہ بودیم دران وقت مرا خیلے ورگرفتہ بود دیک ناگاہ آنجناب جلد جلد پائے بکوبان تشریف آوردند این بے بود سر بر دار دیہچنان سر بر داشتم چون آنجناب را دیدم از جا برخاستم آنجناب اندک مکث کردہ بشاشت و بلطف تمام اذن نشستن دادہ فرمود کہ شیخے بود کامل چون مریدش روزے بعقد مراقبہ بستہ در تماشائے تجلیات مستغرق بود و شیخ او را درین حالت مشاہدہ ساخت سنگ نعلین از پائے خویش برگرفت و بر فرق مرید زد مرید سر از گریبان برداشتہ آسیمہ گشتہ گفت

کہ افسوس ہر چہ خطا بودم شیخ فرمود کہ از برائے ہمیں زدم کہ سالک را این گونہ سیر و خطا از منزل مقصود باز میدارد۔

سلاب ۴۸:- هنگام ادائی رسم کتخدائی صبیۂ کلان آنجناب شخصے تمسخر آکلاہ و عمامہ ایشان بر سر گذاشتہ و دستے ہمہ بر گروہ پیش آنحضرت آمد و بر طریق ایشان حق حق اللہ گفت بمجرد تعوذ این صدا بسامع ہمایوں آنحضرت و معائنۂ حال بے اختیار از زبان الہام ترجمانش برآمد کہ الہی کذب او بصدق انجامد چہ این مسخرہ نقل مید یقان آوردہ نامردہ سر شبانہ روز نقطہ گستہی کشید و مردم کہ برائے شادی جمع گشتہ بودند یکسر از خود رفتند آنجناب ہم بغیر از قضائے حاجت و وضو صلوات از جا برنخاست با وجود چنان کہ بچہ ہم بچہ ہمی کردند در عالم سکر شوربا را در طعام و طعام را در شوربا انداختند این خبر حسب تتبع راجہ قندہار رسید خواست کہ کسان را فرستادہ منع آن حالت کنند دیوانش کہ مرد مسلمان و فہمیدہ بود مزاحمت نمود و گفت کہ اصلاً گرد این خیال نگردید ہر آئینہ پشیمانی خواہند برد روز چہارم ہمہ بحالت اصلی خویش آمدند مگر مسخرہ مذکور کہ دیوانہ شدہ راہ نورد کوہ و ہامون گردید۔

سلاب ۴۸:- خشک سالی در حوالی قندہار پدید آمد مردم آن نواح سعد و بابا را کہ مرید آنجناب بودند برائے دعائے نزول باران محکم گرفتند ہر چند پہلو تہی کرد آنقدر التجا آوردند ناچار در صحن عیدگاہ بریک پا استادہ دست بدرگاہ قاضی الحاجات برداشت چون این خبر بسمع شریف آنجناب رسید معا برخاستہ بمکتب تشریف بردہ فرمود کہ فقیر را نشاید کہ در مہمات سرکار قضا و قدر دخل نماید ہر چہ مشیت ایزدی است بظہور خواہد

پیوست عرض نمود کہ اکنون غلام در دل خود عہد کردہ است کہ تا باران از آسمان نبارد و غلام ہم نخواہد نشست آنجناب نیز دست دعا برآورد و ساعتے چند نگذشتہ بود کہ ابر از چہار طرف برخاستہ چنان بارید کہ گوجہائے قند بار حکیم نہر پیدا کردہ پس آنحضرت و سعد و بابا بسوئے مکان مراجعت فرمودند مردم زن فند ہا سطلبم قدم بوس میکردند و ہندوان عبیر می افشاندند۔

سال ۱۲۹۸ھ:

آنجناب در سنہ یکہزار دو صد و چہل و یک شانز دہم رجب المرجب برحمت حق پیوست و تاریخش لغتۃً از فکر فقیر چنین رنگ صورت بست۔

چون بلبل جلی باکش وارستہ ز قید تقید	شد محو نظارہ دایم در رنگ بہار مطلق
آہنگ بیان سالش با دیگر ترنم دم	زمود دل حزنیم پیوستہ برحمت حق

رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

---(ترجمہ بحر رحمت) "نا بجذ تذکرہ مستغنی عن الالقاب قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین تعلیہ قدس سرہٗ:...

رفیع الدرجات شمس المقامات تاج الفقرا عروۃ العرفا شیخ الابرار امام الاحیا وحید العصر قطب الدہر چارۂ بیچارگان دستگیر درماندگان کہفنا وملاذنا ومرشدنا حاجی الحرمین الشریفین جناب مولوی شاہ محمد رفیع الدین محدث نور اللہ روحہٗ واعاد علینا فتوحہٗ۔ اولاً ترجمۂ آنجناب کو تیمناً و تبرکاً سپرد قلم کرتا ہوں کہ جو خود آنجناب نے اپنے تذکرہ المسمّٰی بالنوار القند ہار میں تحریر فرمایا ہے اور ثانیاً آپکے بعض احوال کو جو آپکی زبان الہام ترجمان اور بعض ثقہ راویوں سے سنا اور ذخیرہ سعادت نشر اسم کیا تحریر کرتا ہوں۔ وھی ھٰذا۔

"ونزاب الاقدام التساکین وخادم نعلین فقراء و فقہا و محدثین محمد رفیع الدین ابن محمد شمس الدین ابن محمد تاج الدین نقشبندی القادری عفی اللہ عنہم اجمعین اس فقیر کی ولادت بروز پنجشنبہ بعد نماز صبح ۱۹ جمادی الآخر ۱۱۶۴؁ ہجری مقدس میں جدی محمد تاج الدین کی حویلی میں جو متصل محلہ قاضی پورہ قصبہ قندہار ہے واقع ہوئی۔ اور فقیر کے والد بزرگوار کہ جو مرد صالح تھے مسجد مقدسہ حضرت مخدوم حاجی سیاح قدس سرہٗ میں کچھ عرصہ کیلئے بہ نیت فرزند معتکف تھے کہ حضرت مخدوم موصوف قدس سرہٗ نے عالم رؤیا میں کھلنے کی جھنک عنایت فرمائی اور بشارت دی کہ تجھے ایک فرزند ہوگا لیکن چاہیئے کہ میرا نام رکھے چنانچہ فقیر کی والدۂ ماجدہ کہ جو صالحہ و عابدہ تھیں اور طریقۂ عالیہ قادریہ میں بیعت بھی رکھتی تھیں بعد ایام حمل بعد نماز فجر تلاوت قرآن میں مصروف تھیں کہ یہ فقیر متولد ہوا بموجب حکم آنجناب اس فقیر کا نام غلام رفاعی رکھا گیا اور عرف محمد رفیع الدین ہے قدرے شعور کے بعد اقارب و اجانب کی خدمت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور چودہ سال کی عمر میں تا شرح ملا جامی تعلیم حاصل کی اور حضرت مخدوم نے عالم رؤیا میں اس خاکسار کو ایک کتاب عنایت فرمائی اور مشغول یاد کر یاد بھی فرمایا چنانچہ اُن ہی ایام سے اس فقیر کی نسبت جاری ہے اور فقیر کا اصل طریقہ یہ ہے کہ حضرت مخدوم کی روحانیت سے مستفید ہوا اگرچہ اُس نسبت کی تعبیر تمام حضرت قدوتی و مرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر موقوف تھی اسکے بعد جب طلب علم کی ضرورت مستحکم ہوئی تو اورنگ آباد کا سفر اختیار کیا اور قدوتی و مقتدائی مولائی حضرت مولوی سید قمر الدین مغفور قدس سرہٗ اور دیگر علمائے اورنگ آباد کی خدمت میں رہ کر

ما تحت تا حاشیہ قدیمہ و بیضاوی شریف اُنکے لوازم و حواشی کے ساتھ فارغ التحصیل ہو کر حسب الطلب والدِ بزرگوار واپس قندہار ہوا۔ بموجب استخارہ و حکم حضرت مخدوم مرشد کامل کی طلب میں رحمت آباد گیا اور شیخ المشائخ وحید عصر حضرت قدوتی و مرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سال تک سلوک میں مشغول رہا۔ اجازت طریقۂ قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ حاصل کیا اور خرقۂ خلافت پہنکر بوقتِ واپسی اثنائے راہ میں اِس فن کے بعض طلبہ کی تربیت کیخاطر پانچ سال حیدرآباد میں قیام کیا وہاں سے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ روانہ ہوا اور تین سال کی مدت میں محمد بن عبداللہ مغربی وغیرہ مشائخ و محدثینِ وقت کہ جو حرمین الشریفین میں موجود تھے اُن سے صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیثِ شریف اور اعمال و اشغال طرق بہشتی میں عملاً استفادہ کیا اور سنہ ۱۱۹۰ ہجری میں بفضل الٰہی واپس قندہار ہوا اور ملازمت والدِ بزرگوار و دیگر احبا میسر ہوئی اور اسی اثناء میں بنام حضرت امام حسین و حضرت محبوب سبحانی و شاہ نقشبند ایک خانقاہ تعمیر کر دالی جو فقرا اور مساکین کی خدمت کیلئے حاضر ہے اور اِس فقیر کی پہلی شادی بعمر ۱۴ سال میرے چچا محمد غیاث الدین کے گھر ہوئی ہے

مؤرخ آنجناب عالم شیابتین مشق سخن شاہ قدرت اللہ بلیغ کی خدمت میں فرماتے تھے اور تخلص بھی اپنا اسم سامی اختیار فرمایا تھا۔ آپکے نتیجۂ طبع موزوں سے تین شعر جو دیوانِ حافظ میں لکھے ہوئے تھے اِن اوراق کی زینت کیلئے عقیدتاً پیش کیے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

بیا بیا کہ شہید تو بے دفن باقیست | برنگ شمع بفانوس در کفن باقیست
کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست | بعہد سے لطف بکس بوسہ دادۂ شاید

سپند وار ز سوزِ تو نالہا کردم　　سخن تمام شد و آخرین سخن باقیست

موج　انجناب نثر کو بکمال شیرینی میر غلام علی آزادؔ بلگرامی کی طرز پر ادیبانہ تحریر فرماتے تھے اسکی وجہ یہہ تھی کہ میر موصوف کو مولانا فخر الدین صاحب قدس سرہٗ سے نہایت نیازمندانہ ربط ضبط حاصل تھا یہاں تک اتفاق ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ بیس بیس روز کی مدت تک اورنگ آباد کے باغوں کی سیر کرتے تھے اور آنجناب بھی اپنے استاد کی اتباع میں ساتھ رہتے تھے اور اسیطرح اس دوران میں زیادہ میر موصوف کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوتا تھا چنانچہ آپ نے انہی کی تحریر کے مسلک پر اپنے قلم کا قدم رکھا۔

موج　آنجناب فرماتے ہیں کہ خواجہ علیہ الرحمہ کیخدمت میں پہنچنے کے دوسرے روز حضرت نے اشارہ کیا کہ تمہارے بارے میں محمد قلیخاں بہادر والاجاہ کو میں لکھتا ہوں یہہ لیکر اُنکے پاس جائیں وہ ہرطرح تمہارے ساتھ معقول سلوک کرینگے یہہ سُنتے ہی میں نہایت رنجیدہ ہو کر عرض کیا کہ غلام کے بزرگوں نے جو معاش پیدا کر رکھی ہے وہ بندہ کے احتیاج سے زیادہ ہے لیکن اُسکو اپنے حق میں حرام سمجھتا ہے اور محض تربیتِ باطن کی توقع پر حسب الاشارہ ہادی اشہاد ارواح محمد سیاح قدس سرہٗ آنجناب کے آستانِ عرش آشیاں تک خود کو پہنچایا ہے جونہی میرا معروضہ سماعت فرمایا بے اختیار رونا شروع کئے اور فرمایا کہ بارک اللہ لوگ ان دنوں آتے ہیں جن میں سے بعض سفارش کی غرض سے بیعت کرتے ہیں اور بعض برائے اجازتِ عملِ تسخیر اور بعض نسخۂ کیمیا کی طلب میں بیعت کرتے ہیں چنانچہ فقیر اُسی طرح سمجھا۔ پس اجازتِ دوگانۂ رویتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرامت فرمائی

اور فرمایا کہ رات میں عمل کریں حقیقتِ واقعہ کو نہ فراموش کریں اور صبح میں تفصیلاً بیان کریں۔
رؤیائے مذکور کو رسالہ نقشبندیہ سے جو تالیف آنجناب ہے نقل کرتا ہوں۔
وھو ھذا "اُس عمل کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک صحرائے عظیم میں تنہا ہوں اور ایک شخص ہولناک دراز قد سیاہ رنگ میرا قصد کیا ہے اور میں اُس سے حیران ہوں ناگاہ ایک فوج بزرگ اُسی وقت تیز تیز آرہی تھی اور اُس شخص ہولناک کو اُس فوج نے شمشیروں اور لکڑیوں سے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے دریافت کیا کہ یہہ فوج کونسی ہے کہنے لگے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوِ خاص ہے اور آنحضرت علیہ السلام بھی تشریف لا رہے ہیں جب یہہ بات میں نے سنی تو نہایت خوشحال ہو گیا اُس مبارک دمعلی فوج کے کنارہ کھڑا ہو گیا بزرگوں کے مختلف اقسام فوج در فوج گذرتے گئے ناگاہ سواریٔ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئی اور آنحضرت تخت پر تشریف فرما تھے اور لوگ اطراف اُس تخت کو پکڑے ہوئے تھے جب تخت مبارک فقیر کے نزدیک پہنچا میں آداب بجالایا اور نہایت تضرع کیا۔ آنحضرتؐ نگاہ شفقت و تبسم اِس کمترین کے حال پر مرحمت فرمائے اور ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ اِسکو عبدالخالق غجدوانی کے پاس لیجائیں اور تخت مبارک گذر گیا اور میں رخصت ہو کر اُن شخص کے ہمراہ عبدالخالق غجدوانی کی طرف راہی ہوا راستہ کا ایک ٹکڑا قطع کئے کہ ایک باغ میں پہنچے کہ اُس کے اوصاف خارج از احاطۂ تحریر و تقریر ہیں اور درمیانِ باغ چبوترہ ہے بہت ہی مطبوع اور اُس پر حضرت عبدالخالق غجدوانی تشریف فرما ہیں اور آپکے گرداگرد چند بزرگ بطور حلقہ کئے ہوئے ہیں اور حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ العزیز کی صورت مجھے خوب یاد ہے کہ سرخ رنگ اور سفید ڈاڑھی اور میانہ قد اور گرد چہرہ رکھتے ہیں اور

آپ سفید لباس میں ملبوس ہیں۔ نورانیت باطن کے سبب آفتاب کے مانند روشن نظر آتے ہیں وہ میرے ساتھی شخص مجھے قریب عبدالخالق کے لیجا کر کہے کہ اس شخص کو جناب سرور عالمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور حضرت عبدالخالق غجدوانی متوجہ ہو کر اس فقیر کو اپنے سامنے طلب فرمایا جب فقیر درمیان حلقۂ بزرگان مراقبین متصل حضرت عبدالخالق پہنچا باشتیاق تمام اپنے سر کو آپکے قدم مبارک پر رکھدیا حضرت عبدالخالق نے میرے سر کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر مجھے سرفراز فرمایا اور ایک چیز ارشاد فرمایا کہ جسکے اظہار کی اجازت نہیں ہے جب بیداری کے بعد اس واقعہ کو حضرت مرشد کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں طریقۂ عالیہ نقشبندیہ میں بہرۂ کلی حاصل ہوگا کہ بموجب حکم جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حضرت عبدالخالق جو رئیس نقشبندیاں ہیں بہت متوجہ ہیں۔ اسکے بعد اس دوگانۂ رویت نبوی کے طفیل میں بہت بشارت میسر ہوئی کہ جکا تحریر کرنا طوالت ہے اور برائے ادائی شکر و تیمم اس محل میں اسیقدر کافی ہے۔

موج مولوی سید محمد جو مولوی خیر الدین صاحب سورتی کے مرید اور مولوی سید قمر الدین صاحب مغفور اورنگ آبادی کے شاگرد تھے انہوں نے نقل کیا ہے کہ اکثر اورنگ آباد کے لوگوں سے میں نے سنا ہے کہ جناب مولوی شاہ محمد رفیع الدین قدس سرہٗ بزمانۂ طالب علمی شب میں تن تنہا روضۂ بیگم میں تشریف رکھتے اور اسقدر روتے کہ صبح میں علامت اشک زمین پر محسوس ہوتے۔

موج شیخ احمد متولی آثار شریف قصبۂ نادیڑ جو کافی عمر رسیدہ تھے کہتے ہیں کہ بچپن میں آنجناب کو میں نے دیکھا ہے کہ آپکے چہرۂ مبارک سے بزرگی کے علامات کی چمک دمک تھی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ آپکی بزرگی و تقدس

کے ہنگامہ و شہرت کا بازار گرم ہوا اور میں نے اپنے ہاتھ کو آپکے دامن الادت سے وابستہ کر کے سایہ دار ملازم آنجناب ہوا ہوں آپنے اپنے اوائل حال میں اکثر پہاڑ و جنگل میں سکونت فرمائی بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ مسلسل تین دن اور رات غذا میسر نہ ہوئی اور آپکے خادمین بھوک سے بے طاقت ہو کر پڑ گئے آنجناب نے فرمایا کہ صبر کریں حق سبحانہ جل و علا عم نعمائہ رزاق علی الاطلاق ہے یک بیک ایک چنگیر نفیس کھانے کا خوان لوگوں نے لایا۔

موج سید محی الدین جو حیدر آباد کے مشائخ سے تھے اور آنجناب کے مرید تھے انہوں نے ذکر کیا کہ اوائل حال میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ آپکے گھر سوائے چنا اور ایک سیر آٹے کے کچھ نہ تھا اگر بیس مسافر بھی آجاتے تو آپ اُن کے ہمراہ مع مریدین تھوڑا تھوڑا اسمیں سے تناول فرماتے اور لوگوں کی تعداد کے مطابق اُسیقدر آٹے کے پیڑے تیار کر کے کلچے پکواتے اور لوگوں کے سامنے رکھتے اور اگر اثنائے تیاری میں اور دیگر مسافرین پہنچ جاتے تو تیار شدہ پیڑوں کو پھر توڑ کر یکجا کیا جاتا اور پھر بقدر تعداد آدمیوں کے پیڑے تیار کئے جا کر کلچے پکائے جاتے اور اُنکو لوگوں کے سامنے رکھدیا جاتا۔

موج شیخ بدار جو آپکے مرید اور اولادِ امام فخر الدین رازی سے تھے و نیز آنجناب سے قرابت رکھتے تھے اور ہمیشہ قناعت و صلاح و تقویٰ و کسب و ریاضت میں ہمت کے ساتھ گذارتے تھے انہوں نے حکایت کی کہ آنجناب کا معمول تھا کہ جب بھی کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لیجاتے اُسکو ملاحظہ فرمانے کے بعد اگر ارشاد فرماتے کہ زیادہ تدبیر میں کوشش کریں کہ حق تعالیٰ شافی مطلق ہے ہر آئینہ شفا ظاہر ہوگی تو بیمار تھوڑے ہی عرصہ میں صحت پا جاتا اور

اگر سکوت اختیار فرماتے تو تھوڑے ہی عرصہ میں راہی راہ عدم ہوتا۔ جب فرزند اکبر آنجناب جنکا نام محمد نجم الدین تھا اُنکے مزاج سست ہوئے اور آنجناب انکو دیکھکر مجھے طلب کرکے وصیت فرمائی کہ انکے انتقال کے بعد فلاں مقام پر انہیں مدفون کردیں اور مجھے اُنکے موت کی اطلاع نہ دیں یہہ فرماکر اورنگ آباد کیطرف برائے زیارت مزارات قدم تشریف لے گئے اور کچھ دنوں کے بعد مشارٗ الیہ نے انتقال کیا اور آنجناب کے حکم کے بموجب اُسی مقام پر ہم نے اُنکو دفن کیا اور اس واقعہ پر ملال کی اطلاع ذریعہ تحریر ہم نے آپکو نہیں کی۔ چھ ماہ کے بعد جناب محمد نجم الدین مغفور کی والدہ ماجدہ نے آپکی ملازمت کیلئے استدعا فرمائی آنجناب نے اورنگ آباد سے یہہ تحریر فرمایا کہ اگر یہاں آکر اپنے فرزند کے غم میں گریہ وزاری کرنا منظور ہو تو نہیں آنا چاہیئے ورنہ مضائقہ نہیں۔ مخدرہ موصوفہ اورنگ آباد تشریف لے گئیں اور آپکے حکم کی تعمیل میں اپنے فرزند ارجمند کا نام آنجناب کے حضور میں زبان پر نہ لائیں اور کچھ عرصہ کے بعد آنجناب محل گرامی کو قندہار بھجواکر خود رحمت آباد تشریف لے گئے خواجہ علیہ الرحمہ کی مزار فیض بار کی زیارت کے بعد روانہ ہوکر کچھ عرصہ قصبہ ناندیڑ میں سکونت فرمائی۔

مزاج آنجناب کبھی فضول اور مبالغہ آمیز گفتگو نہیں فرماتے اور کمال عجز (فروتنی) کے ساتھ ہر چھوٹے بڑے کی تعظیم کیلئے جگہ سے اٹھتے اور بوقت گفتگو الفاظ کے استعمال میں ایسے آداب کو ملحوظ رکھتے جو مخاطب کے مرتبہ سے زیادہ تر ہوتے اور غلیظ ترین آدمیوں کے ساتھ جن سے نفس شئو فرہنگ دور رہتا ہے تناول فرماتے چنانچہ فقیر بچشم خود رحمت آباد میں مشاہدہ کیا کہ لوگوں کو دستر خوان پر تناول طعام کی اجازت دیکر خود ایک شخص کے ساتھ شریک ہوئے جسکا نام محمد اکبر تھا

اور مسمی مذکور اسقدر غلیظ الطبع تھا کہ بوقتِ تناول ناک سے پانی کھانے میں گرا اور وہ پوری رغبت کے ساتھ کھاتا رہا اور کسی نے کبھی بھی اُسکے بدن پر سفید کپڑے نہیں دیکھے۔

موج آنجناب ہمیشہ باوضو رہتے تھے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت شکرانۂ وضو ادا فرماتے تھے آنجناب کا معمول یہہ تھا کہ نمازِ تہجد پڑھکر صبح کی نماز تک مراقبہ میں تشریف فرما رہتے ونیز صبح سے تا نمازِ اشراق ماسوی اللہ سے آنکھ بند رکھتے تھے پھر اُسکے بعد مسجد سے اُٹھکر مکان تشریف لیجاتے اور بزرگوں کی حکایتوں اور روایات بیان فرماکر نصف النہار تک سننے والوں کے دلوں کو متاثر فرماتے پھر اُسکے بعد تناول فرماکر قیلولہ فرماتے اوّلِ وقتِ ظہر اُٹھکر پھر مسجد تشریف لیجاتے اور نمازِ عشاء ادا فرمانے تک وہاں سے قدم نہ اٹھاتے اسکے بعد مکان کو مراجعت فرماتے اور لوگوں کے ساتھ کچھ تناول فرماتے۔ دوام مراقبہ جو خانوادۂ خواجگانِ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہم سُنتے رہے ہیں وہ آنجناب میں ہم نے دیکھا ہے۔ آنجناب کو کیا کوئی بھی کسی جگہ رابطہ کے بغیر نہیں پایا اور آپکا چہرۂ مبارک بہ سبب نورِ باطن آفتاب کی طرح چمکتا دمکتا تھا۔ ہر طرح فقیر نے اپنا امتحان کیا کہ آپکے روئے شریف کا معائنہ کروں لیکن تاب و توان نہوئی اور دیگر اشخاص بھی اسیطرح کہتے ہیں۔ اوائلِ حال میں آپ اسقدر مستغرق رہتے تھے کہ خواجہ علیہ الرحمہ کی زیارت کے ارادہ سے مسجد شریف سے اٹھتے اور دروازہ گنبد کو بھولکر دوسری طرف نکل جاتے اور بعض اوقات زانو سے سر اُٹھا کر جلد بجانب شمال نماز ادا فرماتے اور بعد اطلاع پھر اعادہ فرماتے۔

موج آنجناب نے فرمایا ہے کہ بوقتِ سفرِ حجاز مولوی خیر الدین صاحب

کے پاس بیٹھا بہت کچھ التماس کیا لیکن میرا جھاڑ دو دینا قبول نہیں کئے سادہ کہا کہ آپ مہمانِ عزیز ہیں اور مہمان کی خدمت میزبان پر واجب ہے نہ کہ مہمان پر جب مہمان داری سے فراغت پائی تو اپنے مریدوں کو نشان زد کرکے مجھے مخاطب کئے کہ ہمکو بہ سبب کبر سنی انکی تعلیم میں تامل ہے آپکو قسم ہے کہ ان لوگوں سے دریافت فرمائیں اور اگر کچھ مجھ سے فراموش ہو گیا ہے تو آپ بہر حال تلقین فرمائیں مجبوراً بموجب حکم میں دریافت کیا اور فی الواقع ارشاد و سلوک کو مقدم مؤخر پایا اُسی روز سے باغ سلوک کے بارے میں گلزین صفحہ میں تحریر کرنیکی خواہش میرے دل میں زیادہ ہوئی بعونہ تعالیٰ شانہٗ اس دیرینہ تمنا کی کلی مکہ معظمہ میں انفاس قدسی اساس حکم قضا شیم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے متبسم ہوئی اِس واقعہ کی کیفیت کو بعینہٖ ثمرات مکیہ سے جو تالیف آنجناب سے تحریر کئے ہیں وھو ھٰذا "فقیر شب جمعہ کو اپنے بعض مبشرات کے منجملہ عالم رؤیا میں دیکھا کہ کعبہ شریف کی دیوار سے ایک کتاب و ایک قلم دان باہر آیا اور میں بشادمانی تمام دونوں کو لے لیا اور اسی حال میں ایک بزرگ نے آواز دی کہ یہہ کتاب اور قلمدان جناب حضرت سرور کائینات وخلاصۂ موجودات صلوات اللہ علیہ وسلم سے تجھکو عنایت ہوا ہے مبارک ہوئے۔"

موج آنجناب کسر نفسی اور شکستہ دلوں کی پاسداری کو تمام عبادات پر مقدم شمار فرماتے تھے اور کبھی کسی ادنیٰ و اعلیٰ کا آبینۂ دل آپ نے نہیں توڑا۔ آپکے مریدوں کی بہت کثرت تھی اسپر بھی جو التجا لاتا اسکو بسیدنا آدم بنوری رضی اللہ عنہٗ کے طریق پر ارادت طریق فرماتے تھے اُن میں سے جو بھی خود کو آپکے صحرائے ارشاد میں ثابت قدم رکھا رفتہ رفتہ مقام تک پہنچا ورنہ وادی ناکامی کی گرد ہو کر رہ جاتا وحشت حضرتِ گل سے نہیں ہے مگر بعض جہلا کا نقص ہے۔ بعض

کج طینت کم فہم اصل حقیقت کو نہ پاکر اندھے پن سے مزبلۂ اعتراض میں پڑے اور طعن کے ساتھ زبان درازی کی طویل کیے ؎

قیل ان الرسول قد کہنا قیل ان الالٰہ ذو ولد
من لسان الوریٰ فکیف انا مانجی اللہ والرسول معاً

مخفی مباد کہ جناب محبوبیت مآب و جناب خواجہ بہاء الدین نقشبند و جناب خواجہ معین الدین چشتی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مریدین بیشمار تھے اور ان میں سے بعض مرتبۂ ولایت کو نہ پہنچے اسوجہ سے کہ ہدایت کے معنی ایک تو اراءت طریق ہے اور دوسرے ایصال الی المطلوب ہے چنانچہ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى اس معنی پر ناطق ہے اور آنجناب کے مریدین سے مثل اویس صاحب اور سعد و بابا وغیرہ بہت صاحب کمال ہوئے ہیں۔

موج آنجناب کا معمول تھا کہ مضبوط قوی ارادہ کے ساتھ مراقبہ فرماتے تھے ابتدائی دور میں اپنے مریدین کو اپنے محاذی بٹھا کر جام توجہ مرحمت فرماتے اسکے بعد ضمار ہستی کو اٹھانے کی تربیت فرماتے اور آخر زمانہ میں رسم توجہ کو بالکل آپ نے موقوف فرمادیا تھا۔ اگر کوئی التجا کرتا تو آپ اسکو شیخ مدار کے سپرد فرماتے مگر آخر زمانہ میں آپکا فیض صحبت بہ نسبت سابق کے ہیں نے زیادہ پایا ہے چنانچہ اگر سو آدمی بھی آپکی محفل میں بیٹھتے تو ہر ایک کو رجوع بحق فرماتے اور انکی آنکھ غیر کے معائنہ سے بند فرماتے۔ فقیر اس راز سے ناواقف تھا اور اسکو جاننے کیلئے دن رات بیچین تھا لیکن آنجناب کی زیارت کیلئے لوگوں کا اسقدر اژدہام رہتا اور آپکے اطراف و اکناف اسقدر لوگ جمع رہتے کہ آپ سے عرض کرنیکا موقع نہ ملا۔ جب آنجناب رحمت آباد سے روانگی کا سفر اختیار فرمائے تو فقیر بھی بطریق

متابعت ساتھ چند منزل گیا ایک روز اثنائے راہ میں خدمت مذکور کو آپ کے گوشگزار کیا کہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ نے آخر زمانہ میں رسم توجہ بالکل ترک فرما دی تھی غلام ہر طرح اسکی وجہ دریافت کرنیکے لئے سر بہ گریبانِ فکر کیا لیکن میری فکر ہر سبب کام نہ آئی۔ میرے اس معروضہ کو سماعت فرماتے ہوئے مسکرا کر فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہوتے ہیں ایک تلوین دوسرے تمکین جناب خواجہ علیہ الرحمہ آخر زمانہ میں مقامِ تمکین رکھتے تھے۔

موج ایک روز فقیر خواجہ علیہ الرحمہ کی گنبد شریف میں مغرب کیجانب پشت بقبلہ خواجہ علیہ الرحمہ کے مواجہ بیٹھا تھا اور اسوقت ایک مراقبہ میں مشغول تھا کہ ناگاہ آنجناب قدم زور سے زمین پر رکھتے ہوئے جلد جلد تشریف لائے یہاں تک کہ یہ ناچیز مراقبہ سے سر اٹھا کر جب آنجناب کو دیکھا اپنی جگہ سے اٹھ گیا آنجناب کچھ دیر ٹھیر کر بیٹھ گئے اور فقیر کو بھی بیٹھنے کی اجازت دیکر فرمایا کہ ایک شیخ کامل تھے جب انکے ایک مرید نے ایک روز مراقب ہوکر تجلیات کے تماشے میں مستغرق تھا اور شیخ نے اسکو اس حال میں دیکھکر فوری نعلین کو اپنے پاؤں سے نکالکر مرید کی پیشانی پر ماری مرید نے گریبان سے سر اٹھا کر ایک آہ بھری اور کہا کہ افسوس کیسی لذت میں تھا۔ شیخ نے فرمایا کہ اسیوجہ میں مارا ہوں کہ سالک کو اسقدر رسیدہ لذت منزلِ مقصود سے اسکو باز رکھتی ہے۔

موج آنجناب کی بڑی صاحبزادی کی شادی کے موقع پر ایک شخص نامی آغا درویشوں کی کلاہ سر پر رکھکر اور کمبل اوڑھکر حضرت کے سامنے آیا اور آپکے طریق پر عشق اللہ کہا اس آواز کے آپکے مسامع و مجامع میں نفوذ کے ساتھ ہی حال اور وجدان پیدا ہوا اور بے اختیار آپکی زبانِ الہام ترجمان سے نکلا کہ الٰہی

اسکی جھوٹ کو سچ فرما دکھاں یہہ مسخرہ کہ صدیقوں کی نقل لے آیا شخص مذکور تین دن
رات فقط آہ بھرتا رہا اور لوگ جو شادی کیلئے جمع ہوئے تھے بالکل مست و بیخود
ہوگئے اور آنجناب بھی بعینہٖ قضائے حاجت اور وضو و صلوات جگہ سے نہیں اُٹھے
باورچیاں جو پکوان کررہے تھے حالتِ سکر و مستی میں شوربا گھلانے میں اور گھلانے کو
شوربے میں ڈالدیئے یہہ خبر شدہ شدہ قندہار کے راجہ تک پہنچی اُس نے چاہا کہ
کیکو بھجواکر اِس حالت کو روکے لیکن اُسکا دیوان جو مسلمان اور سمجھدار شخص تھا راجہ
کو روکا اور کہا کہ ہرگز اس خیال کے قریب بھی نہ جائیں ورنہ ہر طرح پشیمانی و شرمندگی اٹھانا
ہوگا۔ چوتھے روز سب اپنی اصلی حالت پر آگئے وہ مسخرہ جو دیوانہ ہوچکا تھا پہاڑوں ٹیلوں
پر پھرتا رہا۔

موج

قندہار اور اُسکے اطراف و اکناف میں قحط و خشک سالی ہوئی اُس اطراف
و اکناف کے لوگ سعد و بابا کو جو آنجناب کے مرید تھے نزول باراں
کی دعا کیلئے مجبور کئے وہ ہر طرح پہلوتہی کیئے لیکن یہانتک اصرار کئے کہ وہ مجبوراً
عیدگاہ کے صحن میں ایک پیر پر قاضی الحاجات کی درگاہ میں دستِ دعا کو اُٹھائے ہوئے
کھڑے ہوگئے جونہی یہہ خبر آنجناب کی سمع شریف تک پہنچی فوراً اُٹھکر اُنکے پاس
تشریف لے گئے اور فرمایا کہ فقیر کو نہیں چاہیئے کہ سرکارِ قضا و قدر کے ارادہ
اور کاروبار میں دخل دے جو بھی مشیّت ایزدی ہے وہ ظاہر ہوگی۔ سعد و بابا نے عرض
کی لیکن غلام اپنے دل میں عہد کیا ہے کہ آسمان سے بارش ہونے تک غلام بھی نہیں بیٹھیگا۔
آنجناب بھی دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے چند ساعت نہ گذرے تھے کہ آسمان پر چاروں
طرف سے ابر اٹھا اور اسقدر بارش ہوئی کہ قندہار کے گلی کوچے نہر کے مانند ہوگئے
اسکے بعد حضرت اور سعد و بابا مکان واپس تشریف لے گئے قندہار کے مرد اور

عورتیں آپکو سلام بجا لائے اور قدمبوس ہوئے۔ ہندو لوگوں نے عبیر کا چھڑکاؤ کیا۔

موت آنجناب ۱۲۴۱ھ ہجری ۱۶ رجب المرجب کو رحمت حق سے جا ملے اور آپکی تاریخ وصال اچانک اس فقیر کے فکر کے نتیجہ میں اس طرح صورت پذیر ہوئی۔

چوں بلبل جانِ پاکش وارستہ ز قید تقید | شد محو نظارۂ دائم در رنگ بہار مطلق
آہنگ بیانِ سالش با دیدۂ تر نمودم | فرمود دلِ حزینم پیوستہ برحمت حق

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین

مناقب شجاعیہ "میں جو حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے حالات میں لکھی گئی ہے اس کتاب کے مؤلف محمد امیر اللہ صاحب قاضی قندہار نے ابتداء میں حضرت موصوف کے پیر و مرشد یعنی افضل المتاخرین قدوۃ الکاملین امام العارفین شیخ الشیوخ قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ محدث قندہاری قدس سرہٗ العزیز کا مختصر تذکرہ اپنے انداز پر تحریر کیا ہے۔ چونکہ مؤلفِ مذکور اس تذکرہ کی ترتیب میں کتاب انوار القندہار اور کتاب بحر رحمت کے خوشہ چین ہیں اور جبکہ اس کتاب کی تدوین میں اس ناچیز نے انوار القندہار سے استفادہ اور کتاب بحر رحمت مؤلفہ حضرت مولانا ابو سعید والا رحمۃ اللہ علیہ کی من و عن فارسی عبارت اور اُسکا اردو ترجمہ شامل کر دیا ہے ایسی صورت میں مناقبِ شجاعیہ کے تذکرہ کو اس کتاب میں شامل کرنا تحصیل حاصل ہے۔

شاہ رفیع الدین قندہاریؒ

بزبانِ اردو یہہ ایک مختصر تذکرہ سلسلۂ مشاہیر علماء و صوفیائے حیدرآباد دکن کے تحت پہلا نمبر (پہلی قسط) محمد عبدالغفور صاحب عابدی نے بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ تالیف کیا ہے جسپر مقدمہ مرزا حسینی بیگ شاذلی صاحب نے لکھا ہے۔ یہہ تذکرہ مکتبۂ ابراہیمیہ حیدرآباد سے طبع ہو کر شائع ہوا تھا۔ اس کے ٹائیٹل پر مؤلف نے لکھا ہے کہ شاہ رفیع الدین قندہاری جو آصف جاہ ثالث نواب سکندر جاہ مغفرت منزل کے دورِ حکومت میں ایک رفیع الشان صاحبدل صوفی۔ عالم تھے۔ اس تذکرہ کی عبارت کو یہاں نقل کرنا اسلئے ضروری نہیں کہ مؤلف نے اس تذکرہ کی تدوین میں جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے اُنکی عبارت اور متن کو اس کتاب میں شریک کر لیا جا چکا ہے جیسے تاریخ قندہار۔ تذکرہ اولیائے دکن۔ گلزار آصفیہ۔ البتہ مؤلف نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے خود نوشت حالات میں ثمرات المکیہ کا حوالہ تو دیا ہے کہ اِس خود نوشت سوانح کو انہوں نے اپنا ماخذ قرار دیا ہے لیکن کتاب انوار القندہار سے وہ استفادہ نہ کر سکے جسمیں حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے زیادہ تفصیلی حالات قلمبند فرمائے ہیں اور یہہ کتاب آپکے تصانیف و تالیفات میں کافی مشہور اور اہمیت رکھتی ہے چنانچہ یہی وجہ تھی کہ مؤلف نے صفحہ ۱۹ اور ۲۰ پر آپکے پیران صحبت اور اساتذہ کے اسمائے گرامی کے تعلق سے تعرض کیا ہے۔ انوار القندہار میں آپ نے اپنے پیرانِ صحبت اور اساتذہ کے اسمائے گرامی تفصیلاً تحریر فرما دیئے ہیں اور یہہ واقعہ ہے کہ آپ نے سورت

جاکر حضرت قاضی شیخ الاسلام خان کی خدمت میں عربی کی تکمیل فرمائی تھی وہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ دوران قیام اورنگ آباد آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد عظیم الدین بلخیؒ سے طریقۂ نقشبندیہ میں فیض حاصل فرمایا اور حضرت مولانا قمر الدین قبلہؒ سے اذکار داد راد وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی لیکن سلوکِ طریقت کی تکمیل حضرت سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ کی خدمت میں ہوئی چنانچہ انوارالقندھار میں آپ نے تفصیلی واقعات تحریر فرمائے ہیں۔ اسی طرح مؤلف نے صفحہ ۱۸ اور ۱۹ پر رحمت آباد کے سفر کے ضمن میں تحریر کیا ہے کہ اس زمانہ میں شیخ المشائخ حاجی رحمت اللہ نائب رسول اللہؒ کی روحانیت کا بڑا شہرہ تھا اور جنوبی ہند میں اُنکی خانقاہ سے سینکڑوں لوگ فیضیاب ہوتے تھے مولانا اس عالمگیر مقبولیت کو دیکھ کر حضرتِ ممدوح کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوگئے۔ تعجب ہے کہ مؤلف کو یہ روایت کہاں سے ملی جو بالکل بے بنیاد اور خلافِ حقیقت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ حسبُ الاشارۂ ہادیٔ اشباح والارواح حضرت حاجی سیاہ سرِ مخدوم قدس سرہٗ رحمت آباد تشریف لیجاکر حضرت سیدنا خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قدس سرہٗ سے بیعت حاصل فرمائے چنانچہ تفصیلی واقعہ انوار القندھار میں آپ نے تحریر فرمایا ہے اگرچہ اسی نوعیت کی چند فروگذاشتیں اس تذکرہ میں پائی گئیں لیکن یہاں اس تذکرہ کا حوالہ کتاب کی تکمیل کے پیش نظر کر دیا گیا ہے۔

"تاریخِ قندہار دکن"

(مؤلفہ منشی محمد امیر حمزہ صاحب)

صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۸ میں آپکا ذکرِ شریف اسطرح کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی عبارت من و عن درج ذیل ہے:-

"حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہٗ"

مولد و مدفن آپکا قندہار ہے آپکے والدِ ماجد مولانا محمد شمس الدین ابن مولانا محمد تاج الدین قصبۂ بہوکر کے قاضی اور دہالورہ کے جاگیر دار تھے چونکہ قصبۂ قندہار علماء و فضلاء کا مخزن تھا اسلئے مولانا تاج الدین صاحب نے قندہار میں ایک عالیشان مکان محلہ تہائی پورہ میں قاضی محلہ کی مسجد کے روبرو تعمیر کروا کر اپنے کنبے کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔

ولادت آپ پنجشنبہ کے دن صبح کی نماز کے بعد ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے آپ کی والدۂ ماجدہ صالحہ و عابدہ تھیں اور طریقۂ قادریہ میں بیعت بھی حاصل کر چکی تھیں آپکے تولد ہونیکے تھوڑی دیر قبل نمازِ صبح سے فارغ ہو کر تلاوت میں مشغول تھیں جب وہ تلاوت ختم کر چکیں آپ تولد ہوئے۔ آپکے والد ماجد طریقہ رفاعیہ کے پیر زادہ اور حضرت سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعی کے زیادہ تر معتقد تھے اور حضرت سرور مخدوم

نے عالم رؤیا میں اُنکو بشارت دی تھی کہ تجھکو فرزندِ باکمال صاحب باطن پیدا ہوگا۔
اسلیئے آپکے والد نے آپکا نام غلام رفاعی رکھا جسکا عرف رفیع الدین ہوا۔

سلسلۂ نسب

محمد رفیع الدین۔ ابن محمد شمس الدین۔ ابن قاضی محمد تاج الدین۔ ابن قاضی عبدالملک۔ ابن قاضی محمد تاج الدین کلاں۔ ابن قاضی کبیر۔ ابن قاضی محمود بن قاضی کبیر بن قاضی محمود بن قاضی احمد بن شیخ محمد بن شیخ یوسف بن زین الدین بن نورالدین بن محمد شمس الدین بن شریف جہاں بن صدرِ جہاں بن شیخ اسحاق بن شیخ مسعود بن بدرالدین بن محمد سلیمان بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ محمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین فرخ شاہ کابلی بن محمد اسحاق بن شیخ مسعود بن عبداللہ واعظِ اصغر بن عبداللہ واعظِ اکبر بن ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

تعلیم و سیاحت

آپ قدرتی طور پر نہایت ذکی تھے اور طفلی سے ہی آثار بزرگی نمایاں تھے آپ نے اپنی تعلیم کی کیفیت اور استادوں کے نام کتاب انوار القندہار میں صراحت سے تحریر فرما دیئے ہیں یہاں صرف اسقدر لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ (۱۴) سال کی عمر تک آپ نے اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے قندہار سے تعلیم پائی اور پھر اورنگ آباد کا قصد فرمایا وہاں کچھ عرصہ تک رہکر مولانا قمرالدین صاحب سے علم عربی و فارسی میں استفادہ حاصل کیا پھر شہر سورت کی سیر کی اور قاضی شیخ الاسلام خاں سے علم عربی کی پوری تکمیل کر کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہاں سے مدینۂ منورہ میں بہت دنوں تک رہکر قراءت اور حدیث کی سند حاصل کی۔

تحصیل علم باطنی

اورنگ آباد کے قیام کے وقت آپکو شاہ محمد عظیم الدین بلخی نے طریقہ علیہ نقشبندیہ میں نعمت حاصل ہوئی اسکے بعد حضرت قمرالدین اورنگ آبادی سے اُسی طریقۂ علیہ نقشبندیہ میں آپنے نعمت پائی اور ذکر اور اشغال کے طریقے سیکھے۔ وہاں سے آپ نے سیاحت اختیار کی اور مرشد کامل کی تلاش میں شہر آرکاٹ پہنچے۔

حصول خرقۂ خلافت

شہر آرکاٹ میں حضرت شیخ المشائخ وحید عصر حاجی رحمت اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہٗ تشریف فرما تھے اور آپکے کشف وکمالات وکرامات کی بہت کچھ شہرت تھی اور مخلوق کو آپکی ذات بابرکات سے فیض حاصل ہورہا تھا مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ایک سال تک شیخ کی خدمت میں حاضر رہکر علم سلوک میں مشغول رہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ وقادریہ ورفاعیہ وچشتیہ وسہروردیہ وشطاریہ ومداریہ وغیرہ مع اصول وفروع میں بیعت ومصافحہ حاصل کرکے اور تمامی اشغال اعمال طرائق موصوفہ میں پوری تلقین وتوجہ پاکر خرقۂ خلافت واجازت عامہ سے مستفیض ہونیکے بعد باجازت مرشد حیدرآباد کیجانب واپس ہوئے۔

حیدرآباد کا قیام

آرکاٹ سے تشریف لانیکے بعد حیدرآباد میں آپ نے قیام فرمایا حضرت کے کمالات کی بہت شہرت ہوئی اور آپکی ذات بابرکات سے طالبین نے بہت فیض پایا اکثر عمائدین شہر نے آپسے بیعت قبول کی۔ نواب امیر کبیر بہادر اور نواب رفعت الملک بہادر وغیرہ بہت سے امراء زمرۂ مریدین میں شامل ہوئے۔ آپکے فیض کمالات نے ہزارہا مخلوق کو آپکے دیدار کا مشتاق بنادیا خاص وعام کے اژدہام اور مریدین کے

ہجوم سے متنفر ہو کر قصبۂ شمس آباد میں چندے قیام فرمایا۔ نواب امیر کبیر بہادر نے قصبۂ شمس آباد کو بطورِ جاگیر نذر کر کے اُسکی سند ملاحظہ میں پیش کی آپ نے جاگیر لینے سے انکار کیا اور سند چاک کر کے پھینکدی۔

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا سفر

پھر آپ نے مکہ معظمہ کا ارادہ فرمایا اور بعد انفراغ حج مدینہ منورہ کی زیارت اور اس ملک کی سیاحت میں تین سال گذار دیئے۔ مختلف علوم میں آپکی تصنیفات بھی موجود ہیں

تصانیف

ثمراۃ المکی جو مکہ معظمہ کے حالتِ قیام میں لکھی ہے اور اسکی تمہید میں اس سفر کے حصول استفادہ کا ذکر کیا ہے آپکی ایک مستقل تصنیف موجود ہے۔ یہہ کتاب علم حقائق و سلوک میں نہایت جامع اور مستند اور مفید ہے اسکی دو جلدیں ہیں جو بڑی ثمراۃ اور چھوٹی ثمراۃ کے نام سے مشہور رہیں دوسری انوار القندہار جو حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ اور حضرت مشکل آسان قدس سرہٗ کے مختصر حالات اور دوسرے بزرگانِ دین جو جو قندہار میں گذرے ہیں انکے بعض حالات جو آپ نے کشفِ قبور کے ذریعہ سے معلوم کئے اُنکے مختصر تذکروں کا مجموعہ ہے سوا اسکے قادریہ۔ نقشبندیہ چشتیہ رفاعیہ وغیرہ طریقوں میں آپنے جو اپنے معلومات اور اسکے اصول کا اظہار فرمایا ہے وہ متعدد چھوٹی چھوٹی رسالوں میں موجود ہے۔

مذاق شاعری

آپ علم عروض سے پورے واقف تھے اور شاعری میں مشق حاصل تھی فارسی اشعار کہا کرتے اور محمد قدرت اللہ صاحب بلیغ سے تلمذ تھا آپکے شعر نہایت بامذاق ہوتے جب آپکو مرشد سے نعمت ملی

اور خیالات وسیع ہو گئے تو آپ نے اپنے قدیم اشعار کو تلف کر دیا آپکے اشعار جو مشہور ہیں وہ لکھدیئے جاتے ہیں آپکا تخلص نطق تھا۔

سپند وار ز سوز تو نالہ ہا کردم ۔ سخن تمام شد و آخرین سخن باقیست
زردئے لطف بکس بوسہ وادۂ شاید ۔ کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست

وطن کی واپسی

مکہ معظمہ کے سفر سے تین سال کی سیاحت کے بعد جب آپ حیدرآباد پہنچے آپکے فضل و کمال و زہد و تقوے نے اسقدر لوگوں کو مسخر کرلیا اور معتقدین کا یہاں تک ہجوم ہوا کہ کسی اہل الادت کا آپ تک پہنچکر دست بوسی کرنا دشوار تھا نواب اعظم الامراء ارسطو جاہ بہادر دیوان دکن نے آپکو بلوایا تھا آپ نے ملنے سے انکار فرمایا اسلیئے نواب موصوف کے دل میں آپکی جانب سے کدورت پیدا ہوگئی جب اسقدر آدمیوں کا ہجوم اور آپکے معتقدین کا اژدہام ہوا کہ آدمیوں کی روک ٹوک اور اسکا انتظام دشوار ہو گیا تو اعظم الامراء ارسطو جاہ نے بندگانعالی نواب سکندر جاہ بہادر کو سمجھا دیا کہ شاہ صاحب کا حیدرآباد میں ٹھیرنا خلاف اصول انتظام ہے اور بلوہ عظیم ہونیکا خوف ہے اسپر شاہ صاحب کو بلدہ سے چلے جانے کیلیئے حکم دیا گیا اسوقت شاہ صاحب ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مکہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے مریدین کا اسقدر ہجوم تھا کہ آپ تک کوئی پہنچ نہیں سکتا تھا ایک بڑے شملہ کو ایک جانب سے آپ پکڑے ہوئے تھے اور صدہا ارادتمند اس شملہ کو چھو لیکر زمرۂ مریدین میں شامل ہونیکا فخر حاصل کر رہے تھے جب آپکو حکم پہنچا آپ نے جانماز کاندھے پر ڈالی اور چلدیئے ہزارہا مخلوق آپکے ساتھ ہو گئی جب پرانے پل کے دروازے سے آپ باہر ہوئے بخوف بلوہ عظیم احتیاطاً دروازہ بند کر دیا گیا اور سرکاری پیادوں نے ساتھ جانیوالی مخلوق کو

رد کا تاہم بہت سے لوگ فصیل کو پھاند کر ساتھ ہوئے حضرت حسین شاہ ولی قدس سرہٗ کی درگاہ تک ارادت مند ومعتقدین کی بہت کثرت رہی وہاں آپ ٹھہرے اور کچھ دنوں بعد اپنے وطن قندہار کو پہنچے۔ مؤلف گلزار آصفی نے لکھا ہے کہ آپ کے وطن کی واپسی کے تھوڑے سے ہی عرصہ میں اعظم الامرا ارسطوجاہ بہت سے ارمان دل میں لئے ہوئے دنیا سے سدھارے آپکا ذکر تاریخ گلزار آصفی اور تاریخ تزک آصفیہ میں لکھا ہے اور مولانا محمد امین الدین صاحب کشرت نے کتاب سوانح الرفیع میں اور مولوی محمد امیر اللہ صاحب نے مناقب شجاعیہ میں آپکا مفصل حال اور کشف وکرامات کا ذکر عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔

حضرت کی وفات

آپکا مزاج بخار اور ضعف معدہ سے علیل ہوگیا تھا باوجود اسکے آپ ریاضت کے عادی تھے ذکر واشغال میں بدستور مصروف رہتے نقل ہیکہ آپکی وفات کے کئی روز پہلے حضرت مستان شاہ صاحب مجذوب نے آپکے دولت خانہ کی دیوار کو پتھر سے توڑنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اپنا بہت وقت صرف کیا ہرچند لوگ مانع ہوئے مگر مجذوب صاحب نے کسی کی نہ مانی اور اپنے شغل میں مصروف رہے جب یہ خبر حضرت مولانا شاہ صاحب کو پہنچائی گئی تو آپ نے تبسم کیا اور مجذوب صاحب کو کہلا بھیجا کہ ہاں مجھے معلوم ہے اسکا انتظام ہوجائیگا آپکے تکلیف فرمانیکی ضرورت نہیں۔ یہ سن کر مجذوب صاحب چلدیئے جب لوگوں حضرت مولانا شاہ صاحب سے مجذوب صاحب کی حرکت کا باعث دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اس مکان کی حیثیت بدل جائیگی اور یہاں مقبرہ تیار ہوجائیگا آپکو باطنی کشف سے پیش آنیوالے وقت کی خبر ہوچکی تھی۔ جب ماہ رجب کا

چاند آسمان پر نمودار ہوا آپ نے شیرینی منگوا کر فاتحہ پڑھی اور سب احباب و مریدین و معتقدین کو تقسیم فرمائی اور روزآنہ غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے اور محتاجوں کو نقد اور کپڑے دینے کا انتظام فرمایا اب آپکا مزاج روز بروز مضمحل ہوتا چلا نقاہت بڑھتی چلی ریاضت اور ذکر و اشغال و شب بیداری میں ترقی ہوگئی جو لوگ عیادت کیلئے آتے تھے آپ نہایت استقلال سے وعظ فرماتے اور نیک ہدایتوں کی ترغیب دیتے رجب کی پندرھویں تاریخ کو آپ بہت خوش رہے اور سب احباب و اقرباء اور مریدین و معتقدین کو آپ نے پاس بٹھلایا دینی معاملات میں ہر ایک کو نیک ہدایتیں کرتے رہے اسکے بعد آپکے نورانی چہرہ پر بشارت کے آثار نمایاں ہوئے اور نہایت شوق و ذوق میں آپ فرمانے لگے کہ حضرت حاجی سیاح سید سعید الدین سرور مخدوم کا صندل کب ہے حاضرین نے عرض کیا کہ کل ہے جس طرح وقت تجاوز کرتا جاتا تھا آپکی صورت پر رونق اور جسم میں طاقت پائی جاتی تھی اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ کسیکے ملنے کیلئے آپ منتظر ہیں۔ فرط بیقراری سے آپ جذبۂ شوق میں مستغرق ہوگئے اور ۱۶ ماہ رجب کو ۱۲۴۱ھ میں حضرت سرور مخدوم کے صندل کے روز آپکا وصال ہوا آپکی عمر شریف ۷۷ سال کی تھی۔

دفن اور تیاری گنبد

جس وقت آپکا انتقال ہوا حضرت حاجی سیاح سرور مخدوم قدس سرہٗ کے عرس کا سالانہ میلہ تھا دور دراز کے مقامات کے لوگ بہت جمع تھے عوام کا ہجوم اور معتقدین کی اس قدر کثرت تھی کہ آپ کے جنازہ تک پہنچنا دشوار تھا۔ جب آپکو غسل دیا گیا اور لباس پہنایا گیا اور نماز پڑھی گئی چھوٹی چادر ڈالتے وقت آدمیونکا اسقدر ہجوم ہوا کہ چپقلش اور کشمکش سے دم گھٹنے لگے۔ راجہ گلاب سنگھ کی عملداری تھی

راجہ معہ اسٹاف اپنے سپاہیوں کے ساتھ اسوقت موجود تھا اس سے جسقدر ممکن ہوا اس ہنگامہ کے فرد کرنیکا انتظام کیا۔ آپکے ذاتی مکان کے صحن میں جسمیں آپکی بڑی بی بی النور بی بی صاحبہ رہتی تھیں آپ دفن کئے گئے اور وہ مکان توڑ دیا گیا۔ آپکے انتقال کے بعد نواب امیر کبیر شمس الامراء محمد فخر الدینخان بہادر نے آپکے گنبد کی تیاری کیلئے تیس ہزار روپیہ منظور فرمایا اور حسن خان لاہوری اور عمر خان لاہوری کے اہتمام سے گنبد تیار ہوا آپکی اولاد کی تنخواہ اور سالانہ اخراجات عرس علاقہ پائیگاہ سے ملتے ہیں۔

اولاد کا ذکر

آپکی تین بی بیاں تھیں پہلی بی بی حضرتہ النور بی بی صاحبہ بنت غیاث الدین صاحب قاضی نرسی آپ سے چار بیٹیاں ہوئیں۔ انکی اولاد موجود ہے دوسری بی بی حضرتہ قادر بی بی صاحبہ جو قصبۂ کوتگیرہ کے خاندانِ قضاۃ سے تھیں آپکے چار فرزند تھے۔ تیسری بی بی حضرتہ پیشر مال صاحبہ آپکو ایک فرزند اور ایک دختر ہوئی۔

حضرت شاہ نجم الدین صاحب قدس سرہ

آپ سب سے بڑے فرزند عالم و فاضل تھے علم ظاہر و باطن پر آپ پورے حاوی تھے۔ آپکے دو شادیاں ہوئی تھیں مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ عین عالم جوانی میں اپنے والد بزرگوار کے روبرو ۱۲۳۷ھ میں انتقال فرمایا۔ آپکا مزار قاضی محلہ کی مسجد کے صحن میں ہے۔

حضرت شاہ زین العابدین صاحب قدس سرہ

آپ مولانا شاہ صاحب کے دوسرے فرزند نہایت نیک نیت خداترس فقیر منش مشائخ تھے آپ نے خرقۂ خلافت اپنے والد بزرگوار

سے حاصل کیا آپ بلدۂ حیدرآباد میں تشریف رکھتے تھے ۱۲۷۱ھ میں ۱۴ شعبان کو
حیدرآباد ہی میں وفات پائی آپکا مزار حضرت مولانا مولوی شجاع الدین کے گنبد
کے روبرو شرقی جانب مولوی یار محمد صاحب کیجالی کی قبر کے چبوترہ پر ہے آپکے تین
فرزند اور ایک دختر تھیں۔ ۱۔ بڑے فرزند مولوی شاہ محمد تاج الدین صاحب
۲۔ دوسرے فرزند مولوی شاہ محمد ولی اللہ صاحب دونوں نے لاولد انتقال کیا۔
۳۔ تیسرے فرزند مولوی شاہ غلام انبیاء صاحب ہیں آپکی دو دختر ہیں بڑی دختر
میرے حقیقی بڑے بھائی مولوی محمد امین الدین صاحب ابن مولوی محمد سالار صاحب
غیور ابن مولوی محمد امین الدین صاحب کشکرت برادر محتسب قندہار سے منسوب
ہوئی اور چھوٹی دختر محمد حمید الدین صاحب صدیقی ابن مولوی محمد معین الدین
صاحب عرف راحت میاں برادر قاضی راجورہ درروال سے منسوب ہے۔

حضرت قیام الحق والدین مولانا قائم شاہ قدس سرہٗ

آپ تیسرے فرزند ہیں

آپ نے خرقۂ خلافت اور نعمتِ باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل فرمائی تھی ہمیشہ بلدۂ
حیدرآباد میں قیام فرمارہے اور بہت شہرت حاصل کی آپکے مرید اور معتقد کثرت سے
تھے تین مواضع بیلگاؤں پانگری۔ ڈیٹنز سرکار سے آپکو جاگیرات میں ملے تھے اور
یومیہ بھی پاتے تھے آپکی والدہ حضرت قادر بی بی صاحبہ آپکے پاس تشریف رکھتی تھیں
اور بہت سے عالی خاندان بیگمات آپکے معتقد تھیں۔ پیرانی بی بی سے آپ ملقب تھیں۔
اور آپکے نام پر یومیہ بھی سرکار سے مقرر تھا جب آپکا انتقال ہوا تو نواب امیر کبیر نے یاقوت
پورہ کے دروازہ کے باہر ایک باغ عنایت فرمایا اسمیں آپکا مقبرہ ہے جب ۱۱ ربیع الثانی
سنہ ۱۲۸۹ھ میں حضرت قائم شاہ صاحب کا وصال ہوا تو اپنی والدہ کے بازو میں دفن

کیئے گئے اور پائیگاہ امیر کبیر بہادر سے (ع۔ للعہ) بیالیس روپے ماہانہ آپکے مزار مبارک کے اخراجات روشنی اور عود گل کیلئے مقرر ہیں آپکے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔

۱۔ فرزند اکبر حضرت شاہ محمد شمس الدین صاحب آپ نے لاولد انتقال فرمایا۔

۲۔ دوسرے فرزند حضرت شاہ رفیع الدین صاحب ثانی تھے آپکی دو بیبیاں تھیں۔ پہلی بی بی سے ایک فرزند اور تین بیٹیاں ہوئیں ایک بڑے فرزند حاجی شاہ بہار الدین صاحب المعروف اللہ والے شاہ صاحب جاگیردار پیلہ گالوں اور یومیہ دار ہیں اور دوسری بی بی حیدر آباد سے شاہ سعید الدین صاحب المعروف من اللہ صاحب ہیں۔

۳۔ تیسرے فرزند حضرت شاہ عبداللہ صاحب تھے آپکے دو فرزند دو بیٹیاں ہیں ا۔ بڑے فرزند شاہ غلام دستگیر صاحب المعروف (صاحب حضرت صاحب) جاگیردار ڈیٹنہ ہیں۔ اور چھوٹے فرزند شاہ امیر اللہ حسینی صاحب جاگیردار پانگری ہیں شاہ عبداللہ صاحب نے غرۂ ربیع الاول کو ۱۳۰۲ھ میں انتقال ... کیا۔

۴۔ حضرت قائم شاہ صاحب کی دو صاحبزادیاں تھیں بڑی بیٹی جو ...... شاہ محمد تاج الدین صاحب سے منسوب تھیں انکو کوئی اولاد نہیں ہوئی چھوٹی بیٹی جنکی شادی محمد ہدایت علی صاحب سے ہوئی تھی انکے فرزند محمد حفیظ الدین صاحب ہیں جو اپنے نانا قائم شاہ صاحب کے مکان میں رہتے ہیں اور انکا تعلق علاقہ پائیگاہ نواب سر آسمان جاہ بہادر سے ہے مولانا قائم شاہ صاحب کا سالانہ عرس شاہ بہار الدین صاحب اللہ والے بہت تکلف سے کرتے ہیں۔

حضرت شاہ علیم الدین صاحب قدس سرہٗ

آپ چوتھے فرزند ہیں جو اپنے والد بزرگوار کے ہم شیر تھے جبوقت آپکے والد کا وصال ہوا آپکی عمر (۹) سال کی تھی اپنے والد سے بیعت حاصل کر چکے تھے جب حافظ محمد علی صاحب خیر آبادی جو حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی کے خلفاء سے تھے حیدرآباد تشریف فرما ہوئے تو چشتیہ طریقہ میں آپ نے اُن سے خلافت حاصل کی اور نعمت پائی آپ بلدۂ حیدرآباد میں قیام پذیر تھے اکثر ماہ رجب میں اپنے والد بزرگوار کے عرس کیلئے قندہار تشریف فرماتے ہوتے تھے نہایت مقدس بزرگ تھے بتاریخ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ حیدرآباد میں آپکا انتقال ہوا۔ آپکی دو بیبیاں تھیں، پہلی بی بی سے چار بیٹیاں ہوئیں اور دوسری بی بی سے دو فرزند ہوئے۔

۱۔ بڑے فرزند شاہ غلام جیلانی صاحب بہت ہی نیک نفس حلیم الطبع تھے والد کے روبرو اُنکا انتقال ہوگیا جنکی یادگار ایک دختر ہے۔ ۲۔ دوسرے فرزند شاہ حفیظ الدین صاحب۔ ہر مہینے کی ۲۸ تاریخ کو مجلس سماع چشتیہ طریق پر مقرر کر رکھی ہے اور سالانہ اپنے والد کا عرس بھی کیا کرتے ہیں۔

حضرت شاہ غلام نقشبند صاحب قدس سرہٗ

آپ پانچویں فرزند ہیں تیسری بی بی سے آپ اور آپکی ہمشیرہ تھیں والد کے انتقال کے وقت آپکی عمر سات سال کی تھی اپنے والد سے بیعت حاصل کر چکے تھے لیکن خلافت و اجازت اپنے بھائی مولوی شاہ زین العابدین صاحب سے حاصل کی ہے اور سرمایۂ علم و کمال کے سبب سے عمدہ لیاقت اور نیک نفسی میں شہرت حاصل کی آپ بسمت نگر میں رہا کرتے تھے ۲۸ شعبان ۱۳۱۸ھ میں وہیں آپکا انتقال ہوا آپکے تین فرزند اور تین بیٹیاں ہیں۔ ۱۔ بڑے فرزند شاہ شرف الدین المعروف شاہ منے

صاحب۔ ۲۔ دوسرے فرزند شاہ محمد اصفیاء صاحب۔ ۳۔ تیسرے فرزند شاہ فصیح الدین صاحب۔

خلفاء کے نام

آپکے خلفاؤں کے نام جو ہمکو متفرق بیانوں سے معلوم ہوئے ہیں وہ بیان کردیئے جاتے ہیں۔

۱۔ بڑے صاحبزادے مولانا شاہ زین العابدین صاحب۔ ۲۔ چھوٹے صاحبزادے مولانا قیام الحق والدین قائم شاہ صاحب۔ ۳۔ حضرت عبداللہ مکی صاحب آپ مدینہ منورہ میں تھے۔ ۴۔ مولانا مولوی میر شجاع الدین صاحب قدس سرہٗ جنکا عالیشان گنبد حیدرآباد میں میر جملہ کے تالاب کے شرقی جانب ہے۔ ۵۔ مولانا شیخ مدار صاحب اولاد امام فخر الدین رازیؒ۔ ۶۔ مولانا میر اویس صاحب۔ ۷۔ سید شرف الدین صاحب ساکن ولانڈی۔ ۸۔ مولانا غلام جیلانی صاحب ابن غلام محی الدین صاحب۔ ۹۔ نواب محمد فخر الدین خان صاحب۔ ۱۰۔ مولوی بخاری صاحب۔ ۱۱۔ حافظ عبدالکریم صاحب ۱۲۔ سید کبیر صاحب۔ ۱۳۔ مولوی شہاب الدین صاحب۔ ۱۴۔ حافظ مولوی محمد شجاع الدین صاحب جو آپکے خاص نواسے تھے۔ ۱۵۔ جلال شاہ (صاحب) کرنولی۔ ۱۶۔ مولانا مولوی محمد امین الدین صاحب کثرت۔

نوٹ:۔ اس کتاب میں حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے تالیفات میں صرف دو کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسری تالیفات کے نام متروک ہوئے ہیں جیسے تذکرہ لوبہار۔ راحت الانفاس۔ رسائے اجازت نامہ جات۔ وظائف الصالحین۔ تحفۃ البدیع۔ مؤلف نے تا بحد معلومات صرف ثمرات المکیہ اور انوار العقدہار کا ذکر کیا ہے۔

خلفاء کے اسمائے گرامی میں آپکے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہ قدس سرہٗ کا نام متروک ہوا ہے۔

کتاب محبوب ذی المنن تذکرہ اولیائے دکن حصہ اول (جلد سوم)

از محبوب التواریخ

مؤلفہ مولوی ابو تراب محمد عبدالجبار خان صاحب صوفی ملکاپوری براری حیدرآبادی

صفحہ ۳۳۴ تا صفحہ ۳۳۷ میں آپکا تذکرہ اس طرح مذکور ہوا ہے۔

"مولوی رفیع الدین قندہاری"

آپ محمد شمس الدین کے فرزند ہیں آپکا مولد و منشاء قندہار ضلع ناندیڑ ہے آپکی
ولادت سنہ ۱۱۶۴ھ میں ہوئی آپکے والد خوش خلق و نیک مرد تھے۔ مخدوم حاجی سیاح
کی مسجد میں معتکف تھے کہ مخدوم نے عالم رؤیا میں ایک رکابی کھانے کی دی اور
بشارت دی کہ تجھکو فرزند ہوگا میرا نام رکھنا چنانچہ آپ پیدا ہوئے سیاح کے حکم کے
موافق نام غلام رفاعی رکھا عرف محمد رفیع الدین آپکا نشوونما قندہار میں ہوا سن
شعور کے بعد ۱۴ برس کی عمر میں وطن مالوفہ میں شرح ملا جامی تک تحصیل کی مخدوم موصوف
نے آپکو عالم رؤیا میں ایک کتاب عنایت کی آپکا اصل طریقہ اویسیہ ہے روحانیت
سے مستفید ہوئے تھے مگر تکمیل حاجی رحمت اللہ صاحب سے ہوئی مگر آپکو طالب علمی کا
شوق تھا آپ اورنگ آباد گئے مولوی قمر الدین صاحب مرحوم و مولوی نور الہدیٰ صاحب
و مولوی سید غلام نور صاحب وغیرہ علماء و فضلاء اورنگ آباد سے کتب تحصیلی تا حاشیہ
بیضاوی و قدیمہ تمام کیں۔ حسب الطلب والد ماجد قندہار آئے استخارہ کے موافق
مرشد کی طلب میں رحمت آباد گئے اور حاجی رحمت اللہ نقشبندی کی صحبت میں ایک سال

تک رہے طریقہ قادریہ و نقشبندیہ کی اجازت حاصل کی اور خلافت کا خرقہ لیا مراجعت
کے وقت پانچ سال تک حیدرآباد دکن میں رہے پھر حیدرآباد سے حرمین شریفین کو گئے
حج و زیارت کے بعد مدینہ منورہ گئے محمد بن عبداللہ مغربی سے صحاح ستہ کی سند لی پھر
قندہار میں واپس آئے اور وہاں ایک خانقاہ بنام امام حسینؓ و حضرت غوث الثقلین
و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی بنا کر قندہار میں مقیم ہوئے۔ گلزار آصفی کے
مؤلف نے لکھا ہے کہ حضرت رفیع الدین صاحب قدس سرہ مغفرت منزل کے عہد میں
قندہار سے حیدرآباد میں رونق افزا ہوئے اہل شہر آپکی خدمت میں جوق در جوق آنے
لگے اور بیعت سے مشرف ہونے لگے اور اہل شہر چاہتے تھے کہ حضرت ہمیشہ شہر میں
سکونت اختیار کریں تاکہ شہر اور اہل شہر آفات و بلیات سے محفوظ رہیں لیکن اعظم الامراء
نے حضور میں عرض کیا کہ ایسے بزرگ جنکے مرید بے شمار ہیں شہر میں رہنا مناسب نہیں
اندیشہ ہے کہ مبادا حضور کے حکم کی تعمیل میں خلل واقع ہو جائے اور بھی دوسرے امور کا احتمال
ہے جنکی اصلاح ہرگز نہ ہوگی حضور نے حکم دیا کہ مولوی صاحب اپنے وطن مالوفہ
قندہار تشریف لیجائیں پس حضرت حسب الحکم بندگان عالی حضور وطن مالوفہ روانہ ہوئے
پس چند روز کے بعد اعظم الامراء ارسطو جاہ بعالم فنا روانہ ہوا۔ اور حضرت مولوی صاحب
باستدعا شمس الامراء بہادر امیر کبیر دوبارہ بلدہ حیدرآباد میں رونق افزا ہوئے
جان علیخاں مرحوم کے باغ میں فروکش ہوئے بینائی سے معذور ہو گئے تھے گوشہ
نشین رہتے تھے بطور سابق خلائق کی بھی کثرت نہیں تھی کم کم خاص لوگ خدمت میں
حاضر ہوتے تھے اور حضرت کثرت خلائق کو پسند نہیں فرماتے تھے آپ موزون الطبع
تھے شعر بھی کہتے تھے اور شعر میں قدرت اللہ بلیغ سے اصلاح لیتے تھے

من اشعار

یار در بر دارم و مشتاقِ دیدارم ہنوز
میدہی اے دل چرا در وصل آزارم ہنوز

خواندہ ام بر لوحِ دل حرفِ تجلی کسے
محو از خود گشتہ ام محتاج تکرارم ہنوز

بیا بیا کہ شہید تو بے دفن باقیست
برنگِ شمع بفانوس در کفن باقیست

ز روئے لطف بکس بوسہ دادۂ شاید
کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست

سپند وار ز سوز تو نالہا کردم
سخن تمام شد و آخرین سخن باقیست

آپکی وفات سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں واقع ہوئی۔ قندہار میں مدفون ہیں۔ امیر کبیر شمس الامراء بہادر نے مرقدِ مبارک پر گنبد عالیشان بنایا گیا۔ آپکے دو[۲] صاحبزادے محمد دائم صاحب و محمد قائم صاحب تھے۔
نواب شمس الامراء بہادر وغیرہ امراء آپکے مرید تھے۔ آپکا سالانہ عرس تکلف سے ہوتا ہے۔ فقراء و مشایخ و معتقدین جمع ہوتے ہیں نیاز و تبرک۔

نوٹ:۔ مؤلف کتاب تذکرہ اولیائے دکن نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے صاحبزادگان کی تفصیل میں سہواً دو صاحبزادے محمد دائم و محمد قائم صاحب بتلائے ہیں جو صحیح نہیں ہے میر محمد دائم صاحب، میر محمد قائم صاحب حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے نبیرگان ہیں اور درحقیقت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کے پانچ صاحبزادے تھے جنکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔ ۱۔ حضرت مولانا شاہ محمد نجم الدین قبلہ قدس سرہٗ۔ ۲۔ حضرت مولانا شاہ محمد زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ۔ ۳۔ قیام الحق والدین حضرت مولانا شاہ محمد قیام الدین قبلہ المعروف قائم شاہ صاحب قدس سرہٗ۔ ۴۔ حضرت مولانا شاہ محمد علیم الدین قبلہ قدس سرہٗ ۵۔ حضرت مولانا شاہ غلام نقشبند قبلہ قدس سرہٗ۔

کتاب مشاہیر قندہار

"(مؤلفہ محمد اکبر الدین صدیقی) مطبوعہ ۱۳۵۵ھ
صفحہ ۷۶ تا ۸۸ میں آپکا تذکرہ اسطرح مذکور ہے"

"حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندہاری قدس سرہ اور انکی اولاد"

آپ پنجشنبہ کے دن علی الصباح ۱۹ جمادی الثانی ۱۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے آپ خود اپنی پیدائش کے متعلق اپنی کتاب ثمرات المکیہ میں اپنے والد کے دلچسپ خواب کا تذکرہ کیا ہے آپکے والد نے غلام رفاعی عرف رفیع الدین نام رکھا۔ آپ نہایت ذکی تھے اور بچپن ہی سے بزرگی کے آثار نمایاں تھے چودہ سال تک اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے قندہار سے تعلیم پاتے رہنے کے بعد اورنگ آباد کا قصد کیا وہاں کچھ عرصہ تک مولانا قمر الدین سے عربی، فارسی میں استفادہ کیا پھر سورت کو روانہ ہوئے جہاں پر مشہور قاضی شیخ الاسلام خاں سے عربی کی تکمیل کی وہیں سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں بہت دنوں تک رہکر قرأت اور حدیث کی سند حاصل کی آپ نے اورنگ آباد میں شاہ عظیم الدین بلخی اور حضرت قمر الدین اورنگ آبادی سے نقشبندیہ طریقہ میں بیعت و اجازت حاصل کی اور ذکر و اشغال کے طریقے سیکھے بعد کو مرشد کامل کی تلاش میں ارکاٹ پہنچے وہاں حضرت حاجی رحمت اللہ نائب رسول اللہ کی خدمت میں ایک سال تک رہ کر سلوک میں مشغول رہے اور رفاعیہ قادریہ چشتیہ

سہروردیہ شطاریہ و مداریہ وغیرہ طریقوں میں بیعت کر کے تمامی اشغال و اعمال کی پابندی شروع کی اور خرقۂ خلافت و اجازت عام حاصل کر کے مرشد کی اجازت سے حیدرآباد کا رخ کیا۔

قیام حیدرآباد:۔ حیدرآباد میں آپکی ذاتِ بابرکات سے طالبین نے بہت فیض پایا آپکے کمالات کی اتنی شہرت تھی کہ اکثر عمائدین شہر نے بھی آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ نواب فخرالدین خان امیر کبیر شمس الامراء بہادر اور نواب رفعت الملک بھی آپکے زمرۂ مریدین میں شامل ہوئے۔ آپکے فیض کمالات نے ہزارہا مخلوق کو آپکے دیدار کا مشتاق بنا دیا آپ نے خاص و عام کے اژدہام و مریدین کے ہجوم سے متنفر ہو کر قصبۂ شمس آباد میں قیام کیا نواب شمس الامراء نے اس قصبہ کو بطور جاگیر نذر کر کے اسکی سند پیش کی آپنے جاگیر لینے سے انکار کیا اور سند چاک کر کے پھینکدی۔ نواب شمس الامراء آپکے اتنے معتقد تھے کہ اپنے ایک صاحبزادے کا نام بھی آپ ہی کے نام پر محمد رفیع الدین خان رکھا جو بعد میں بڑے بڑے خطابوں سے سرفراز ہوئے اور بالعموم عمدۃ الملک منجھلے میاں کے نام سے مشہور تھے نواب فخرالدین خان شمس الامراء کے دوسرے فرزند محمد بدرالدین خان رفعت جنگ معظم الدولہ معظم الملک بھی آپ ہی کے مرید و معتقد تھے یہ بہت بڑے مصنف اور شاعر تھے انہوں نے اپنے دیوان میں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا ذکر خاص اعتقاد سے کیا ہے وہ لکھتے ہیں ؎

جب سے بدرالدین ہوا بندہ رفیع الدین کا	تب سے اسکے اور بھی رتبہ ہوا آئین کا
ہے تصور دل کو اسکی چشم فیض آگین کا	اک نگاہ لطف سے جسکے ہے عالم فیضیاب
منہ سے نکلا اسکے ایسا حرف اک تسکین کا	وہ جہاں کی بادشاہی ہمکو حاصل ہو گئی

دین و دنیا کے ہیں مالک پیر و مرشد آئمینہ حامیٔ روز جزا ہے کون اس مسکین کا

نواب معظم الملک کے حالات اور تصنیفات وغیرہ کے متعلق اُسی خاندان کے ایک فرد نواب محمد ظہیر الدین خان کا تفصیلی مضمون "مرقع سخن" میں شایع ہو چکا ہے۔ نواب معظم الملک کے علاوہ شمس الامرا کے دوسرے صاحبزادے رشید الدین خان آفتاب الملک وغیرہ بھی مولانا شاہ رفیع الدین ہی کے مرید تھے چنانچہ ان کے بعد انکی اولاد کو شمس الامراء کی پائیگاہ سے متعدد جاگیریں عطا ہوئیں جن سے اب تک مولانا کی اولاد بہرہ مند ہے۔

عربستان کا دوسرا سفر

حیدرآباد قیام کے بعد آپ نے دوبارہ مکہ معظمہ کا ارادہ کیا اور بعد الفراغ حج مدینہ منورہ کی زیارت اور عربستان کی سیاحت میں ۳ سال گذار دئیے اُسی زمانہ میں ایک مشہور کتاب "ثمرات المکی" تحریر کی جسکا ذکر آگے آئیگا۔ حج و زیارت سے فراغت حاصل کرکے آپ تین سال بعد قندہار تشریف لائے اور یہاں ایک خانقاہ تعمیر کی تاکہ فقرا اور مساکین اسمیں آرام و اطمینان سے ذکر و شغل میں مصروف رہیں۔

سفر حیدرآباد

کچھ دن بعد حیدرآباد تشریف لائے آپکی آمد کی اطلاع سن کر باشندگان حیدرآباد نے آپکا پرتپاک خیر مقدم کیا اور پھر ذکر و شغل اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ آپکے عالم اور کامل ہونے کی اسقدر شہرت ہوئی کہ دن رات آپکی قیامگاہ پر ہجوم رہنے لگا اسکا آوازہ اعظم الامراء ارسطو جاہ مدار المہام وقت کے کانوں تک بھی پہنچا اور انھوں نے مولانا کو اپنے پاس بلایا لیکن مولانا نے جواب دیا "جس علم کا خدمت گذار ہوں اسکا اقتضا یہ نہیں ہے کہ

میں سلاطین و امراء کے دروازوں پر جبیں سائی کر دوں" اس جواب سے ارسطو جاہ مکدر ہو گئے اور مولانا کو حیدر آباد سے نکلوانے کیلئے مغفرت منزل کی بارگاہ سے اجازت چاہی اور یہہ عرض کیا وہ آجکل قندہار سے ایک شاہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اور رعایا کو اپنا اسقدر گرویدہ بنالیا ہے اگر چند روز ان کا شہر میں قیام رہا تو اسکا قوی احتمال ہے کہ سیاست ملکی میں خلل واقع ہو جائیگا" اس معروضہ کی بناء پر فرمان ایسے وقت شرف صدور لایا کہ مولانا ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد میں تشریف فرما تھے اور بیعت کا سلسلہ جاری تھا ہجوم اور کثرت کے سبب مولانا نے اپنے عمامہ کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں رکھا تھا اور بیعت کرنیوالے صرف عمامہ کو چھو رہے تھے۔ مولانا نے فرمان سنتے ہی کمبل کاندھے پر ڈال لی اور حضرت حسین شاہ ولی رح کی درگاہ کو چلے گئے پرانے پل تک ہمراہیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ یہاں کوتوالی رعایا کی روک تھام کر رہی تھی حتی کہ اس نے مولانا کے دروازے سے نکل جانے کے بعد پل کا دروازہ بند کر دیا لیکن فرط جوش سے عقیدتمند فصیل پھاند کر مولانا کے ساتھ ہو گئے۔ مولانا نے درگاہ میں چند دن قیام کیا اور پھر قندہار واپس چلے گئے آپکی مراجعت کے بعد ہی ارسطو جاہ نے اچانک انتقال کیا۔ اور میر عالم نے قلمدان وزارت کا جائزہ حاصل کیا پہلا فرمان منسوخ کر دیا گیا جسکی بناء پر نواب شمس الامراء امیر کبیر نے مولانا کو حیدرآباد تشریف لانے کی دعوت دی مولانا حیدر آباد آکر جان علیخاں کے باغ میں قیام فرما ہوئے مولانا کی صحت جسمانی خراب ہو چکی تھی بصارت میں بھی کافی کمزوری پیدا ہو گئی تھی اب ہجوم کی بھی وہ حالت نہ تھی کیونکہ مولانا نے خود ملنا جلنا ترک کر دیا تھا چند خاص خاص مریدین و معتقدین حاضر رہتے تھے۔ نواب شمس الامراء کے کل خاندان نے مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس دعوت کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ اسکے بعد مولانا قندہار تشریف لے گئے۔

کہتے ہیں کہ کچھ دن بعد حضرت مستان شاہ صاحب مجذوب نے آپکے دولت خانہ کی دیوار کو پتھر سے توڑنے کی کوشش کی معلوم ہونیکے بعد مولانا نے تبسم فرمایا اور کہلا بھیجا کہ آپکو زحمت گوارا کرنیکی ضرورت نہیں۔ اس ارشاد پر مجذوب موصوف واپس چلے گئے معتقدین نے اس راز کو معلوم کرنا چاہا تو مولانا نے فرمایا کہ اس مکان کی شکل بدل دیجائیگی چنانچہ کچھ دن بعد آپ بخار اور ضعفِ معدہ سے علیل ہوگئے اور صحت روز بروز رو بہ زوال رہی آخر آپ نے ۱۶ ار رجب ۱۲۴۱ھ میں ستہتر سال کی عمر میں وصال فرمایا اور آپکا مکان ایک عالیشان گنبد کی شکل میں منتقل ہوگیا اکثر شعراء نے تاریخیں نکالی ہیں جن میں دو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قاضی محمد شمس الدین شمس اودگیری۔

شہ رفیع الدین جہاں بگذاشتہ	رخت بر چہارم فلک برداشتہ
سالِ تاریخِ وفاتش گفت شمس	یک الف دو صد چہل یک ساختہ

۱۲۴۱ھ

۲۔ مولانا شاہ غلام رفاعی۔

مولوی معنوی شاہ رفیع اللقب	رفت بدار الجناں کرد علم را لقب
سالِ وفاتش چنیں ہاتفِ غیبی زغیب	گفت شب جمعہ را شانزدہم از رجب

۱۲۴۱ھ

ضلع ناندیڑ کیلئے ۱۶ ار اور ۱۷ ار رجب کی دو تاریخیں خاص اہمیت رکھتی ہیں انہیں ایام میں حضرت حاجی سیاح سرورؒ کا عرس نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے اور اطراف و اکناف اور دور دور سے زائرین زیارت سے شرف اندوز ہونے کیلئے آتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں بھی سینکڑوں زائرین آئے ہوئے تھے اور مولانا

کے وصال کی اطلاع پر خلق اللہ کے ہجوم کی انتہا نہ تھی راجہ گلاب سنگھ کی عملداری تھی وہ خود معہ اپنی فوج کے جنازہ کے ساتھ رہا۔ مولانا کو انکے ذاتی مکان میں جسمیں آپکی بڑی زوجہ النور بی بی صاحبہ قیام پذیر تھیں دفن کیا گیا۔ نواب امیر کبیر شمس الامراء محمد فخر الدین خان بہادر نے مزار شریف پر گنبد تعمیر کروایا جسپر بعض کتابوں میں تیس ہزار اور بعض میں پچاس ہزار کی لاگت آنا بتلایا گیا ہے۔ حسن خان اور عمر خان لاہوری کے زیر اہتمام یہہ گنبد تیار ہوا ہے۔ اسی پائیگاہ سے اب بھی آپکی اولاد اور سالانہ اخراجات عرس کیلئے رقم ملتی ہے۔

مولانا بحیثیت شاعر

آپ فارسی کے شاعر تھے اور نطق تخلص کرتے تھے۔ منشی قدرت اللہ بلیغ سے تلمذ تھا لیکن حاجی رحمت اللہ کی بافیض صحبت نے اس شغل کو جاری نہ رہنے دیا بلکہ اس سے بھی زیادہ یہہ کہ آپ نے اپنا جو کچھ بھی سرمایۂ شاعری تھا سب جلا دیا چند اشعار تاریخ اور تذکروں میں ملتے ہیں جنھیں یہاں نقل کر دیا جاتا ہے :-

بیا بیا کہ شہید تو بے دفن باقیست — برنگ شمع بقا توس در کفن باقیست
ز روئے لطف بکس بوسہ دادۂ شائید — کہ ہمچو شبنم گل نقش بر دہن باقیست
سپند وار ز سوز تو نالہ ہا کردیم — سخن تمام شد و آخرین سخن باقیست

خواندہ ام بر لوح دل حرف تجلی سکے — محو از خود گشتہ ام محتاج تکرارم ہنوز

مولانا بحیثیت ادیب

مولانا بحیثیت نثر نگاری فارسی کے اچھے ادیب تھے اور تصوف میں آپکا مرتبہ بہت بلند تھا آپکی متعدد

کتابیں موجود ہیں جنمیں دو تو بہت ہی مشہور ہیں۔

۱۔ **بشارۃ المکی**:۔ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں یہہ کتاب ۱۱۹۸ھ میں لکھی گئی کتاب کی اہمیت کا اس جملہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے جسکو مولانا نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"سببِ تالیفش آنست کہ فقیر در شب جمعہ در حطیم مکہ معظمہ در بعضے بشرات خود رؤیائے دیدم کہ از دیوار کعبۂ شریف یک کتاب و یک قلمدان بیرون آمد بشاد مانی تمام آں ہر دو را گرفتم دفی الحال بزرگے ندا کرد کہ ایں کتاب و قلمدان از جناب حضرت سرورِ کائنات ﷺ بتو عنایت شدہ مبارک باد" پوری کتاب تین عنوانات پر مشتمل ہے۔

۱۔ لزوم بیعتِ متعارفہ

۲۔ اذکارِ سر و جہر مخصوصہ طریقہ عالیہ قادریہ

۳۔ اعمال و وظائف و تعویذات و طلسمات مروجہ مشائخ طریقہ

مولانا کے مکہ معظمہ سے واپس تشریف لانے کے بعد عقیدت مند دل نے کتاب کی نقلیں لیں لیکن اکثر مقامات صحت سے مشتبہ رہ گئی۔ ایک عرصہ بعد مولانا انوار اللہ خان المخاطب نواب فضیلت جنگ بہادر استاد حضور پر نور خلد اللہ ملکہٗ نے اسکی طباعت کا خیال کیا اور مختلف نسخوں سے اسکی تصحیح کروائی۔ قاضی شریف الدین صاحب ناظر دائرۃ المعارف نے اس اہم کام کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ طلسمات وغیرہ کی صحت حضرت شیخ محمد بن احمد قادری الشاذلی نے کی جن کا مزار بمقام دیولکڈہ ضلع رائچور مرجع خاص و عام ہے۔ یہہ کتاب مجلسِ اشاعت العلوم مدرسہ نظامیہ سے شائع ہوئی ہے۔

۲۔ **انوار القندھار**:۔ اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں مولانا کی ابتدائی زندگی کی خود نوشتہ سوانح ہے اور اسکے بعد علماء و اولیائے قندھار کا مفصل حال لکھا ہے

نہایت مفید اور مستند تذکرہ ہے۔

۳۔ **تذکرۂ نوبہار**: یہ ۱۲۱۶ھ فارسی شعراء کا مختصر سا تذکرہ ہے جسمیں تقریباً ۷۵ شعراء کا حال درج ہے۔

۴۔ انفاس العاشقین ۱۱۹۵ھ۔ ۵۔ رسالۂ چشتیہ۔ ۶۔ سلوکِ نقشبندیہ۔ یہہ مختصر سے رسالے ہیں جنمیں مولانا نے تصوف اور سلسلۂ چشتیہ و نقشبندیہ کے ذکر و شغل کے طریقے اپنے مریدین کو بتلائے ہیں رسالۂ چشتیہ اور نقشبندیہ یہہ سب کتابیں کتب خانۂ آصفیہ میں موجود ہیں۔

مولانا کی اولاد

مولانا کی تین بیویاں تھیں پہلی حضرت النور بی بی صاحبہ بنت غیاث الدین صاحب قاضی قصبۂ نرسی دوسری حضرت قادر بی بی صاحبہ جو قصبۂ کوٹگیر کے خاندانِ قضات سے تھیں تیسری حضرت پیرماں صاحبہ۔

فرزندِ اوّل شاہ نجم الدینؒ

آپکے سب سے بڑے فرزند شاہ نجم الدین صاحب جید عالم تھے اور علومِ ظاہری و باطنی پر کافی عبور تھا آپکی دو شادیاں ہوئیں لیکن کسی سے اولاد نہوئی اور آپ اپنے والد بزرگوار کو ۱۲۳۷ھ میں داغِ مفارقت دے گئے آپکا مزار قاضی محلہ کی مسجد میں ہے۔

فرزند دوم زین العابدینؒ

دوسرے فرزند شاہ زین العابدین صاحب تھے جنہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا بلدۂ حیدرآباد ہی میں مقیم تھے اور یہیں وفات پائی آپکا مزار مولانا شجاع الدین صاحب کی گنبد کے روبرو مشرقی جانب مولوی یار محمد صاحب کی جالی کی قبر کے چبوترہ پر ہے آپکے تین فرزند اور ایک دختر تھیں پہلے فرزند شاہ محمد تاج الدین صاحب

(ب) محمد ولی اللہ صاحب، دونوں نے لاولد انتقال کیا (ج) غلام انبیاء صاحب انکی دو دختر تھیں ایک امین الدین داد امیاں محتسب قندہار سے منسوب ہوئیں جنکی دختر زوجہ احتشام الدین جاگیردار پیری کے دو فرزند اعتضاد الدین صاحب و انتصار الدین صاحب انجینئر اسوقت موجود ہیں۔ غلام انبیاء صاحب کی دوسری لڑکی حمید الدین صاحب قاضی احمد پور (درول راجورہ) سے بیاہی گیئں ان کے فرزند احمد الدین صاحب موجود ہیں۔

تیسرے فرزند قایم شاہؒ

حضرت قیام الحق والدین مولانا قائم شاہ قدس سرہٗ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا آپ ہمیشہ حیدرآباد میں رہے معتقدین و مریدین کافی تعداد میں تھے۔ تین مواضع بیپل گاؤں۔ پانگری۔ ڈیٹہ سرکار سے بطور جاگیر عطا ہوئیں تھیں۔ آپکی والدہ قادر بی صاحبہ ہمیشہ آپکے پاس رہیں بڑی عابدہ تھیں عالی خاندان بیگمات آپ کی بہت معتقد تھیں آپ کے وصال پر نواب امیر کبیر نے یاقوت پورہ کے باہر ایک باغ عنایت فرمایا اسمیں آپکا مقبرہ ہے۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ میں جب حضرت قائم شاہ قدس سرہٗ وصال ہوا تو آپ اپنی والدہ ماجدہ کے بازو سپرد خاک کیئے گئے۔ آپکے اخراجات عرس وعود وگل کیلئے پائیگاہ سے عـــ للعہ ۴۲ مقرر ہیں۔ حضرت قیام شاہ صاحب کے تین فرزند اور دو دختران تھیں۔

۱۔ شمس الدین لاولد انتقال کر گئے۔ ۲۔ رفیع الدین ثانی صاحب۔ ۳۔ شاہ عبداللہ صاحب، ایک دختر ہدایت علیصاحب سے منسوب ہوئیں اور دوسری تاج الدین صاحب سے۔ رفیع الدین صاحب کے دو فرزند تھے بہاء الدین عرف اللہ والے شاہ صاحب اور دوسرے شاہ سعید الدین من اللہ، مؤخر الذکر کے فرزند قاری تاج الدین (صاحب) شیخ القراء اسوقت موجود ہیں اور اپنے فن میں حیدرآباد

ہیں یگانۂ روزگار ہیں۔
بہاء الدین عرف اللہ والے شاہ صاحب کی دو لڑکیاں تھیں ایک فیاض الدین خاں نبیرۂ حافظ یار جنگ سے منسوب ہوئیں، اور دوسری سعید الدین صاحب محتسب بنول دوم تعلقدار سے۔ اول الذکر کے دو لڑکے فخر الدین خاں اور اسد الدین خاں اسوقت موجود ہیں۔ قیام شاہ صاحب کے تیسرے لڑکے شاہ عبد اللہ سے حضرت مشکل آسان کے خاندان کی دختر رفاعی بیگم منسوب تھیں جن سے دو فرزند غلام دستگیر اور امیر اللہ حسینی صاحب ہوئے۔ اول الذکر کے فرزند ضیاء الدین صاحب مجذوب اور مؤخر الذکر کے اقبال احمد ہیں۔

چوتھے فرزند علیم الدین تھے

علیم الدین کے دو فرزند غلام جیلانی اور حفیظ الدین انکی اولاد موجود ہے۔

پانچویں فرزند غلام نقشبند

ان کے تین بیٹے تھے، شرف الدین۔ محمد اصفیاء اور فصیح الدین انکی اولاد بمت ضلع پربھنی میں اب تک موجود ہے۔

مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہ کی آل

آپکی چار صاحبزادیاں تھیں پہلی صاحبزادی قاضی آصف قاضی نظام آباد سے بیاہی گئیں جن سے ایک صاحبزادے معین الدین ہوئے جنکے دو فرزند تھے، نواب فیروز یار جنگ اور نواب معز یار الدولہ تھے جو اعلیحضرت کے اتالیق اور نہایت لائق اور نیک کردار بزرگ تھے ان دونوں کے خاندان اور اولاد کا تذکرہ ضمیمہ میں درج رہیگا۔ فیروز یار جنگ کے تین لڑکے تھے، عبد القیوم عبد الحی و عبد الرحمٰن صاحب مہتمم پولیس موجود ہیں۔ معز یار الدولہ کے فرزندوں حامد الدین

حسین اور نواب قاسم الدین حسین کا تذکرہ ضمیمہ میں شامل ہے۔ دوسری صاحبزادی برہان اللہ حسینی صاحب لاولد حضرت سانگرٹے سلطان مشکل آسان سے بیاہی گئیں جنکی ایک لڑکی جو امیر الدین محتسب بنولہ سے منسوب ہوئیں ان سے دو لڑکے محی الدین احمد و نظام الدین احمد ہوئے۔ اول الذکر سے ایک فرزند فخر الدین صاحب اور ایک لڑکی جو برہان اللہ حسینی صاحب مشائخ و سجادہ چھوٹی درگاہ قندہار سے بیاہی گئیں دوسرے لڑکے نظام الدین صاحب سے ایک صاحبزادہ قمر الدین صاحب موجود ہیں۔

مولانا کی تیسری صاحبزادی سراج الدین صاحب قاضی قندہار سے بیاہی گئیں جنکے دو لڑکے غلام علی صاحب اور شجاع الدین صاحب تھے۔ غلام علی صاحب قاضی تھے انکے لڑکے غلام محمد تھے جنکے فرزند غلام احمد نے لڑکپن میں انتقال کیا اور قضاءت قندہار شجاع الدین صاحب کے خاندان میں منتقل ہو گئی۔ شجاع الدین صاحب کے دو مایۂ ناز سپوت مولانا مولوی انوار اللہ خان فضیلت جنگ اور مولوی امیر اللہ صاحب تھے۔ مولانا انوار اللہ صاحب نے قندہار کی قضاءت جو غلام محمد صاحب کے بعد منتقل ہوئی تھی اپنے بھائی قاضی امیر اللہ صاحب کے نام منتقل کر دی انکا ذکر قاضیانِ قندہار میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مولانا کی چوتھی صاحبزادی زینت بی صاحبہ سید امجد علی قاضی دیگلور سے بیاہی گئیں جن سے کئی لڑکے ہوئے انکی اولاد موجود ہے۔ انکے ایک فرزند عبد الفیاض تھے۔ جنکے فرزند عبد اللہ حسینی افسر مشہور شاعر تھے انکے دو لڑکے سید اعظم اللہ حسینی اطہر اور سید محمد حسین آزاد حیدرآباد کے مشہور شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ افسر صاحب سرن پلی تعلقہ نظام آباد کے جاگیردار تھے۔ چنانچہ انکی اولاد اب بھی جاگیر سے حصہ پاتی ہے۔ ان کے حالات ضمیمہ کتاب میں درج ہیں۔
شجرہ بموجب کتاب مشاہیر قندہار دکن دوسرے صفحہ پر درج ہیں:۔

حدیقۂ رحمانی

(واحد قلمی نسخہ مملوکہ مولوی سید شاہ فریدالدین صاحب نبیرہ حضرت میراں شاہ بغدادی قدس سرہ لنگر حوض) مولفہ حضرت سید عبدالرحمن ستقاف تالیف ۱۲۹۰ھ صفحہ ۵۰ تا ۵۲

ذکر حضرت مولوی رفیع الدین قدس سرہ

بن محمد شمس الدین مولد آپکا قصبہ قندھار سرکار ناندیڑ موضع محمد آباد بیدر ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۱۶۰ھ (گیارہ سو ساٹھ) میں ہے۔ والد آپکے صالح تھے۔ مسجد روضۂ حضرت مخدوم سیاح سرور المعروف سید سعید الدین رفاعی معتکف رہا کرتے تھے۔ حضرت مخدوم عالم رؤیا میں ایک رکابی کھانے کی آپکو مرحمت کرکے بشارت دیا کہ تمکو فرزند ہوگا نام میرا اسکو رکھو۔ چنانچہ والد آپکے بعد تولد آپکے نام آپکا غلام رفاعی اور عرف رفیع الدین رکھا۔ آپ فیض روحانیت سے حضرت حاجی سیاح سرور کے ہے۔ پس اصل طریقہ آپکا اویسی ہے جب آپکو داعیہ علم متحکم ہوا اور سفر اورنگ آباد کا اختیار کیا اور خدمت میں مولوی سید قمر الدین اور فرزند سے اُنکے سید نور الہدیٰ اور غلام نور وغیرہ علماء سے تفسیر بیضاوی تک پڑھا۔ اور حسب طلب والد بزرگوار قندھار کو تشریف لائے اور بموجب اشارۂ حضرت مخدوم طلب مرشد کامل میں رحمت آباد کو جاکر حضرت سید رحمت اللہ نقشبندی القادری سے ایک برس تک سلوک میں مشغول رہ کر خلافت طریقہ قادریہ ونقشبندیہ حاصل کیا۔ وقت مراجعت ۵ برس تک حیدرآباد میں بناء بر تربیت طالبات کی۔ بعد ازاں مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً وتکریماً و مدینہ

منورۂ کو تشریف فرما ہوئے اور ۳ برس تک صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث محمد بن عبداللہ مغربی مشایخین سے استفادہ کیا اور پھر قندھار کو مراجعت فرمایا اور اسی سال خانقاہ بنام حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور خواجہ بہاالدین نقشبند قدس سرہ بنا کیا۔

روایت:- جس وقت وارد بلدۂ حیدرآباد ہوئے جناب نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم مرید ہوئے اور اکثر امراء وغیرہ بیعت سے مشرف ہوئے۔ اِس قدر ہجوم خلائق آپکے دروازہ پر ہوا۔ جناب ارسطو جاہ مرحوم حضور پرنور سے عرض کئے کہ اگر آپ یہاں اور چندے رہینگے فتور و فتنہ ہوگا لہٰذا حضور سے آپکو بلدہ سے چلا جانے کا حکم دیا۔

روایت:- جس وقت آپ بعد مرید کرنے نواب امیر کبیر مرحوم کے شمس آباد کو تشریف لیجا کر اقامت فرمایا بعد آپ تشریف لیجانے کے ارادہ والدۂ حضرت نواب مرحوم و مغفور کا بیعت کیلئے آیا۔ ہر چند نواب مذکور عرض کرائے کہ ایک بار یہاں تک تشریف لاکر بیعت سے مشرف کرکے جاویں۔ آپنے جواب دیا کہ یہہ میرے سے نہ ہو سکے گا۔ اگر منظور ہو تو یہیں آوے۔ آخر نواب مرحوم والدہ صاحبہ کو روانہ شمس آباد کیا میں بیعت کیلئے اسقدر کثرت ہوئی کہ آخر اپنے پٹکے کو آپ نے دراز کرکے فرمایا کہ اسکو ہاتھ رفیع الدین کا تصور کرکے بیعت کریں۔

روایت:- جس وقت آپ بلدہ سے وقتِ شب وارد شمس آباد ہوئے خدام کو حکم دیا کہ شب ہو چکی ہے اس وقت تو اور کچھ تیار نہ ہو سکتا ہے مگر کھانا گھڑوں میں پکا دیں اور کھٹا املی کا تیار کریں۔ جس وقت کھانا تیار ہو چکا خادم آن کر پروانگی چاہا اگر حکم ہو تو دستر بچھاتا ہوں۔ فرمایا تھوڑا صبر کرو۔

وقت نماز عشاء ہے۔ دور سے شعل کی روشنی دکھلائی دی جب روشنی قریب ہوئی تو معلوم ہوا کہ کسی امیر نے حیدرآباد ایک دیگ بریانی اور خوان نان اور سالن روانہ کیا۔ تب اسوقت آپ نے حکم دیا کہ تناول کریں۔

وفات آپکی ۱۶ رجب المرجب ۱۲۴۱ھ (بارہ سو اکتالیس ہجری میں) اور مزار قندھار سرکار ناندیڑ میں ہے۔

نوٹ :- مؤلف کتاب حدیقۂ رحمانی نے آپکی ولادت ۱۱۶۰ھ میں تبلائی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ آپکی ولادت باسعادت درحقیقت ۱۱۶۴ھ میں ہوئی۔

شجرۂ اولاد مولانا شاہ رفیع الدین قندھاریؒ

(بموجب کتاب مشاہیر قندھار دکن صفحہ ۸۶)

ص ۲۰۳ . لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے دوسری تالیفات کے نام متروک ہوئے ہیں یا ثمرات المکیہ مجلس اشاعت العلوم مدرسہ نظامیہ سے شائع ہونا لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے البتہ اکابرین نے اسکی اشاعت کیلئے بہت کوشش کی لیکن یہ شائع نہ ہو سکی)

(نوٹ: مولفِ کتاب مشاہیر قندھار نے متذکرہ بالا شجرۂ اولاد نا مکمل معلومات لکھا ہے جو مکمل نہیں ہے اور کئی نام متروک ہو گئے ہیں تفصیلی شجرہ اولاد مرتب کیا جا کر شریک کتاب کیا گیا ہے۔ آپ کی تالیفات کی تفصیل درست نہیں ہے بجائے راحت الانفاس اس کتاب کا نام انفاس العاشقین

(شجرۂ آل مولانا شاہ رفیع الدین قندھاری)

بموجب کتاب مشاہیر قندھار دکن صفحہ ۸۸

نوٹ:- مولف کتاب مشاہیر قندھار نے متذکرہ بالا شجرۂ آل تا حد معلومات لکھا ہے جو مکمل نہیں ہے اور کئی نام متروک ہوئے ہیں تفصیلی شجرۂ آل مرتب کیا جا کر شریک کتاب کیا گیا ہے

(شجرۂ آل مولانا شاہ رفیع الدین قندھاری)

بموجب کتاب مشاہیر قندھار دکن صفحہ ۸۸

انوار الرفیع

- دختر زوجہ قاضی آصف
  - معین الدین
    - فیروز یار جنگ
      - عبد القیوم
      - عبد الرحمٰن
    - سیف الدولہ
      - حامد الدین حسین
      - قاسم الدین حسین
- دختر زوجہ برہان اللہ حسینی
  - دختر زوجہ امیر الدین محتسب بیولہ
    - محی الدین
      - فخر الدین
      - دختر زوجہ برہان اللہ حسینی
    - نظام الدین
      - قمر الدین
- دختر زوجہ سراج الدین ہاشمی قندھار
  - غلام علی
  - شجاع الدین
    - (انوار اللہ ذالہ) فضیلت بیگم
- دختر زوجہ ... مجد قاضی ...
  - عبد الفتاح
    - عبد اللہ حسینی اقسر
      - اعظم اللہ حسینی اظہر
  - قاسم علی
    - حامد علی
      - خادم علی
        - انوار اعلیٰ

نوٹ :۔ مولف کتاب مشاہیر قندھار نے متذکرہ بالا شجرۂ آل تا بحد معلومات لکھا ہے جو مکمل نہیں ہے اور کئی نام متروک ہوئے ہیں تفصیلی شجرۂ آل مرتب کیا جا کر شریک کتاب کیا گیا ہے

شجرۂ آلِ استاذ المحدثین امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ الواصلین افضل المتاخرین قطب الاقطاب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندھاری قدس سرہ

(انوار الرفیع)

(۱) حضرت روشن بی صاحبہ رحہ زوجہ قاضی آصف ثانی
- اجالا بی والدہ قاسم علی قاضی دیگلور
- معین الدین
  - معز الدین — مرزا یار جنگ
  - فیروز یار جنگ نبیرہ رفیع الدین
    - عبدالقیوم — عبدالحی — ابو الحمد عبدالحی
    - زوجہ محمود عبدالقدیر ظفر النساء
  - قاسم الدین حسین — اعظم بیگم — قمر النساء بیگم — نجم النساء بیگم — حامد الدین حسین
    - معین الدین حسین — معز الدین حسین — نذیر الدین حسین
    - احمد الدین — حامد الدین — غوث نواب — فرزند
- عماد الدین
  - غازی الدین
    - عماد الدین
      - احمد عبدالحفیظ — محمد عبدالحمید — محمود عبدالقدیر — عبدالوحید قاسم جانی — زوجہ فیاض الدین ولایت النساء — عبدالواسع اشرف — بشیر عبدالمتین — اختر زوجہ اسد الدین
    - رشید النساء زوجہ حکیم محمود صمدانی — عبدالعزیز
    - آمنۃ النساء زوجہ عبدالحی شجاع الدین
    - افتخار النساء نواب بیگم زوجہ میر شبیر علی لاولد
- رفیع الدین
  - ولی الدین
    - اکرام الدین — فرید الدین — فیاض الدین

(۲) حضرت دائم بی صاحبہ رحہ زوجہ برہان اللہ حسینی ثانی سروری
- مریم بی زوجہ امیر الدین محتسب بتولہ
  - انور بی زوجہ فضیلت جنگ
  - صاحب بی
  - محی الدین
    - فخر الدین وکیل
    - افضل النساء زوجہ برہان اللہ حسینی
      - ظہیر الدین — سعد الدین
  - نجیبہ بیگم
  - نظام الدین
    - قمر الدین

ازبطن حضرت انور بی صاحبہ بنت حضرت قاضی غیاث الدین قاضی نرسی

(۳) حضرت فاطمہ بی صاحبہ رحہ زوجہ سراج الدین ثانی قاضی قندھار
- غلام علی
  - غلام محمد
    - غلام احمد (لاولد فوت)
  - دختر زوجہ سید احمد محتسب دیگلور
    - زوجہ غازی الدین بن عماد الدین
    - آصف النساء زوجہ عبدالحی
- شجاع الدین
  - افتخار النساء عرف نواب بیگم زوجہ میر شبیر علی
    - مولانا انوار اللہ فضیلت جنگ رحہ
      - عبدالجلیل (لاولد فوت) — عبدالقدوس (لاولد فوت) — زوجہ سید علی — حکیم محمد عبدالقادر
      - ولایت النساء زوجہ عبدالغفور فرزند محمد امیر اللہ
        - شجاع الدین
      - زوجہ محمد زین العابدین
        - مسعود احمد — کرامت اللہ — زہرۃ النساء (لاولد فوت) — احمد النساء — عبدالحق محمد رفیع الدین
      - قاضی سراج الدین
    - محمد امیر اللہ
      - عبدالمغنی — عبدالغفور — عزیز النساء زوجہ مرید الدین
      - شجاع الدین — زوجہ مسعود احمد لاولد — انوار النساء
        - صفی الدین
    - والدہ سید علی
      - سید علی
    - زوجہ حمید الدین برادر قاضی اہدنہ
      - عبدالمجید تحصیلدار — زوجہ اول شاکر اللہ حاجی میاں — فضل اللہ داد میاں — غوثو میاں

(۴) حضرت زینب بی صاحبہ رحہ زوجہ قاضی سید امجد قاضی دیگلور
- سید رحمت اللہ قاضی دیگلور
  - سید قاسم علی قاضی دیگلور
    - میر حامد علی قاضی
      - طالب علی قاضی
        - اقبال علی قاضی
          - زوجہ ترصیص الدین
          - میر حامد علی قاضی تنویر
    - احمد بی
    - مظفر بی والدہ قاسم الدین حسینی
- سید احمد محتسب دیگلور
  - سید امجد — سید یعقوب
- سید حامد محمد یکی
  - جمیلہ بی ازوجہ اول
    - سید محمود ابن سید میر حسینی
  - زوجہ حمید الدین برادر قاضی اہدنہ
  - سید عبداللہ حسینی جاگیردار سرنی
    - اعظم اللہ حسینی — سید محمد حسین آزاد — ام الفضل زوجہ جبار الدین
  - سید میر حسینی
    - سید محمود — شریف بی — سیدانی بی — سید محمد
  - سید ابراہیم
  - سید یٰسین
  - سید عبداللہ
    - رشید الدین وکیل — یوسف الدین
- سید عبدالباسط حسینی
  - اولیا بی زوجہ عبدالمجید محتسب عماد الدین قاسم حسینی
    - عائشہ بیگم
      - میر محمود علی — میر حامد علی
      - سیدانی بیگم لاولد فوت
- سید عبد الفتاح
- اشرف بی
  - ہاجرہ بی زوجہ فصیح الدین
    - محمد ولی الدین — امۃ اللہ بی — بشیرہ بی
      - فخر الدین وکیل — دختر افضل النساء
  - سید محمد ہدایت اللہ عرف جمعدار صاحب
    - محمد منیر
      - عبدالحمید
    - عبدالکریم — عبدالرحیم — عبدالرؤف — دولت بی — مالن بی

ضمیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین استاد المحدثین افضل
المتاخرین وحید العصر قطب الاقطاب شیخ العرب والعجم مولانا مولوی غلام رفاعی شاہ محمد
رفیع الدین قندہاری الدکنی قدس اللہ سرہ العزیز کے مقدس و متبرک تذکرہ سے فارغ
ہونیکے بعد اس ناچیز فقیر حقیر نے حضرت قدوتی وسیلتی سیدی سندی مرشدی و والدی
تاج القرا تاج المناظرین مولانا مولوی قاری شاہ محمد تاج الدین صاحب قبلہ ادام اللہ
تعالےٰ فیوضہ وبرکاتہ کے حالات مرتب کرکے اس تذکرہ کے جزو ثانی کی حیثیت سے شامل کتاب ہذا
کیا ہے چونکہ اس سلسلۂ عالیہ سے انسلاک اور اسکے فیوض و برکات سے استفادہ حضرت قبلہ
گاہی کی ذات گرامی کے طفیل میں اس بندۂ آنجناب کو نصیب ہوا چنانچہ ایک بندۂ باوفا کی
حیثیت سے اپنے پیر روشن ضمیر کی نسبت ہر نوبت پر اس ناچیز کے پیش نظر ہے
اسی نسبت کے ساتھ اس کتاب کا آغاز ہوا اور حضرت مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہ
العالیہ کی نسبت ساتھ یہہ کتاب انجام پائی ہے فقط

فقیر شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری

حالات

حضرت قدوتی مرشدی سیدی سندی وسیلتی و والدی تاج الفقرا تاج القرا، تاج المناظرین مولانا مولوی قاری المقری شاہ محمد تاج الدین صاحب قبلہ فاروقی القادری نقشبندی چشتی الرفاعی ادام اللہ تعالٰے فیوضہم و برکاتہم ۔

حضرت شاہ محمد سعید الدین المعروف شاہ من علیہ الرحمۃ

حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے مرشد اور والد بزرگوار حضرت مولانا شاہ محمد سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ ابن حضرت شاہ محمد رفیع الدین ثانی علیہ الرحمہ ابن حضرت قیام الحق والدین شاہ محمد قیام الدین علیہ الرحمہ ابن حضرت امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ السالکین استاد المحدثین افضل المتاخرین قطب الاقطاب شیخ العرب والعجم مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندھاری الدکنی قدس سرہ العزیز ہیں ۔ آپکے والد بزرگوار نہایت خداترس اور مقدس بزرگ تھے اور آپکو بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق تھا اور خاص نسبت کے حامل تھے آپنے اپنی ساری زندگی اپنے سلف صالحین کے طریق پر فقیرانہ شان کے ساتھ بسر فرمائی اور آپ سے پیران سلسلہ کا فیضان جاری رہا نہایت متجاب الدعوات تھے آپکی زبان اور قلم میں غیر معمولی اثر تھا چنانچہ ہزاروں مریدین و معتقدین نے آپ سے فیض پایا اور بعض ذکر پیش آنے والے واقعات آپنے پہلے ہی بیان فرما دیئے ۔ آپ نے حج و زیارت کیلئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ کا سفر اختیار فرمایا اور تین سال مدینہ طیبہ ہی میں قیام فرما رہے اور اکثر اوقات حرم شریف کی حاضری میں گذارتے چنانچہ بارگاہِ رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے خوب مستفید و مستفیض ہو کر تین سال

کے بعد بلدۂ حیدرآباد واپس تشریف لائے۔ روایت ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضور پُر نور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی دولت مدینۂ طیبہ میں مجھے ملی ہے۔ بارگاہِ نبوت سے آپکی یہہ خاص نسبت و عقیدت آپکی ساری زندگی میں کرشمہ ساز رہی بالآخر اِسکا عظیم الشان نتیجہ آپکے وصال کے وقت اِسطرح برآمد ہوا کہ جب آپ اِس دارِ فانی سے رحلت فرما رہے تھے آپکی زبانِ مبارک سے یا شفیع الوریٰ، یا شفیع الوریٰ جاری تھا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ چنانچہ آپکا وصال ہوگیا تو مشہور ہے کہ آپکے قریب سے چنبیلی کے پھولوں کی خوشبو مہکنے لگی حتیٰ کہ دوا کی شیشیوں کٹوریوں اور گلاس وغیرہ سے بھی چنبیلی کی خوشبو آتی تھی۔ سبحان اللہ نسبت کے کرشمے بھی کیا عظیم الشان ہوتے ہیں نسبت کی بات تو اہلِ نسبت ہی جانتے ہیں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آپکے والدِ ماجد حضرت مولانا شاہ محمد رفیع الدین ثانی قدس سرہٗ تھے جو افضل المتاخرین امام العارفین قدوۃ الکاملین شیخ الشیوخ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ العزیز کے حقیقی پوتے تھے اور آپکی والدۂ ماجدہ حضرت فاطمہ بیگم قبلہؒ حضرت سید قاسم صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی صاحبزادی تھیں جو حضرت مولانا غلام نبی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ المعروف حضرت غلامی شاہ صاحبؒ خطیب مکہ مسجد کے پوتے اور نسباً سادات سے تھے چنانچہ حضرت غلامی شاہ صاحب قبلہؒ کا ذکر تذکرۂ اولیائے دکن حصہ دوم جلد سوم کے صفحہ ۴۶۳ پر موجود ہے یہہ حیدرآباد کا مشہور عالم خاندان تھا اور مکہ مسجد کی خطابت وراثتاً اسی خاندان میں چلی آتی تھی اِس خاندان کے بزرگوں کے مزارات محلہ دبیرپورہ (فرحت نگر) میں واقع ہیں۔ حضرت شاہ سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کمسن ہی تھے کہ والدین کا سایہ سر سے اُٹھ گیا چنانچہ حضرت مولانا شاہ محمد تاج الدین قبلہ قدس سرہٗ سجادہ نشین درگاہ شریف حضرت مولانا مولوی شاہ

رفیع الدین قندھاری قدس سرہٗ جو آپکے تایازاد چچا اور حقیقی پھوپا تھے آپکو بطور فرزند آغوش لے لیا کیونکہ حضرت شاہ تاج الدین قبلہؒ کو اولاد نہیں تھی گویا آپکی حقیقی پھوپی نے آپکو گود لیا اسطرح آپکی پرورش تعلیم و تربیت اپنی حقیقی پھوپی کے گھر یعنی حضرت مولانا شاہ تاج الدین قبلہ قدس سرہٗ کے زیر سرپرستی و زیر سایہ ہوئی اور حضرت شاہ تاج الدین قبلہؒ ہی سے آپکو بیعت و خلافت و اجازت حاصل ہوئی اور حضرت موصوف کے وصال کے بعد آپ ہی اُنکے جانشین ہوئے اور اُنکی معاش بھی آپ ہی پر اُتری اسطرح بیعت و خلافت اور اجازت کا یہہ سلسلہ حضرت شاہ سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کو آپکے مرشد یعنی آپکے تایازاد چچا اور حقیقی پھوپا حضرت مولانا شاہ تاج الدین قبلہ قدس سرہٗ کے واسطے سے ملا۔ جو بحمد اللہ حضرت مرشدی و والدی قبلہ گاہی مدظلہٗ سے آج بھی جاری ہے۔

علاوہ ازیں حضرت شاہ تاج الدین قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپکے چھوٹے بھائی حضرت شاہ غلام انبیاء قبلہ علیہ الرحمہ نے بھی اپنے طور پر حضرت مولانا شاہ سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کو اجازت اور خلافت مرحمت فرمائی اور یہہ فرمایا کہ ہم آپکو بھائی صاحب (یعنی حضرت مولانا شاہ تاج الدین علیہ الرحمہ) کا خلیفہ اور جانشین تسلیم کرتے ہیں اور ہماری طرف سے بھی اجازت اور خلافت آپکو دیتے ہیں لیکن شجرہ میں ہمارا نام نہیں رکھنا بلکہ اپنی نسبت بھائی صاحب (حضرت شاہ تاج الدینؒ) سے بتلانا اور ہمارے خاندان کے لوگوں سے بھی بیعت لینے کے آپ مجاز ہیں۔

حضرت شاہ سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کا وصال بتاریخ ۱۳ ار شعبان المعظم روز چہارشنبہ ۱۳۵۳ھ ہوا اور آپکا مزار مبارک حضرت بارھویں صاحب

قبلہؒ کی جالی کے چبوترے پر حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ گنبد مبارک کے شرقی جانب اپنے دادا کے حقیقی برادر بزرگ مولانا شاہ محمدؒ زین العابدین قبلہ قدس سرہٗ کے مزار پر انوار کے پہلو میں واقع ہے۔ آپکے دو صاحبزادگان حضرت شاہ محمد رفیع الدین ثالثؒ اور حضرت سیدی مرشدی والدی تاج القراء تاج الفقراء قاری المقری مولانا مولوی شاہ محمدؒ تاج الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی ہیں۔

حضرت شاہ محمدؒ سعید الدین المعروف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کی پہلی محل محترمہ حضرت حافظ مولانا میر شجاع الدین حسین ثانی علیہ الرحمہ کی بڑی صاحبزادی تھیں اُنکے بطن سے جو بھی اولاد ہوئی بچپن ہی میں جاں بحق ہوئی۔ اپنی پہلی محل محترمہ کے وصال کے بعد حضرت علیہ الرحمہ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا اور بعد فراغ حج و زیارت تین سال مدینۂ منورہ میں قیام فرمایا اُسکے بعد آپکے خسر حضرت حافظ مولانا میر شجاع الدین حسین ثانی علیہ الرحمہ نے آپکو بلوا کر اپنی دوسری صاحبزادی حضرت حبیبہ بیگم قبلہؒ کو آپکے عقد نکاح میں دیا جن کا وصال بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ ہوا اور یہ احاطۂ درگاہ حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ مدفون ہوئیں۔ چنانچہ دوسری محل محترمہ کے بطن سے دو صاحبزادے حضرت شاہ محمدؒ رفیع الدین ثالثؒ اور حضرت سیدی مرشدی و والدی تاج القراء مولانا مولوی شاہ محمدؒ تاج الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی ہیں۔ حضرت شاہ محمد رفیع الدین ثالثؒ نے بتاریخ ۱۹ شعبان ۱۳۸۷ھ م ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء بروز چہار شنبہ انتقال فرمایا اور احاطۂ درگاہ شجاعیہ میں حضرت مولانا شاہ زین العابدین قبلہؒ کے پہلو میں مدفون ہوئے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ ۱۔ حضرت یٰسین بیگم صاحبہ مغفورہ۔ ۲۔ حضرت آمنہ بیگم صاحبہ مغفورہ، پہلی صاحبزادی مولوی حکیم خواجہ

لطف اللہ عرف الشمات شاہ صاحب مرحوم سے منسوب تھیں جو لاولد انتقال فرمائیں اور جنکا مزار احاطۂ گنبد حضرت مولانا شجاع الدین قبلہ میں واقع ہے دوسری مولوی محمد عبد القادر صاحب صدیقی سررشتہ دار عدالت دار القضاء سے منسوب ہوئیں جنکو ایک دختر خواجہ پاشاہ صاحبہ مرحومہ ہوئیں جو مولوی قاضی رحمن شریف صاحب سے منسوب ہوئیں انکے بطن سے تین فرزند اشرف سلمہٗ افسر سلمہٗ اور حسینی سلمہٗ اور ایک دختر منظور جہاں سلمہا ہیں۔ حضرت آمنہ بیگم صاحبہ مغفورہ کا مزار بھی اندرون احاطۂ گنبد حضرت مولانا شجاع الدین قبلہ قدس سرہٗ واقع ہے۔ دوسری محل محترمہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ محمد سعید الدین عرف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ کے عقد نکاح میں حضرت نور النساء بیگم صاحبہ بنت حضرت سید فاضل شاہ صاحب مغفور آئیں جو آپکی تیسری محل محترمہ ہیں جنکے بطن سے ایک صاحبزادے حضرت شاہ محمد بہاء الدین صاحب عرف خواجہ پاشاہ صاحب ہیں۔

حضرت قدوتی مرشدی سیدی سندی و والدی تاج القراء تاج الفقراء تاج المناظرین قاری المقری مولانا مولوی شاہ محمد تاج الدین صاحب قبلہ ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ و برکاتہ۔

نام و نسب اسم گرامی شاہ محمد تاج الدین ہے۔ آپکا سلسلۂ نسب چالیسویں واسطے سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتا ہے۔ آپکے جد اعلیٰ حضرت امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ السالکین استاد المحدثین افضل المتاخرین شیخ العرب والعجم قطب الاقطاب مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قندھاری قدس سرہٗ العزیز ہیں۔ اول

آپکے پڑنانا حضرت شیخ الشیوخ قطب الہند مولانا مولوی میر شجاع الدین حسین قدس سرہٗ ہیں۔

ولادت آپکی ولادت بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ حیدرآباد دکن محلہ عیدی بازار اندرون احاطۂ گنبد حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ ہوئی۔

تحصیل علم بچپن ہی سے آپکو علم دین کے حصول کی لگن تھی چنانچہ خاندان کے بزرگ افراد جنہوں نے حضرت قبلہ گاہی کا بچپن دیکھا ہے فرماتے ہیں کہ آپکو دوسرے ہم عمر بچوں کی طرح لہو لعب میں نہیں دیکھے بلکہ کم سنی میں بھی آپ منفرد المزاج تھے کھیل کود سے رغبت نہ تھی کم عمری ہی سے تحصیل علم کا جذبہ آپ میں پیدا ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے اپنے وقت کے جید علمائے حیدرآباد کی خدمت میں زانوئے ادب طے فرما کر قرآن مجید۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ عقائد۔ عربی، فارسی، اردو تصوف وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی اگرچہ تحصیل علم میں کافی مشقت برداشت کرنی پڑی لیکن اپنے ہر استاد کی درسگاہ پر حاضر ہو کر بڑی محنت کے ساتھ سلسلۂ تعلیم کو تمام فرمایا۔ آپکے اساتذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

(۱) امام القراء مولانا قاری المقری میر روشن علی صاحبؒ (۲) حضرت مولانا مخدوم حسینیؒ مفتی جامعۂ نظامیہ (۳) حضرت مولانا سعید الدین انصاریؒ شیخ المنطق جامعۂ نظامیہ (۴) حضرت مولانا حمید الحقؒ (۵) حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ خطیب مکہ مسجد اور (۶) حضرت مولانا حافظ فضل الدین پنجابیؒ ہیں۔ فن شاعری میں مولوی میر عابد علی صاحب قدرت مرحوم اور علامہ ضامن کنتوری مرحوم سے تلمذ رہا۔

علمی کارنامے

قرآنِ مجید کی تعلیم کے حصول میں آپ نے سعیٔ بلیغ فرمائی اور حضرت امام القراء قاری میر روشن علی الحسینیؒ سے اس فن کو بڑی تحقیق کے ساتھ حاصل فرمایا اور اسمیں آپکو بڑا کمال حاصل ہوا۔ آپ نے ۱۳۴۰ھ میں بروایت سیدنا عاصمؒ اور ۱۳۴۱ھ میں بہ قرآتِ سبعہ اور ۱۳۴۲ھ میں بہ قرآتِ عشرۃ الکاملہ قرآنِ مجید ختم فرماکر باضابطہ اسناد حاصل فرمائیں۔ اسطرح اپنے استادِ محترم کے پاس آپ نے سب میں پہلے سبعہ و عشرہ کی تکمیل فرمائی۔ چنانچہ مشاہیر قندھار دکن صفحہ ۵۸ پر ان الفاظ میں آپکا ذکر کیا گیا ہے "وہ شیخ القراء قاری تاج الدین صاحب اپنے فن میں اس وقت یگانۂ روزگار ہیں" آپکے استادِ محترم اس واقعہ کو فخریہ طور پر بیان فرماتے تھے کہ دورانِ تعلیم ایک دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ نے بعد نمازِ مغرب بہ قرآتِ عشرہ قرآن مجید سنانا شروع فرمایا اور رات کے تین بجے تک تین پاروں سے زاید قرآن مجید بلا تکلف عشرہ کے اختلافات کے ساتھ سنایا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہیکہ دورانِ طالب علمی آپکو قرآتِ عشرہ کے اصول و فروع پر کتعدر عبور حاصل تھا۔ اس فن میں حضرت قبلہ گاہی کے سینکڑوں تلامذہ ہیں جو قرآن مجید کی خدمت میں مختلف مقامات پر مصروف ہیں۔ اسطرح فن تجوید و قراءت میں آپکا حلقۂ درس کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ ۱۳۸۳ھ کو تواریخ ۱۹ / ۲۰ ذالحجہ مطابق ۲ / ۳ مئی ۱۹۶۴ء روز شنبہ و یکشنبہ آپکے تلامذہ اور شہریانِ حیدرآباد کیجانب سے آپکے چالیس سالہ قرآنی خدمات کے اعتراف میں سنہری جوبلی کے تقاریب مکہ مسجد میں منائے گئے جسمیں آپکی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا اور اسکے ۲ دو اجلاس منعقد ہوئے جسمیں مختلف علماء کے تقاریر ہوئے اور بلدۂ حیدرآباد کے دینی مدارس کی جانب سے آپکی کثرت سے گلپوشی کیگئی اور فن تجوید و قرأت پر متعدد مطبوعہ و قلمی کتب فراہم کئے جاکر اسکی نمائش بھی رکھی گئی تھی

بہر حال اس تقریب کے موقع پر حضرت قبلہ گاہی کی مجلس تلامذہ کیجانب سے آپکے مختصر حالات زندگی شائع کیئے جاکر جلسہ گاہ میں تقسیم کیئے گئے تھے آگے اُسکے ضروری اقتباسات بھی اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں جسکے دیکھنے سے اس فن میں آپکے عظیم الشان خدمات سے واقفیت ہوگی۔ قاری کرنل بسم اللہ بیگ صاحب مرحوم نے بھی ایک کتاب "قاریانِ ہند" تصنیف کی ہے جسکی جلد سوم صفحہ ۲۵ پر حضرت قبلہ گاہی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ حضرت امام القراء علیہ الرحمہ کے تلامذہ میں سب سے زیادہ قابلِ قدر شخصیت آپکی ہے وغیرہ وغیرہ۔ زمانۂ طالب علمی ہی سے آپنے تدریسی سلسلہ فن تجوید و قرارت میں آغاز فرما دیا تھا لیکن بتاریخ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ آپ نے اسکو منظم فرمایا اور ایک درسگاہ کی صورت دی اور اسکا نام "مدرسہ مؤید القراء" رکھا۔ یہہ درسگاہ دکن میں اپنی نوعیت کی پہلی درسگاہ تھی جسمیں طلباء کے قیام و طعام کا انتظام تھا اور اُنکے لئے کافی سہولتیں مہیا تھیں جسکی وجہ یہہ تھی کہ طلباء کی دلچسپی اور توجہ قرآن مجید کی تعلیم سے ہٹنے نہ پائے اس درسگاہ سے سینکڑوں طلباء فن تجوید و قرآت کی تعلیم سے فارغ ہوکر نکل چکے ہیں الحمد للہ آج بھی آپکے تدریسی مشاغل آپکے مکان پر جاری ہیں۔

فن تجوید و قراءت کے علاوہ تفسیر۔ حدیث۔ کلام۔ عقاید۔ ادب وغیرہ میں بھی آپکو بڑی دستگاہ حاصل ہے چنانچہ آج سے تقریباً ۴۵ - ۵۰ سال قبل آپکے زبردست علمی کارنامے بلدۂ حیدرآباد میں شہرت پاگئے تھے جبکہ آپ نے کئی معرکتہ الآرا مناظروں میں حصہ لیا اور نہایت عالمانہ اور مدلل مباحث فرمائے بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہر مناظرہ میں آپکو فریق پر غلبہ حاصل رہا یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ بلدۂ حیدرآباد میں آپکو تاج المناظرین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا اس سے فن مناظرہ میں آپکے کمال کا پتہ چلتا ہے۔ واضح رہے کہ مناظرہ وہ اہم اور جامع فن ہیکہ جسمیں وہی حصہ لے سکتا ہے جسکو استحضارِ علم ہو۔

قادیانی مذہب کے خلاف جد وجہد

اُسی دور میں آپ نے قادیانی مذہب کے خلاف قدم اٹھایا اُن سے مناظرے فرمائے پمفلٹس اور اُنکے نام کھلی چھٹی شایع فرمائی چنانچہ اِس حقیقت کا اعتراف پروفیسر الیاس برنی مرحوم پروفیسر جامعہ عثمانیہ نے اپنی کتاب "قادیانی مذہب" کے دیباچہ میں کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ قادیانی مذہب کے خلاف ابتدائی کام کرنے والوں میں مولوی قاری شاہ محمد تاج الدین صاحب ہیں۔ متذکرۂ بالا دیرینہ مذہبی خدمات کا سلسلہ حضرتِ ممدوح کے مبلغِ علم کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے۔ مناظروں کا یہ سلسلہ جب فرمانِ شاہی سے مسدود ہوا تو پھر آپکی ساری توانائیاں توجہ اور دلچسپیاں تجوید وقرأتِ قرآنِ مجید کی تعلیم وتدریس میں مرکوز ہوگئیں اور آج زاید از پچاس سال کے عرصہ سے بحمد اللہ جاری ہیں۔

تصنیف وتالیف

اپنے تدریسی مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف وتالیف کی جانب بھی توجہ مبذول فرمائی اور آپکے حسبِ ذیل تصانیف ہیں۔

۱ تالیق تجوید القرآن:۔ فنِ تجوید القرآن میں یہ ایک نہایت ہی مفید اور مستند کتاب آپ نے ۱۳۴۷ھ میں تالیف فرمائی اور اصولِ تجوید کو سلیس اردو میں قلمبند فرمایا ہے جسکی غیر معمولی افادیت کے سب ہی قائل رہے آپکے استادِ محترم نے بھی آپکی اس تالیف کی بہت ہی تحسین فرمائی اور منظوم تقریظ بہ زبان فارسی تحریر فرمائی ہے جسکے دیکھنے سے کتاب کی غیر معمولی اہمیت وافادیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ آج تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن طبع ہوکر ختم ہوچکے ہیں اور یہ کتاب ہندوستان اور پاکستان میں کافی مقبول ہوئی۔ اِس کتاب کی خصوصیت یہ ہیکہ مبتدی طالب علم بھی اِسکے مطالعہ سے فنِ تجوید کے اصول وفروع کو بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔

۲۔ **تلخیص السبعہ :** ۔ قرأت سبعہ کے طلباء کی سہولت کیلئے ایک جدول مرتب فرمایا جسمیں اصولِ سبعہ کی انفراداً اور اجتماعاً وضاحت فرمائی اور جسکو تلخیص السبعہ سے موسوم فرمایا ہے ۔ جس سے طالب علم بیک نظر اختلافات سبعہ کو سمجھ سکتا ہے۔

۳۔ **جدول عشرۃ الکاملہ :** ۔ طلبائے قرآت عشرہ کی سہولت کیلئے ایک جدول عشرۂ کاملہ کا بھی مرتب فرمایا جسمیں انفراداً و اجتماعاً اختلافاتِ قرآت عشرہ کو آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے ۔

۴۔ **تذکرۂ غوث الدکنؒ :** ۔ یہہ کتاب آپ نے حضرت شیخ الشیوخ مولانا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ کے حالات میں تالیف فرمائی ہے جو تقریباً ۴۵ سال قبل طبع ہوئی ہے ۔

۵۔ تاج التنویر قرأت سبعہ و عشرہ میں نہایت مفید کتاب ہے تالیف ۔۔۔ جو حال ہی میں طبع ہوئی۔

فنِ شاعری

آپکے چہل سالہ قرآنی خدمات کے اعتراف میں سنہری جوبلی کے تقاریب کے موقع پر مجلس تلامذہ کیجانب سے آپکے جو حالات شائع ہوئے اُسمیں حضرت قبلہ گاہی کی شاعری کے تعلق سے اسطرح ذکر کیا گیا ہے : ۔

"فن شاعری میں آپکو مولوی میر عابد علی صاحب قدرت اور علامہ ضامن کنتوری سے تلمذ رہا ۔ شاعری میں آپکا مذاق ستھرا ۔ خیال پاکیزہ ۔ کلام عموماً نعتیہ یا پھر منقبتیہ تصوف اور اخلاق کے مضامین سے مملو ہے ۔ عامیانہ قسم کی باتیں کہیں نہیں ملتیں ۔ آپکا منفرد اسلوب بیان ہے ۔ بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو خاص نسبت ہے جو آپکی شاعری کی سب سے نمایاں خوبی ہے ۔ اہل بیت کی محبت و عقیدت بھی آپکے کلام سے جھلکی ہے ۔ آپکی سخنیت الشعراء تلامیذ الرحمٰن کی روشنی میں بلند و بالا ہو جاتی ہے ۔"

جہاں مناظرہ کے فن میں آپ کو تاج المناظرین کے لقب سے یاد کیا گیا اور فن تجوید و قراءت میں تاج القراء کے لقب سے مشہور ہیں وہیں فنِ شاعری میں آپکو تاج الشعراء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے :-

نمونۂ کلام

دیدنی ہے جذبۂ دیوانگان مصطفیٰ ہے جبینِ شوق و وقفِ آستانِ مصطفیٰ

محوِ جمالِ حق ہے ہماری خبر بھی ہے . سرکار کی نگاہ اُدھر بھی اِدھر بھی ہے

کسریٰ کے عیش و عشرتِ قیصر کو دیکھئے سرکار کو چٹائی کے بستر کو دیکھئے
دم بھر میں جا کے عرش تک آئے ہیں مصطفیٰ زنجیرِ در کو گرمیٔ بستر کو دیکھئے

لے آئے تھے شعورِ عبادت جہاں سے ہم سجدوں کا ربط رکھتے ہیں اُس آستاں سے ہم
سر پر رہیگا دستِ شفاعت حضور کا محشر میں بھی گذارینگے امن و اماں سے ہم
اِک مظہرِ جمال ہے اک مظہرِ جلال واقف ہیں تاج رازِ بہار و خزاں سے ہم

اُنھیں کے در پہ تمنائے جبہ سائی ہے حرم کو جنکی توجہ حرم بنائی ہے
ہے تاج بس یہی سرمایۂ حیات اپنا ولائے سرورِ کونین دل نے پائی ہے

وضاحت شانِ یکتائی کی یوں فرمائی جاتی ہے
مِری صورت بہر صورت مجھے دکھلائی جاتی ہے
بظاہر پردۂ امکان فریب رنگ ہے ورنہ
حقیقت اور ہی کچھ ہے نظر بہلائی جاتی ہے

مرتبہ کونین کے سرکار کا کیا پوچھنا
عظمت و شانِ شہِ ابرار کا کیا پوچھنا
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چار یار
بعدِ ختم المرسلیں اِن چار کا کیا پوچھنا

مُدعائے الفت شبیرؓ حاصل ہو گیا
یعنی دل اہل ولا کا غم کی منزل ہو گیا
داغِ عشقِ پنجتن سے دل مرادل ہو گیا
یعنی نذرِ بارگاہِ حق کے قابل ہو گیا

شکل کی قید کہاں جلوۂ جاناں کیلئے
بار رعایت ہے مگر عالم امکاں کیلئے
جسکا کردار ہو انسان کیلئے درسِ عمل
آج انسان تڑپتے ہیں اُس انساں کیلئے

حقارت کی نظر جن بیکسوں پر ہے زمانے کی
وہی رکھتے ہیں طاقت عرشِ اعظم کو ہلانے کی
جہاں پر طائرِ سدرہ کے پر جلتے ہیں جلووں سے
وہیں بنیاد رکھدی ہم نے اپنے آشیانے کی
جہاں میں عیش و عشرت کا بھی کوئی جینا ہے
اگر ہو زندگی تو ہو کسی کے کام آنے کی

دکھاتی ہے ذوقِ طلب کے اثر کو
نظر توڑ دیتی ہے حدِ نظر کو
بہر صورت اُنکی نظر آئی صورت
نگاہوں نے اٹھ اٹھ کے دیکھا جدھر کو

وہ ہے اپنے لئے تاج ملجا و ماویٰ — کہاں جائینگے چھوڑ کر اُن کے در کو

تقدیر ہے تقدیرِ غلامانِ محمدؐ — ہے تخت کہ ہیں حامل فیضانِ محمدؐ
نجاشی پہ بظاہر تھا مقوقس پہ عیاں تھا — کس شان کے مالک تھے غلامانِ محمدؐ
ذکر آ گیا جس وقت اُویسؓ قرنی کا — یاد آ گئی ضیائے دُرِ دندانِ محمدؐ
سلمانؓ کی نظریں ہوں کہ بوذرؓ کی نگاہیں — ہر حال میں دیکھیں مظہرِ فیضانِ محمدؐ
اس راہ میں بے سود ہے پرواز خرد کی — ہے ذوقِ جنوں رہبرِ عرفانِ محمدؐ
اے تاج نہ کیوں فخر کروں عظمتِ دل پر — ایوانِ محمدؐ ہے یہ ایوانِ محمدؐ

بیعت و خلافت

حضرت قبلہ گاہی کو آپکے والد بزرگوار حضرت مولانا شاہ محمد سعید الدین المترادف شاہ من اللہ علیہ الرحمہ سے سلسلۂ عالیہ قادریہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ سلسلۂ عالیہ رفاعیہ و دیگر سلاسل میں بیعت خلافت و اجازت تامہ حاصل ہے۔

آپکے کئی مریدین ہیں۔ اپنے پیران عظام سے آپکو والہانہ عقیدت ہے اور بحمد اللہ سلسلہ کا فیضان آپ کی ذات بابرکات سے جاری ہے چنانچہ اس حقیقت کی جانب بعض اہلِ دل بزرگوں نے اور بعض مجازیب نے ارشاد فرمایا ہے۔

تمام سلاسل کے اعمال و اشغال اوراد و وظائف کی زبانِ مبارک سے اجازت بڑی تاثیر کا موجب ہوتی ہے اسیطرح قرآنِ مجید سے آپکی خصوصی نسبت اور اسکے فیوض و برکات سے متعلق بھی اکثر لوگوں سے سنا گیا ہے۔

اخلاقؒ و عاداتؒ۔ حالاتؒ و اوقاتؒ

بے نفسی عجز۔ وانکساری نام ونمود جاہ و شہرت دنیوی سے بے پرواہی عبادت الٰہی اور پُرخلوص دینی خدمات کے ساتھ نہایت سادہ مزاج اور فقیرانہ صفت زندگی آپکی مقدس اور بلند معیار شخصیت کے جوہر ہیں جو ایک شیخ طریقت کے شایان شان ہیں۔ آپ نے اپنے سلسلۂ عالیہ کی کافی خدمات انجام دیں سلسلہ کے تمام شجروں کی تحقیق و جانچ فرمائی اور سلسلہ کے پیران عالی مقام کے تعلق سے ضروری معلومات و مواد فراہم فرمایا۔ حضرت امام العارفین افضل المتاخرین قدوۃ الکاملین استاد المحدثین قطب الاقطاب شیخ العرب والعجم مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قبلہ قدس سرہٗ کے تصنیفات و تالیفات جمع فرمائے اور ان میں بھی قدیم سے قدیم قلمی نسخوں کی کھوج لگا کر انتہائی جد و جہد کے ساتھ حاصل فرمایا جو زیادہ ثقہ اور مستند ہیں چنانچہ شجرات المکیہ کے ایسے نسخے آپ نے جمع فرمائے جو قدیم ترین ہیں ایک نسخہ تو اصل تالیف کے چھ ماہ بعد کی نقل ہے۔ الغرض سلسلہ کے تعلق سے آپکے وسیع معلومات ہیں چنانچہ وقتاً فوقتاً لوگ آپ سے رجوع کرتے اپنے شکوک و شبہات رفع کرتے اور تشفی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے طریقت کے آداب کی سخت پابندیوں کو خود پر لازم فرمایا۔ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی اور نہایت ہی اخلاق و لحاظ اور بڑے عجز و انکسار کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ آپکے جدِ اعلیٰ کے مناقب میں بھی حضرت مولانا ابو سعید والا رحمۃ اللہ علیہ نے اسیطرح لکھا ہے کہ حضرت مولانا صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا بھی یہہ معمول تھا کہ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ غیر معمولی اخلاق عجز و انکساری کے ساتھ پیش آتے تھے اور گفتگو میں ایسے اعلیٰ الفاظ کے استعمال میں ملحوظ فرماتے جو اکثر اوقات مخاطب کی حیثیت سے زیادہ تر ہوتے

چنانچہ حضرت قبلہ گاہی کی سادگی عجز و انکسار اور اعلیٰ اخلاق اپنے جدّاعلیٰ قدس سرہٗ العزیز کے بلند معیار اخلاق اور عجز و انکسار کے آئینہ دار ہیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ آپکی ذات بابرکات کو آپکے متوسلین ہم غلاموں کے سروں پر سلامت باکرامت رکھے اور ہمکو آپکے فیوض و برکات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

کرامات اس عنوان کے تحت اس سے زیادہ لکھنے کی خود میں جسارت نہیں پاتا کہ بفضلہ تعالیٰ جل شانہٗ آپ روشن ضمیر صاحبِ کشف و کرامت ہیں۔ آپکے بعض اہل قرابت اور بعض مریدین و معتقدین کے مشاہدات و مبشرات کے مطابق آپ بارگاہِ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم میں باریاب ہیں۔ کِتمانَ الکرامتِ فرضٌ علی الاولیاء کے ارشاد کی روشنی میں استتار کا جوہر آپ میں بدرجۂ اعلیٰ موجود ہے۔ آپ مستجاب الدعوات ہیں بحمد اللہ آپکی ذاتِ گرامی سے ہزاروں اشخاص فیضیاب ہیں۔

حضرت قبلہ گاہی کا رشتۂ ازدواج آپکی پہلی شادی حضرت زینت النساء بیگم صاحبہ مغفورہ عرف سید بیگم صاحبہ بنت حضرت سید احمد صاحب عرف سید حسن صاحبؒ سے ہوئی تھی جو شیخ الشیوخ قطب دکن حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی پڑنواسی تھیں۔ آپکے بطن سے ایک فرزند برادرِ محترم مولوی شاہ محمد علیم الدین انور مرحوم تھے جن سے مولانا سید شاہ عبدالقادر صاحب قمیصی القادری مغفور سجادہ نشین درگاہ شریف گوگی وال کی دختر حمیرا بی بی عرف مختار صاحبہ بتاریخ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳ھ بروز یکشنبہ منسوب ہوئی تھیں آپکو ایک فرزند شاہ محمد عبداللہ عرف ساجد اور دو دختر زینت النساء عرف نیرؔ اور خیر النساء عرف گوہر ہیں یہ بچے اپنی والدہ کے ساتھ پاکستان میں مقیم ہیں۔ برادر محترم مولوی شاہ محمد علیم الدین

انور مرحوم نے بعمر ۳۵ سال ڈیڑھ ماہ بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ م ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء
روز جمعہ الساعت دل انتقال فرمایا اور بہ احاطۂ درگاہ شجاعیہ مدفون ہیں۔
پہلی محل محترمہ شادی کے بعد صرف ایک سال ساڑھے سات ماہ بقید حیات رہکر
بتاریخ ۱۶ صفر ۱۳۴۴ھ انتقال فرمائیں اور بہ احاطۂ درگاہ شجاعیہ مدفون ہیں بن بعد
حضرت قبلہ گاہی کی دوسری شادی حضرت سید شاہ باقر حسین قادری مغفور تحصیلدار
پالم ابن حضرت سید شاہ قادر حسین قادریؒ ابن حضرت سید شاہ حسین قادری قدس
سرہٗ المعروف گوڈری والے شاہ صاحبؒ مرشد نواب خورشید جاہ بہادر مغفور کی صاحبزادی
حضرت سیدہ طاہرہ بیگم صاحبہ قبلہ عرف خورشید بیگم صاحبہ سے بتاریخ ۶ ربیع الثانی
۱۳۴۸ھ روز جمعہ ہوئی جو حضرت سید شاہ ہاشم قادری قدس سرہٗ نبیرۂ حضرت سیدنا
غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی نواسی ہیں اور اس ناچیز فقیر حقیر کی والدۂ ماجدہ ہیں آپکے
بطن سے چار فرزند اور دو دختر ہیں۔ جنکی تفصیل درج ذیل ہے حضرت سید شاہ
باقر حسین قادری مغفور نے بتاریخ ۱۵ صفر ۱۳۵۸ھ روز پنجشنبہ انتقال فرمایا اور تکیۂ حضرت
جمیل شاہ داتا علیہ الرحمہ کے مقبرہ (سبزی منڈی) میں مدفون ہیں۔

۱۔ فرزند اول آپ ناچیز ابوالرفیع شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری۔ اس کمترین سے
[illegible] محمد عنایت حسین خان صاحب فاروقی مرحوم دوم تعلقدار خلف اکبر نواب فصیح
[illegible] بہادر مغفور سابق معتمد مال حکومت حیدرآباد کی دختر مساۃ فاطمہ انوار النساء بیگم
عرف جیلانی پاشاہ بتاریخ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ روز دوشنبہ مطابق ۲۵ فروری
۱۹۵۷ء منسوب ہوئیں جنکے بطن سے دو فرزند شاہ محمد رفیع محی الدین عرف رفاعی اور
شاہ محمد رفیع قطب الدین عرف مظفر اور دو دختر امتہ الفاطمہ غوث النساء بیگم عرف
اسماء اور امتہ الزہرا وجاہت النساء بیگم عرف حفصہ ہیں اور ایک فرزند بعد تولد جلد ہی

جاں بحق ہوا۔ امۃ الفاطمہ غوث النساء بیگم اسماء حبیب عیدروس ابن حبیب محمد ابن حبیب احمد ابن حضرت قطب دکن حبیب عیدروس قبلہ قدس سرہٗ سے بتاریخ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ م ۲۷ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعہ منسوب ہوئیں انکو تا حال چار فرزند حبیب مختار سلمہٗ حبیب مصطفےٰ سلمہٗ حبیب احمد سلمہٗ اور حبیب حسین سلمہٗ۔

۲۔ فرزند دوم ابوالفیض شاہ محمد قیام الدین محسن فاروقی القادری۔ ان سے ڈاکٹر خواجہ حمید الدین صاحب مرحوم سابق سیول سرجن ابن الحاج مولوی ڈاکٹر خواجہ معین الدین صاحب مغفور کی دختر مسماۃ زیب النساء بیگم عرف رضیہ بتاریخ ۱۹ ربیع المنور ۱۳۸۰ھ روز دوشنبہ م ۱۲ ستمبر ۱۹۶۰ء منسوب ہوئیں جنکے بطن سے دو فرزند۔ ا۔ شاہ محمد موثق الدین مکرم ۲۔ شاہ محمد تمیز الدین عرف مہذب اور دو دختر امۃ الرسول قادر النساء بیگم عرف تہذیب جو محمد علی ابن محمد یوسف صاحب سابق ریجنل ڈائرکٹر چیمبی لابورڈ ابن محمد اسماعیل صاحب سابق ایڈیشنل ڈائرکٹر تعلیمات حکومت آندھرا پردیش سے بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ منسوب ہوئیں۔ دوسری دختر امۃ المصطفےٰ رفیع النساء بیگم عرف آفرین ہے اور ایک فرزند کم عمری میں جاں بحق ہوا۔

۳۔ فرزند سوم ابوالمعارف شاہ محمد عارف الدین فاروقی القادری عرف عارف۔ ان سے مولوی میر مظہر حسین صاحب وظیفہ یاب ریڈر جامعہ عثمانیہ کی دختر مسماۃ عسکری سلطانہ بتاریخ ۲۵ ذالحجہ ۱۳۸۷ھ روز دوشنبہ منسوب ہوئیں جنکے بطن سے تین فرزند شاہ محمد وارث الدین عرف انیس۔ شاہ محمد نصیر الدین عرف عزیز اور شاہ محمد معز الدین عرف زبیر اور ایک دختر فخر النساء بیگم عرف فخر ہے۔

۴۔ فرزند چہارم ابو محمد شاہ محمد معین الدین فاروقی القادری عرف راشد ان سے محمد یوسف صاحب سابق ریجنل ڈائرکٹر کمپنی لابورڈ ساوتھ زون ابن محمد اسماعیل صاحب وظیفہ یاب ایڈیشنل ڈائرکٹر تعلیمات حکومت آندھرا پردیش کی دختر مسماۃ خورشید شہناز

بتاریخ ۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ م ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ منسوب ہوئیں ان سے دو فرزند شاہ محمد صادق رفیع الدین عرف واصف اور شاہ محمد فرید الدین عرف شعیب اور ایک دختر امتہ الرضا رؤف النساء ہے

۵۔ حضرت قبلہ گاہی کی دختر جو شاہ محمد قیام الدین محسن کے بعد ہیں سعید النساء عرف بلقیس بی بی مغفورہ تھیں جو شاہ محمد حبیب الدین ابن شاہ محمد رفیع الدین ثالث رح سے بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ روز دوشنبہ منسوب ہوئی تھیں جنکا انتقال بتاریخ ۱۰ صفر ۱۳۷۹ھ روز یکشنبہ صبح ساڑھے پانچ بجے م ۱۶ اگسٹ ۱۹۵۹ء بعمر ۲۴ سال ہوا اور اندرون احاطہ گنبد شجاعیہ مدفون ہیں۔ ان کو ایک فرزند شاہ محمد افتخار الدین عرف نعیم ہے جن سے شیما فاطمہ دختر سید محمود قادری صاحب نبیرۂ حضرت معشوق ربانی قبلہ قدس سرہٗ منسوب ہوئیں ان کو تین فرزند شاہ محمد سراج الدین عرف مزمل۔ شاہ محمد سعید الدین عرف مدثر اور شاہ محمد سمیع الدین عرف مبشر ہیں اور ایک دختر مسماۃ میمونہ فاطمہ عرف نوشین ہے۔

۶۔ حضرت قبلہ گاہی کی دوسری دختر جو سب سے چھوٹی اور شاہ محمد معین الدین راشد کے بعد ہیں فرید النساء عرف سیدہ بی بی ہیں خورشید علی صاحب جوائنٹ رجسٹرار کوآپریٹیو سوسائیٹی ابن محمود علی صاحب قطبی وظیفہ یاب کلکٹر میدک سے بتاریخ ۳ رجب ۱۳۹۰ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء روز جمعہ منسوب ہوئیں انکو دو فرزند عبد القادر تصدق علی عرف سہیل اور خسرو نظام آصف علی عرف جنید ہیں اور ایک دختر قدسیہ فاطمہ عرف حمیرا ہے۔

حضرت قبلہ گاہی کے خلفاء حضرت قبلہ گاہی کے تاحال جملہ گیارہ خلفاء ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ یہ ناچیز فقیر قادری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری نقشبندی چشتی الرفاعی عفی عنہٗ مولف کتاب ہذا

۲۔ برادرم شاہ محمد قیام الدین محسن فاروقی القادری نقشبندی چشتی الرفاعی دہم دونوں کو حضرت قبلہ گاہی نے سنہ ۱۹۵۳ء بماہ رجب المرجب امام العارفین قدوۃ الکاملین زبدۃ السالکین افضل المتاخرین شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قدس سرہ قندھاری کے عرس شریف کے موقع پر قندھار شریف میں بہ خانقاہ درگاہ شریف ایک خصوصی محفل میں خلافت واجازت جامعہ تمام سلسلوں کی مرحمت فرماکر سرفراز فرمایا چنانچہ اس خصوصی تقریب عطائے خلافت کے تعلق سے اس ناچیز کی منقبت کا مقطع حسب ذیل ہے جو پڑھ کر سنائی گئی اور تقسیم بھی کی گئی :۔

تاج محشر بن گیا رانا مستق دست شاہانہ رفیع الدین رح

برادرم شاہ محمد قیام الدین محسن نے یہ رباعی سنائی :۔

شکر ہے رسم خلافت آج ہے محسن اپنے واسطے معراج ہے
فیض ہے سارا رفیع الدین کا تاج کے ہاتھوں سے سر پر تاج ہے

۳۔ برادرم شاہ محمد عارف الدین فاروقی القادری ۔
۴۔ برادرم شاہ محمد معین الدین راشد فاروقی القادری ۔
۵۔ میاں شاہ محمد افتخار الدین فاروقی القادری نعیم بسرہٗ حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی
۶۔ مولوی شاہ محمد شمس الدین صاحب فاروقی القادری ابن حضرت مولوی شاہ محمد ولی الدین رح نبیرۂ حضرت مولانا غلام نقشبند قبلہ قدس سرہٗ ۔
۷۔ مولوی شاہ محمد سعید الدین صاحب فاروقی القادری ابن حضرت شاہ محمد امیر الدین (پالم) نبیرۂ حضرت مولانا غلام نقشبند قبلہ قدس سرہٗ ۔
۸۔ مولوی سید شاہ احمد علی صاحب مرحوم سجادہ نشین درگاہ شریف حضرت قدوۃ السالکین

زبدۃ العارفین مولانا سید شاہ ضیاء الدین رفاعی قدس سرہٗ ویلور۔

۹۔ مولوی شاہ محمدؐ عبد الرزاق صاحب قریشی قادری۔

۱۰۔ مولوی حکیم شاہ امیر الدین صاحب قادری۔

۱۱۔ میاں سید شاہ محمدؐ اکبر حسینی صاحب قادری ابن مولوی سید شاہ محمدؐ بادشاہ حسینی قادری۔

متذکرہ بالا گیارہ خلفاء جنکو حضرت قبلہ گاہی نے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا ہے انکے علاوہ حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے حسب الحکم اور بالمواجہ اس ناچیز نے اپنے دونوں فرزندان برخوردار شاہ محمدؐ رفیع الدین رفاعی اور برخوردار شاہ محمدؐ رفیع قطب الدین مظفر کو تمام سلاسل میں خلافت و اجازت عامہ دی ہے دعا ہیکہ اللہ تعالےٰ ان دونوں کو تمام سلاسل کے فیوض و برکات سے سرفراز فرمائے اور اعلیٰ مدارج ایمان پر فائز فرمائے آمین

حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے چہل سالہ قرآنی خدمات کے اعتراف میں منعقدہ سنہری جوبلی کے تقاریب کے موقع پر مجلس تلامذہ کیجانب سے آپکے مختصر حالات زندگی ایک کتابچہ کی شکل میں طبع کروائے جاکر جلسہ گاہ میں تقسیم کئے گئے تھے جسکے بعض اقتباسات کو یہاں شامل کیا گیا ہے جس سے آپکے عظیم الشان خدمات قرآنی پر روشنی پڑتی ہے اور اسطرح حضرت قبلہ گاہی کے تلامذہ کے جذبات عقیدت و محبت کی ترجمانی خود انکی شائع کردہ عبارت میں شامل کتاب ہذا کیگئی ہے :۔

صفحہ ۴ "طالبانِ علم حضرت کے ذوقِ علمی اور انسلاک قرآنی سے اسقدر متاثر ہوتے کہ زندگیاں اِس فن کی ترویج واشاعت کیلئے وقف کر دیتے چنانچہ ایسے کئی فارغین مدرسۂ مؤیّد القراء اسوقت موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اس فن کی اشاعت و ترویج کیلئے وقف کر دیا ہے۔ مدرسہ مؤیّد القراء اپنے اعلیٰ تعلیمی معیار کی وجہ دکن کی ممتاز اور معیاری درسگاہوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔"

صفحہ ۵ تا ۶ "مدرسۂ مؤیّد القراء میں ہر ہفتہ بُردہ شریف کی محفلیں بھی منعقد ہوا کرتی تھیں۔ آپکو ہمیشہ یہ فکر رہتی کہ کسی طرح فن تجوید و قرأت کے حصول میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جن حضرات نے حضرت کو قریب سے دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ آپ نے کبھی بھی اپنی خانگی ضروریات پر توجہ نہیں فرمائی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ مقرر فرمالیا ہے کہ فن تجوید و قرأت کی اشاعت کیجائے اور آج چالیس سال سے آپ اس کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ آپ نے کبھی بھی نام و نمود کی پرواہ نہ فرمائی بلکہ ان چیزوں سے پرہیز فرماتے رہے اور ہمیشہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہے۔ آج حضرت کے فیض یافتہ کئی افراد ہیں جو اشاعت فن تجوید کے کام میں مصروف ہیں۔"

صفحہ ۷ "حضرت قاری صاحب قبلہ نے خانگی ضرورتوں شخصی مصروفیات اور موسمی رکاوٹوں کا خیال کئے بغیر اس فن کی اشاعت و ترویج کا کام جاری رکھا۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہوگا جبکہ آپ نے طالبانِ تجوید کو مستفید نہ فرمایا ہو چنانچہ حضرت قبلہ کا انہماک و انسلاک فن قرأت دکن میں ایک مثالی حیثیت کا حامل ہے۔ اسی غیر معمولی ذوق و انہماک کی وجہ آج اِس فن میں آپکو کمال حاصل ہے اور وہ تمام خصوصیات و تبحر علمی جو حصول کمال کیلئے ضروری ہیں بحمد اللہ آپ میں موجود ہیں۔ جسکی وجہ آپکی شخصیت طالبانِ علم قرأت و تجوید کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ دور دور سے لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیضیاب ہوکر لوٹتے ہیں۔

حضرت قبلہ نے چونکہ خود کا محنت و کاوش سے اس فن کو حاصل فرمایا ہے اسلئے آپ اسوقت تک کسی طالب علم کو فارغ قرار دیکر سند عطا نہیں فرماتے جب تک کہ پورا قرآنِ مجید خود سماعت نہ فرمالیں اور پوری طرح اطمینان حاصل نہ کرلیں یہی وجہ ہے کہ فارغین مدرسۂ مؤیدؔ القراء اور شاگردانِ حضرت قبلہ نامکمل یا ادھوری تعلیم کا شکار ہوکر نہیں رہ جاتے بلکہ اپنے تبحرِ علمی و فنی صلاحیتوں کی وجہ سے ممیتز رہتے ہیں ‘‘

صفحہ ۸ تا ۱۰ ’’ آپکے استادِ محترم فخر کے ساتھ بیان فرماتے تھے کہ جب آپ قرآتِ عشرہ سے قرآنِ مجید سنا رہے تھے ایک مرتبہ بعد نماز مغرب عشرہ سے بلا تکلف آپ نے تین پاروں سے زاید رات کے تین بجے تک سنایا جس سے دورانِ طالب علمی قرآتِ عشرہ کے اصول و فروع پر آپکے عبور کا پتہ چلتا ہے ۔ ایک موقع پر جبکہ حضرت مفتی محمود مدراسی علیہ الرحمہ جو امام القراء کے استاد اور حضرت امام تونسی علیہ الرحمہ کے خاص شاگرد تھے حیدرآباد تشریف لائے تو آپکے استادِ محترم آپکو ساتھ لیجاکر قرآتِ عشرہ سے دو مقرے پڑھوائے ۔ حضرت مفتی محمود مدراسی علیہ الرحمہ آپکی ادائی اور اصول و فروع میں کمال سے بیحد متاثر ہوئے اور آپکی غیر معمولی صلاحیت کی تحسین فرمائی ‘‘

حضرت قاری محمود حسین قبلہؒ تلمیذ حضرت امام تونسی علیہ الرحمہ کو بھی آپ نے قرآتِ عشرہ سے کامل سورۂ بقرہ سنائی وہ بھی آپکے غیر معمولی استحضارِ علم سے بیحد خوش ہوئے

حضرت مولانا قاری اسحاق صدر مدرسہ فخریہ مکہ معظمہ جو حضرت شیخ القراء قاری عبدالحق مکیؒ کے خاص شاگرد تھے جب کبھی حیدرآباد آتے مدرسۂ مؤیدؔ القراء تشریف لاتے اور کافی محظوظ ہوتے اور اظہارِ مسرت فرماتے ۔ حضرت کی تدریسی خدمات کی بہت تعریف کرتے ۔ مدرسۂ مویدؔ القراء جو آج سے چالیس سال قبل کوٹلہ عالیجاہ میں قائم کیا گیا تھا مستقل عمارت کے نہ ہونے کی وجہ مغل پورہ اور پھر یاقوت پورہ میں کئی

سال تک کام کرتا رہا۔ آج کل حضرت کی قیام گاہ اندرون احاطہ شجاعیہ میں واقع ہے جہاں حضرت قبلہ خود بہ نفس نفیس درس دیتے ہیں۔ فارغین مدرسہ کو نہ صرف یہ کہ مدرسہ سے اسناد دیئے جاتے ہیں بلکہ امتحاناتِ جامعہ نظامیہ میں ہر سال شریک کردایا جاتا ہے۔ آپکا سلسلۂ نسب چالیسویں واسطے سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپکے جدِ اعلیٰ شیخ الشیوخ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندہاری علیہ الرحمہ علم ظاہر و باطن میں مثل آفتاب تھے اور آپکا سلسلۂ درس و سلسلۂ بیعت صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ و دیگر بلادِ اسلامیہ میں بھی آج تک جاری ہے۔ چنانچہ شام کے مشہور محدث علامہ نبہانیؒ آپکے سلسلہ کی سندِ حدیث پر فخر فرماتے تھے۔ اسطرح آج بھی مصر و شام میں آپکی سند حدیث جاری ہے۔ ہندوستان کے مشہور علمائے فرنگی محل بھی آپکی سندِ حدیث کے حامل رہے ہے۔ حضرت مولانا عبد الباقی فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ ہم تک دیگر واسطوں سے بھی اسنادِ حدیث پہنچے ہیں لیکن جو سندِ حدیث حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندہاری علیہ الرحمہ کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہے ہم اُسکو زیادہ ثقہ اور مرجح سمجھتے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں دوران قیام حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندہاری علیہ الرحمہ نے فن قراءت و حدیث وغیرہ کی تعلیم حاصل فرماکر سند حاصل فرمائی۔ آپ نے سلسلۂ طریقت میں خلافت کیلئے کم از کم روایت حفصؓ کے قاری ہونیکی شرط بھی عاید فرمائی ہے۔ حضرت شیخ المقرئین مولانا قاری شاہ محمد تاج الدین صاحب کے پڑنانا حضرت مولانا حافظ قاری میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمہ سبعہ کے جید قاری تھے۔ دکن میں قراءت کی تبلیغ و ترویج کا سہرا آپ ہی کے سر ہے آپ ہندوستان کے جلیل القدر علماء میں شمار کئے جاتے تھے۔ شیخ الشیوخ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد رفیع الدین قندہاری علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے

آپکی تصنیف کشف الخلاصہ سے کون واقف نہیں۔ ساری زندگی آپ نے درس و تدریس میں گزاری اسیلئے کہا جا سکتا ہے کہ خدمت قرآنی کا یہہ والہانہ جذبہ اور اسکے لئے زندگی وقف کر دینے کا یہہ انداز خاندانی ہے اور اس مقدس خاندانی روایت کو حضرت قاری صاحب قبلہ اپنی عملی زندگی میں برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ آپکو اپنے والد محترم حضرت مولانا شاہ محمد سعید الدین صاحب المعروف بہ شاہ من اللہ علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ و رفاعیہ وغیرہ میں بیعت و خلافت حاصل ہے "

صفحہ ۱۳۱ "حضرت کے تلامذہ نے بھی مختلف مقامات پر اپنا اپنا درس جاری رکھا ہے جو آپکی زیر سرپرستی انجام پارہا ہے۔ بہر حال آپکا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اللہ تعالےٰ ہم تلامذہ وعقیدتمندوں کے سروں پر حضرت کا سایۂ عاطفت تادیر سلامت رکھے (آمین)"

یہہ تھے حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے تلامذہ کے جذبات عقیدت و محبت جوکہ آپکے چہل سالہ خدمات قرآنی کے اعتراف میں سنہری جوبلی کے تقاریب کے موقع پر بلدۂ حیدرآباد دکن مکہ مسجد میں بتواریخ ۲ و ۳ مئی ۱۹۶۴ء مطابق ۱۹ / ۲۰ ذالحجہ ۱۳۸۳ھ روز شنبہ و یکشنبہ من ابتدائے ۸½ ساعت شب منائے گئے تھے اُسمیں منجانب مجلس تلامذہ طبع کروائے جاکر جلسہ گاہ میں تقسیم کئے گئے تھے۔

"تلامذہ کے اس نمائندہ جلسہ میں حضرت قبلہ گاہی مدظلہ کیخدمت میں حسب ذیل سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاسنامہ

بخدمت اقدس حضرت شیخ المقرئین تاج القراء مولانا مولوی قاری شاہ

تاج الدین صاحب قبلہ فاروقی القادری مدظلہ العالی ادام اللہ تبارک و تعالےٰ فیوضہم و برکاتہم ۔

:۔(بتقریب جشن چہل سالہ خدمات قرآنیہ):۔

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان وانزل القرآن فیہ ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان سیدنا محمد اعبدہ ورسولہ المبعوث الی کافۃ الانس والجان۔
خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

شیخ محترم! خالق کائنات نے جب بوقت تخلیق انسان کی فضیلت کو دیگر مخلوقات پر ثابت کرنا چاہا تو وجہ امتیاز جس چیز کو بطور استدلال ارشاد فرمایا وہ "علم" تھا جو تمام مخلوقات سے زیادہ انسان کو سرفراز فرمایا گیا اور اسی عطا کے باعث ایک مشت خاک خلافت الٰہی کے قابل قرار پائی اور منزہ ترین مخلوق ملائکہ کو اسکی عظمت علمی کے آگے سر نیاز جھکا دینا پڑا۔

خلاق عالم نے جب علم کو اپنی اشرف ترین مخلوق کیلئے وجہ امتیاز بنایا تو ظاہر ہوا کہ ترویج و اشاعت علم اُن مقدس ترین فرائض میں سے ہے جسکی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے اپنے خلیفہ پر ڈالی۔ اسی علم مقدس کے احیاء کیلئے جب ضرورت محسوس ہوئی انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے۔ وحی الٰہی نازل ہوتی رہی ظلمت جہل جب بھی بڑھی

الٰہی ہدایت کا نور کسی نہ کسی شکل میں نمودار ہوتا رہا بالآخر جب انسانیت علم و راستی کے راستہ سے بھٹک کر جہل و ظلمت کی انتہا پر پہنچ گئی تو اللہ پاک نے احیاء علم اور جلائے ذہن انسانی کا آخری نسخہ نسل انسانی کے ہاتھوں میں بشکل قرآنی خاتم النبین سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عطا فرما دیا۔

نہ صرف ذہن انسانی کے جلا کے آخری اور مکمل انتظامات قرآن کی شکل میں نازل فرما دیئے بلکہ اسکی حفاظت کا بھی ذمہ لے لیا۔ چونکہ نبوت کا سلسلہ فخر دو عالم شہنشاہ کونین سید الانبیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ الصلواۃ والتسلیم پر ختم ہو چکا تھا اسلیئے علم کی مشعل کو پر نور اور روشن رکھنے کی گرانقدر ذمہ داری علماء امت کے کندھوں پر آ گئی اسی لئے تاجدار دارین علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے انبیائے کرام سے مماثلت دی۔

حضرت قبلہ! آپ اُن قابل قدر شخصیتوں میں سے ہیں جنھوں نے تیرہ سو سال کے بعد علمائے اولین کا جذبۂ تبلیغ دل میں لئے قرآن مجید کی مشعل علم روشن رکھنے کی بے لوث پر خلوص اور کامیاب کوشش فرمائی آپکی زندگی کے چالیس سال درس و تدریس قرآنی اور مخلوق کا جلاء ذہنی کی کڑی جد وجہد میں بسر ہوئے شہرت کی پرواہ کئے بغیر خاموشی اور بے ریائی کے ساتھ قرآن کی صحیح قرات کی تعلیم جس استقلال سے آپ نے انجام دی وہ اس تاریخی شہر کے قرآء کی اکثریت کو دیکھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ فن تجوید میں آپ نے جو جامع رسالہ "آیا لیق تجوید القرآن" شائع فرمایا وہ اپنی خصوصی افادیت کی وجہ نہ صرف دکن بلکہ ہندوستان کے طالبات قرأت کیلئے مشعل راہ بنا۔

استاد مکرم! اللہ جل شانہٗ کی کتاب کی اِس بے لوث خدمت کا اجر صرف پروردگار عالم ہی آپ کو دے سکتا ہے۔ آپکے تلامذہ بصد عقیدت و احترام اپنے دلی جذبات کے ساتھ

آپکی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور یہہ یقین دلاتے ہیں کہ یہہ سلسلہ نور جاری و ساری ہی رہیگا۔ ہماری زبان آپکا شکریہ ادا کرنے سے قاصر اور عاجز ہے۔ لیکن دل جذبات تشکر سے معمور ہیں کہ آپ ہی کی بدولت آج ہم اِس قابل ہیں کہ کلام الٰہی کو اُسکے لب و لہجہ اور صحیح ادائی کے ساتھ پڑھ سکیں اور اسمیں ہماری خوش نصیبی سمجھتے ہیں کہ آپ نے ہم کو ایسے علم سے سرفراز فرمایا جسکا حصول ہماری زندگیوں کا عظیم ترین مقصد ہے۔ اسلیئے آپکی شخصیت ہمارے حق میں ایک رحمت و برکت ہے۔

آپکی چالیس سالہ قرآنی خدمات بلاشبہ اِس برصغیر کی دینی تاریخ میں ایک مستقل باب کا اضافہ کرتی ہیں۔ آج سے چالیس سال قبل مدرسۂ مویدالقراء کا قیام آپکی خدمات قرآنی کا دہ بنیادی ستون ہے جسکے سہارے رفتہ رفتہ چالیس سال میں ایک عظیم عمارتِ علمی کھڑی ہو گئی۔ اس مدرسہ میں طالبانِ علم کی سہولت و آرام از راہِ شفقت آپکے پیشِ نظر رہا کہ اسمیں طلباء کے قیام و طعام کا ضروری انتظام بھی ایک عرصہ تک مہیّا فرمایا تھا اور انکی تعلیم و تربیت کا بڑی دلچسپی و محنت سے اہتمام فرمایا۔ یہہ حقیقت ھیکہ اِس طرز کا یہہ پہلا مدرسہ تھا کہ جسکی بنیاد فنِ تجوید کی تعلیم کے مقدس مقصد کے تحت آپ نے ڈالی۔

رہنمائے ملت! اِس مسعود تقریب کے موقع پر آپکی عظیم الشان چالیس سالہ قرآنی خدمات کیلیئے ہم تلامذہ آپکی پیشگاہِ اقدس میں خراجِ عقیدت پیش کرنیکی سعادت حاصل کرتے ہیں اور آپسے تلمذ کی نسبت پر ہم جسقدر بھی فخر کریں کم ہے۔ آخر میں ہم تمام تلامذہ بہ بارگاہ مستجیب الدعوات بہ صمیم قلب ملتجی ہیں کہ منعمِ حقیقی آپکو تادیر سلامت و باکرامت رکھے اور آپکے فیضانِ عمیم کا سلسلہ دائماً جاری و ساری رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فی التاریخ ۱۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۳ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۶۴ء یومِ شنبہ۔

منجانب

تلامذۂ حضرت ممدوح

حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے چہل سالہ قرآنی خدمات کی تقریب سنہری جوبلی کے موقع پر آپکے ایک قدیم اور شاگرد خاص قاری سبعہ مولوی الواعظ سید ہاشم علی صاحب قادری مزاج مرحوم نبیرۂ حضرت پیر جھنڈے والے شاہ صاحبؒ نے حسب ذیل منظوم تاریخ طبع کروا کر پیش کی تھی۔

زرّین تاریخ

بتقریب سنہری جوبلی مؤید القراء حضرت استادی قاری ومقری شاہ محمد تاج الدین صاحب قادری الفاروقی مدظلہ۔

آج اُس قاری کی ہے قرآں سنہری جوبلی
دین نے بخشا جسے خدمات قرآنی کا تاج

شاہ تاج الدین قاری قابل تحسین ہیں
دے نہیں سکتے ہیں ہم شایان شاں اُنکو خراج

پس براظہار خلوص ان کی مناکر جوبلی
اِک مسرت انتہائی پیش کیجاتی ہے آج

اِس مقدس جوبلی کا سنہ زبان پاک سے
عرض کرتا ہے بصد ارمان الواعظ مزاج

قاری واستاد حضرت شاہ تاج الدین کو
ہو مبارک جوبلی قرأت قرآن آج

۱۳۸۳ھ

پیش کردہ

خادم القراء الواعظ سید ہاشم علی قادری مزاج نبیرۂ حضرت پیر جھنڈے والے شاہ صاحبؒ
۱۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۳ھ

حضرت قبلہ گاہی مدظلہ العالی کے اسنادِ قرأت قرآنِ مجید بروایت حفص امام عاصم و قرأت سبعہ و عشرۃ الکاملہ حسبِ ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھذا سند القرأۃ لامام الکوفۃ ابی بکر عاصم ابن ابی النجود التابعی رضی اللہ عنہ

الحمد للہ الذی خصنا بحفظ القرآن ؛ وشرفنا بتجویدہ علی ممر الزمان ؛ ما اشرقت فی سمائہ السبعۃ البدور ؛ واضاءت بھم مشارق الارض و مغاربھا فی جمیع الدھور ؛ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد منبع الاسرار المنزل علیہ الاعجاز کلام الواحد القھار وعلی آلہ الکرام، واصحابہ نجوم الظلام ما تلیت السبع المثانی ومادرس حرز الامانی، ووجہ التھانی، وبعد فیقول العبد المفتاق الی رحمۃ ربہ الولی الغنی، قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی القادری ؛ ابن حاجی شاہ محمد سعید الدین الشہیر بشاہ قادری حیدرآبادی الدکنی تغمدھما اللہ تعالیٰ بفضلہ بجاہ الرسول المکی المدنی ؛ ان ابننا الصالح العزیز الامجد الحافظ القاری

ابن ....

حفظھما اللہ تعالیٰ من شر الاعادی، فلازمنی بحسن ظنہ بی فی زمان التحصیل ھذا العلم الشریف فی مدرستی مؤید القراء

صانها الله تعالیٰ عن الشرور الزمانية ۞ فی بلدة حیدرآباد الدکن حماه الله تعالیٰ عن الشرور والفتن ۞ فکان یقرء علیّ و یکتب القواعد المتعلقة بهذا العلم حفظا من النسیان ۞ فحصل هذا العلم الشریف تحصیلا واخذ عنی درایة وروایة مالها و ما علیها بانه قرا مقدمة الجزریة بشرحها ۞ و تحفة الاطفال بشرحها ۞ و ضبط القواعد التجویدیة وتلقاها منی مشافهة بالاداء البهیة ورددها علیّ محترزا من اللحون الجلیة والخفیه. وقرا القرآن من اوله الی آخره حرفا حرفا بین یدیّ ونشتمه مع التکبیرات ۞ علی اصول الختم بالبقرة الی المفلحون باتمام الوجوهات ۞ بحمد الله تعالیٰ بروایتی سیدنا ابی بکر شعبة ابن عیاش بن سالم الکوفی ۞ وسیدنا ابی عمر حفص ابن سلیمان الکوفی ۞ عن عمرو سیدنا امام الکوفة ابی بکر عاصم بن ابی النجود الکوفی تابعی رضی الله تعالیٰ عنهم قراءته مجودا مرتلا ماهرا ۞ بالامور التی یجب حفظها اولا وآخرا ۞ و محققا فی اصول القرآن وفروعها من طریق الشاطبیة بتحقیق مایوافق منها اوفقها بحیث النفع فی القرآءات السبع ۞ انه صار بذالک من افراد الرجال وارتقی الی مراتب الکمال ۞ وکل ذالک من فضل الله الکریم یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم ۞

فحینئذ لما طلب منی الاجازة والسند تلک القراءة کما وصل الی مسلسلاً عن
شیخی الذی الیه الامر لسند فاجبت مسئوله واصبت ما مولہ فها انا
اجیزه بذالک وان کنت لست اهلاً لذالک ان یروی
عنی جمیع ما یجوز عنی روایة وقراءة من الطرق المذکورة بحق اخذی
له عن الشیخ الاجل الشیخ امام القراء القاری والمقری ابو الکاظم
السید میر روشن علی الحسینی ابن ابی ضیاء میر دلاور علی الحسینی
الحیدرآبادی الدکنی رحمة الله تعالی علیه وهو اخذ عن
المشائخ الاجلاء منهم الشیخ امام القراء سید اهل الاقراء
سمی خلیل الله الکریم. اشرف الحاج الی بیت الله الرحیم.
سیدنا وسندنا الشیخ المقری محمد ابراهیم ابن الشیخ محمد قیص
الحیدرآبادی عفی الله لهما واحسن مالهما بالفضل والایادی
وایضاً منهم سیدنا وسندنا الحاج العلامة المقری
القاضی محمود ابن امام العلماء محمد صبغة الله المدراسی
عفی الله لهما وقراها علی الامام الاجل المقری صدر
القراء مولانا وسیدنا وسندنا السید محمد مکی الشهیر بالقاری
التونسی ابن السید احمد المکی وهو اخذ عن المشائخ اجلاء منهم
الشیخ الهمام المقری الصدر المدرس ابی عبد الله
محمد بن علی السماتی عامله الله بلطفه کما اخذ عن شیخنا

العلامة النحرير المقرى ابى العباس الشيخ احمد بن محمد الطرى
الصفى كما اخذ عن شيخه الهمام الشيخ الامام المقرى شيخنا ابى
عبد الله محمد بن محمد بن محمد الستاری كما اخذ عن شيخه الامام
الاوحد الفاضل شيخنا ابى العباس سيدى احمد التنان كما اخذ عن شيخه
العلامة شيخنا ابى محمد سيدى حمودة بن محمد بن ادريس الشريف الحسنى
وايضا منهم الشيخ العلامة الفاضل الفهامة السيد محمد الحبيب
ابن السيد محمد بن حمودة الشريف الدراجى كما اخذ عن شيخه العالم
العلامة سيدى الشيخ محمد الشاذلى الصدام كما اخذ عن شيخه الامام الاعلم
الهمام الشيخ سيدى محمد ابن الرائيس كما اخذ عن شيخه الفاضل منبع
فيض البارى سيدى محمد المشاط المقرى كما اخذ عن شيخه العالم العلامة
سيدى ابى محمد حمودة بن محمد ادريس الشريف الحسنى المتقدم ذكره وهو
اخذ عن شيخه العالم الفاضل العلامة الفهامة سيدى محمد الحرقانى
البصير الصفاقسى وهو اخذ من جهة السند الاول عن شيخه الفاضل
العالم الربانى ابى عبد الله محمد بن محمد الافرانى ومن جهة الثانى
اخذ الصفاقسى المذكور عن الشيخ الاكمل والفاضل الاجل المحقق الكبير
المقرى الشهير صاحب التاليفات العديدة التى جملتها غيث النفع
فى القرآت السبع السيد على النورى الصفاقسى وهو اخذ عن شيخه العالم
الربانى ابى عبد الله محمد الافرانى المذكور واخذ الشيخ الافرانى

المذكور عن شيخه المقرى الانس والجان الشيخ سيدى سلطان ابن احمد
المزاحى المصرى وهو اخذ من شيخه الكبير والعالم الشهير شمس الدين
البصرى وهو اخذ عن شيخه الشيخ شحاذة اليمنى وهو اخذ عن شيخه ولى الله
تعالى سيدى ناصر الدين الطبلاوى وهو اخذ عن شيخه النحرير العلامة
الشهير شيخ الاسلام الشيخ زكريا الانصارى وقرا شيخ الاسلام
من طريق السند الاول على الشيخ رضوان العقبى وهو على الامام الكبير
الحافظ المحقق النحرير محيى هذا العلم الشريف ابى الخير سيدى محمد بن
محمد بن محمد المقرى المعروف شمس الدين ابن الجزرى الشافعى
ومن طريق الثانى على المحقق المذكور بلا واسطة العقبى وقال شيخنا
سيدى على النورى المذكور قرآت القرآن كله على العالم العلامة
المتقن المتفنن سيدى على الخياط المقرى الرشيدى وهو اخذ عن
شيخه سيدى عبد الرحمن اليمنى وهو اخذ عن شيخه الكبير احمد بن
عبد الحق السنباطى وهو اخذ عن شيخه يوسف وهو اخذ عن والده
الشيخ زكريا الانصارى المذكور وقال الشيخ حمودة ايضا وقرات
القرآن كله جميعا بالسبع من طريق الشاطبية والتيسير وجانيا من اول
القرآن للعشر الكبير من طريق الدرة والتحبير كلاهما للشيخ
المحقق ابن الجزرى على شيخنا الواعظ ابى عبد الله محمد البانى
وهو على شيخه الفاضل الاجل ابى اسحاق سيدى ابراهيم الجمل وهو على

شیخه المحقق ساسی مونیة التونسی وهو علی شیخه الشیخ سلطان بالدیار
المصریة وهو علی الشیخ سیف الدین بن عطاء الله البصیری وهو علی شیخ
الاسلام احمد بن عبد الحق السنباطی وهو علی الشیخ جمال الدین یوسف
بن شیخ الاسلام زکریا الانصاری وهو علی والده المذکور ثم قال

شیخنا قرأت القران کله جمعا للسبع وجانبا للعشر علی شیخی واستاذی وعمدتی وملاذی
السید عبد الحق المکی وهو علی شیخه السید حبیب الرحمن الکاظمی وهو عن استاذه الشیخ
حسن بن بدیر الجریسی وهو علی شیخه المدقق المحقق سیدی محمد المتولی وهو علی شیخه
واستاذه السید احمد الدری التهامی وهو علی شیخ زمانه الفاضل السید احمد سلمونه وهو
عطف قال قرأت القرآن علی سیدی الشیخ سلیمان البیانی وهو قال قرأت القرآن کذالك علی
شیخنا السید صالح الزجاجی وهو قرا القرآن کذالك علی السید علی البدری وهو قرا القرآن علی
الشیخ احمد الاسقاطی وهو علی الشیخ مسعود بن ابی النور وعلی العلامة
شمس الدین المنوفی وعلی الفاضل الشهاب احمد بن البناء وهم
قرا القران علی النور سلطان بن احمد المزاحی المذکور وزاد الشهاب
احمد بن البنا فقال وعلی الشبراملسی وزاد شمس الدین المنوفی
علی النور علی بن ابراهیم الرشیدی الخیاط المذکور وقرا النور
الشبراملسی علی سیف الدین بن عبد الرحمن بن العلامة شحاذه
الیمنی وهو علی والده المذکور عطف وقال قرأت القرآن علی
الشیخ محمد بن حسن السمنودی وهو علی الحافظ النور الرملی وهو

على العلامة البقری وهو علی شیخه الیمنی وهو علی والده المذکور وهو علی الطبلاوی المذکور وهو علی شیخ الاسلام زکریا الانصاری المذکور وهو علی النویری فعن ابن الجزری محی هذا العلم الشریف وهو علی الشیخ الصالح ابی محمد عبد الرحمن بن احمد البغدادی الشافعی عن شیخه الامام ابی عبد اللہ محمد بن عبد الخالق الصائغ الشافعی عن شیخه الشیخ علی بن شجاع الهاشمی الضریر عن شیخه الامام المحقق العالم الرباني ناظم حرز الامانی ووجه التهانی سیدی ابی القاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد الرعینی الشاطبی وهو اخذ عن شیخه الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل البلنسی وهو اخذ عن شیخه الامام ابی داود سلیمان بن نجاح الاندلسی وهو اخذ عن شیخه الامام الکبیر سیدی ابی عمرو عثمان الدانی صاحب التیسیر ۔ قال الدانی رحمة اللہ تعالیٰ ۔ فاما روایة سیدنا ابی بکر شعبة فقرات القرآن کله علی فارس بن احمد المقری وهو علی عبد الباقی بن الحسن وهو علی ابراهیم بن عبد الرحمان البغدادی وهو علی یوسف الواسطی وهو علی شعیب بن ایوب وهو علی یحیٰی بن آدم وهو علی ابی بکر شعبة واما روایة سیدنا ابی عمر حفص فقرات بها القران کله علی ابی الحسن وهو علی الهاشمی وهو علی الاشنانی وهو علی عبید بن الصباح وهو علی حفص بن سلیمان ۔ وقرا شعبة وحفص علی الامام الکوفة ابی بکر

سیدنا عاصم بن ابی النجود وهو على ابی عبد الرحمن عبد الله بن حبیب
السلمی وعلی ابی مریم زر بن جیش الاسدی وعلى سعد بن ایاس
الشیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ وقرأ هؤلاء الثلاثة على عبد الله بن مسعود
وقرأ السلمی و زر بن جیش ایضا على عثمان بن عفان وعلى علی بن ابی طالب
وقرأ السلمی ایضاً على ابی بن کعب وعلى زید بن ثابت وقرأ
عبد الله بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وابی
بن کعب و زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین
على سید المرسلین صلی الله علیه وسلم۔ ولنا سند آخر
قریب جداً ذکره شیخ شیوخنا سیدی علی النوری الصفا
قسی فی ثبته عن سیدی علی الخیاط المقرئ الرشیدی فیما
کاتبه به الشیخ انه اخذ عن الشیخ علی الهروی وهو اخذ
عن الشیخ عمر الشوافی وهو اخذ عن الصحابی سیدنا
میمون العفریت المعروف بشمهروش سلطان الجن رضی الله
عنه وهو اخذ عن سیدنا ومولانا محمد رسول الله صلی الله
علیه وآله واصحابه وسلم وقرأ سید الاولین والآخرین
على افضل الملئکة وامین الوحی سیدنا عبد الله روح القدس
جبرئیل علیه السلام وهو تلقی من اللوح المحفوظ ومن رب
العالمین جل جلاله۔ قال الشیخ المشار الیه سندنا الشیخ

مبرور وثمن علی الحسینی المذکور وهو شهود لا فعلی هذا السند بین الفقیر وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة عشر رجلاً فهذا السند والحمد لله فی غایة العلو فلیکن هذا آخر ما اردنا ذکره جعله الله تعالی فی میزان الحسنات واغفر لنا به ولکاتبها السیئات انه مجیب الدعوات ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم وصل علی سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلی اله واصحابه اجمعین آمین

المجیز

الفقیر القادری شاه محمد تاج الدین فاروقی القادری

سندِ قرآآت سبعہ وعشرۃ الکاملہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هذا سند قرآآت القرآن الكريم والكتاب الحكيم والكلام القديم

بتكميل الترتيل بعد التميم

الحمد لله الرحمن الذى نزل على نبيه القرآن ـ وشرفنا بجد منه على افراد الزمان وانعم علينا باداء القرآآت مع الترتيل والروايات الصحيحة بالاتقان والصلوٰة والسلام الاكملان الاتمان على سيدنا وسندنا محمد اكرم الانس والجان وعلى آله واصحابه نجوم الفرقان الى سائر الدهور والاقران ان علم القرآآت والترتيل اشرف من سائر العلوم المشهورة ـ به تعرف وجوه القرآآت والروايات المرفوعة المأثورة ـ وكيفية تلفظ الكلمات الربانية ـ باقواه الرجال المحققين فى الرموز الادائية ـ فى فضل القراءة والترتيل آيات بينات من النصوص القرانية ـ واحاديث كثيرة شهيرة من صحاح الآثار والسنن ونائم من لم يجود القرآآت بالصوت الحسن ـ فبشرىٰ لمن فاز تلك النعمة العظمى ـ وترقى بوسيلتها على الدرجة الرفيعة القصوىٰ ان من الساعين فى اخذ دقائق الاداء والتحصيل والفائزين بالقرآآت والترتيل

معتقدی الصالح ومعتضدی الراجح محبی القاری ....

ین .... اسعدہ اللہ تعالیٰ وھدا الاو بلغہ الیٰ اقصیٰ

مایتمناہ۔ فقد حصل ھذا العلم الشریف مالہ وما علیہ علما

وعملا کافیا ووافیا۔ روایۃ ودرایۃ من القواعد اصول التجوید

والقراءۃ و فروعھما بمزید الفوایدما استنبطتھا من الکتب المعتبرۃ

منھا التیسیر والشاطبیۃ والدرۃ والتقریب والنشر والمقدمۃ

واتحاف فضلاء البشر وغیث النفع ووجوہ المسفرۃ۔ سیاتی بیان اسامی

المؤلفین لھا۔ فی ھذا السند علی محلھا واخذ القرآن بالتحقیق والاتقان

قراءۃ وسمعا بالاداء البھیۃ وتلقاہ کلہ من مشافھتی بحل المشکلات

الجزئیۃ وکلیۃ مع الریاضۃ اللسانیۃ۔ علی قدر الجھد الانسانیۃ

وقراہ علی من اولہ الی آخرہ حرفا باللطف بلا تعسف بغایۃ التنقید

التجویدیۃ عاریا من الخطاء الجلیۃ والخفیۃ۔ محترزا عن اللحون

المھلکات المھمات الشرعیۃ حتی ختمہ بین یدی باتمام الشروط

المرویۃ علی مسلک السنۃ السنیۃ بالقرآت السبع المشہورۃ فوجدتہ

مجودا ماھرا وقاریا مستحضرا۔ فاستجازنی بعد الوظیفۃ الفخیمۃ

والخدمۃ الجلیلۃ العظیمۃ۔ فرایتہ حریا بادائھا واجزت لہ

اجازة تامة بالقراءة والاقراء كما اخذت عن شيخي الاجل امام المقرئ القاري
وطلب مني سند السلسلة العالية والطرق الكمالية ـ فاعطيت له سندا
حسب ما قرأ عليّ وتعلم ـ مسلسلا مني الى النبي المكرم صلى الله عليه وسلم
من مجالس الاقراء ـ في محضرة المجودين والقراء ـ ومجمعة المشائخين
والعلماء في سنة .... من الهجرة النبوية بمملكة المباركة
حيدرآباد الدكن صانها الله تعالى عن الفساد والشر والفتنة ـ
فصار بذالك محبي الموصوف من اقران الرجال ـ وارتقى الى
مراتب الكمال وكل هذا من فضل الله الكريم ـ يؤتيه من يشاء
والله ذو الفضل العظيم ـ وعليه ان يعلم هذا العلم الشريف مع مراجعة
الكتب المتقدمة المعتبرة المستندة ـ راغبا بالصداقة
والتثبت والاتقان ـ والعرض عند الشك على اهل الكمال والعرفان
لان الانسان محل الخطأ والنسيان واوصيه بتقوى الله تعالى وطاعته
واتباع نبيه والعمل بسنته والمواظبة على القرآن حق قرآته ـ و
ارجو منه ان لا ينساني في صالح دعواته في خلواته وجلواته
خصوصا لحفظ الايمان ـ وعفو العصيان ـ واسأل الله تعالى
ان يغفر لنا ذنوبنا ويستر عيوبنا ويحفظنا من السمعة والشهرة والرياء
بحق حبيبه سيدنا محمد خاتم الانبياء واشرف الاصفياء الاذكياء
صلى الله عليه وعلى آله واصحابه ومقرئي القرآن مع محبه و

واخبرته ان الفقير راجي عفو ربه السميع الغني قاري شاه محمد تاج الدين فاروقي القادري بن شاه محمد سعيد الدين الشمير شاه من الله عفر لهما الله الولي اما سندي عن الشيخي رحمة الله عليه فقد تلقيت القران العظيم من طريق الكتب المتفق مقه المستندة كله جمعا بالقرآت للائمة السبعة والعشرة عن الشيخي امام القراء القاري مير روشن علي الحسيني بن مير دلاور علي حيدر آبادي الدكني وهو من الشيوخ الثلاثة فمنهم الشيخ الاول سيدي الشيخ ابراهيم بن الشيخ محمد قميص الحيدر آبادي والشيخ الثاني سيدي السيد عبد الحق بن السيد كفاية الله المكي والشيخ الثالث الشيخ محمود بن الشيخ صبغة الله المدراسي۔

السند الاول من الشيخ سيدي الشيخ ابراهيم بن الشيخ محمد قميص الى المحقق الجزري

فاخذ الشيخ سيدي الشيخ ابراهيم بن الشيخ محمد قميص الحيدرآبادي المتوفي ١٣٣٦هـ اعلى الله مقامهما عن الشيخ السيد محمد بن احمد التونسي المتوفي ١٣٢٢ھ وهو عن الحبيب محمد بن حمودة الدراجي المتوفي ١٢٩١ھ وهو عن محمد الشاذلي الصلام وهو عن محمد بن الرأس وهو عن محمد المشاط وهو عن ابي محمد حمودة بن

محمد بن ادریس الشریف الحسینی المتوفی ۱۱۶۹ھ وہو عن محمد
البنانی وہو عن ابی اسحاق ابراہیم الجمل وہو عن سیاسی مرنیۃ
التونسی وہو عن سلطان بن احمد المزاحی المصری وہو عن
سیف الدین بن عطاء اللہ الفضالی المتوفی ۱۰۲۰ھ وہو عن
شحاذۃ الیمنی وہو عن ناصر الدین الطبلاوی وہو عن شیخ الاسلام
زکریا الانصاری ثم اخذ السید محمد بن احمد التونسی المتقدم
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی السماتی المتوفی ۱۲۹۵ھ وہو عن ابی
العباس احمد بن محمد الماطری وہو عن ابی عبد اللہ محمد بن محمد
انشاری وہو عن ابی العباس احمد السنان وہو عن ابی محمد
حمودۃ بن محمد بن ادریس الشریف الحسینی المتقدم وہو عن
محمد الخرقانی الصفاقسی المتوفی ۱۱۵۸ھ وہو عن السید علی النوری
الصفاقسی المتوفی ۱۱۲۰ھ صاحب الغیث النفع وہو و محمد الخرقانی
ایضا عن ابی عبد اللہ محمد بن محمد الافرانی المتوفی ۱۰۸۱ھ وہو عن
سلطان بن احمد المزاحی المصری وہو عن شمس الدین البصیر وہو
عن احمد بن عبد الحق السنباطی ثم اخذ السید علی النوری الصفاقسی
المتقدم عن علی الخیاط الرشیدی وہو عن عبد الرحمن الیمنی و
ہو عن احمد بن عبد الحق السنباطی المتقدم وہو عن جمال الدین
یوسف وہو عن والدہ شیخ الاسلام زکریا الانصاری المتقدم

وهو عن رضوان العقبی وعن محمد النویری وعن شیخهما المحقق محی الدین
العلم الشریف سیدی ابی الخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ

(السند الثانی من الشیخ سیدی السید عبد الحق بن السید
کفایۃ اللہ المکی المتوفی ۱۳۳۹ھ الی المحقق الجزری نور اللہ مرقدہما)

فاخذ الشیخ سیدی السید عبد الحق بن السید کفایۃ اللہ المکی المتوفی ۱۳۳۹ھ
عن السید حبیب الرحمن الکاظمی المدنی المتوفی ۱۳۲۰ھ وهو عن حسن بن بدیر
الجریسی المتوفی ۱۳۱۷ھ المصری وهو عن محمد المتولی الازہری المتوفی
۱۳۱۳ھ صاحب الوجوہ المسفرۃ وهو عن السید احمد الدری التہامی
وهو عن السید احمد المسلموتۃ وهو عن محمد بن حسن السمنودی المنیر
وعن سلیمان البیانی وهو عن السید صالح الزجاجی وهو عن السید
علی البدری وهو عن احمد الاسقاطی وهو عن مسعود بن ابی النور
الدمیاطی وعن شمس الدین المتوفی وعن
احمد بن البنا الدمیاطی المتوفی ۱۱۱۷ھ صاحب اتحاف فضلاء البشر وهم
اخذوا عن سلطان بن احمد المزاحی وهو عن سیف الدین بن عطاء اللہ
الفضالی المتوفی ۱۰۲۰ھ وهو عن شحاذۃ الیمنی ثم اخذ شمس الدین
المتوفی ایضا عن علی بن ابراہیم الخیاط الرشیدی ثم اخذ احمد بن
البناء الدمیاطی ایضا عن علی الشبراملسی وهو عن علی بن ابراہیم الخیاط
الرشیدی ایضا عن عبد الرحمن الیمنی ثم اخذ السید حبیب الرحمن

الكتاطمي المدني[۱] المتقدم عن علی بن ابراهیم الخلو وهو عن سلیمان
الشهداوی وهو عن مصطفى الميهي وهو عن ابيه علی المیهی وهو
مصطفى الميهي ايضا عن اسماعيل المحلي وهو عن محمد بن حسن السمنودي
المنير[۳] المتقدم وهو عن النور الرملي وهو عن محمد البقري وهو
عن عبد الرحمن اليمني[۹] المتقدم وهو عن شهاب الدین احمد بن
عبد الحق السباطي وهو و عبد الرحمن اليمني المتقدم عن شحاذة
اليمني[۱۰] المتقدم وهو عن ناصر الدين محمد بن سالم الطبلاوی[۱۱]
ثم اخذ السيد احمد اسلمونة[۶] المتقدم عن السيد ابراهيم
العبيدي وهو عن السيد علی البدری تقدم سنده وعن
عبد الرحمن الاجهوری[۱۲] وهو عن احمد الاسقاطي تقدم
سنده ثم اخذ الاجهوری ايضا عن محمد الازبكاوي وعن
احمد البقري وهما عن محمد البقري تقدم سنده ثم اخذ
الاجهوري[۱۳] ايضا عن يوسف افندی زاده القسطنطيني المتوفى ۱۱۰۵ھ
وهو عن علی المنصوری وهو عن احمد بن البناء الدمياطي تقدم
سنده ثم اخذ سلطان بن احمد المزاحي المتقدم عن شمس الدين
يوسف الداني وهو عن عبد الحق السنباطي[۱۲] ثم اخذ شحاذة اليمني[۱۰]
المتقدم عن عبد الحق السنباطي[۱۲] المتقدم وهو و ناصر الدين
الطبلاوي[۱۱] المتقدم عن شيخ الاسلام زکریا انصاری۔

وهو عن احمد بن الاسد الاسيوطي وعن رضوان بن محمد العقبي
وعن محمد بن علي النويري وعن احمد بن ابي بكر القلقيلي وهم اخذوا
عن ابي الخير محمد بن محمد بن محمد بن علي بن يوسف الجزري الدمشقي
طاب الله تعالى ثراهم وجعل الجنة مثواهم۔

(السند الثالث) من الشيخ سيدي الشيخ محمود بن الشيخ صبغة الله
المدراسي المتوفى ١٣٠٥ھ عطر الله قبرهما الى المحقق الجزري
فاخذ الشيخ سيدي الشيخ محمود بن الشيخ صبغة المدراسي المتوفى
١٣٠٥ھ عطر الله قبرهما عن السيد محمد بن السيد احمد التونسي
مر سنده في السند الاول وعن محمد الشربيني المتوفى ١٣١٨ھ
وهو عن احمد نجبوط المتوفى ..١٢ھ وهو عن محمد شطا وهو
عن ايوب وهو عن عبده النقاش وهو عن محمد ملي وهو
عبده النقاش ايضا عن عبد الغول وهو عن محمد الحمصاني
وهو عن احمد الاسقاطي ثم اخذ محمد شطا المتقدم عن
حسن بن احمد العوادي وهو عن احمد بن عبد الرحمن بشيمي وهو
عن عبد الرحمن الشافعي وعبد الرحمن بشيمي ايضا عن احمد بن عمر الاسقاطي
المتقدم۔ ثم اخذ محمد شطا المتقدم عن محمد الكريم بن عمر
البدري وهو عن اسماعيل بشتيتي وهو عن علي الرملي وهو
عن محمد البقري ثم اخذ اسمعيل بشتيتي المتقدم عن عبده
السجاعي وهو عن احمد بن عمر الاسقاطي المتقدم وهو عن محمد بن ابي السعود

الشہیر بابی النور وھو عن سلطان بن احمد المزاحی[2] ثم اخذہ[1] اسمٰعیل الشنی[3] المتقدم عن احمد الرشیدی وھو عن احمد البقری وھو عن محمد بن قاسم بن اسمٰعیل البقری[9] المتقدم۔ ثم اخذ احمد الرشیدی[4] المتقدم عن محمد القدوسی العطار وھو عن علی الیسیری[5] وھو عن سلطان بن احمد المزاحی المتقدم وعن علی الشبراملسی وعن محمد البقری[9] المتقدم ثم اخذ احمد الرشیدی المتقدم عن مصطفی بن عبد الرحمٰن الازمیری وھو عن الشیخ حجازی وھو عن سلیمان المنصوری[6] وھو عن سلطان بن احمد المزاحی المتقدم[7]۔ وھو عن سیف الدین عطاء اللہ الفضالی وھو عن شحاذۃ الیمنی[10] ثم اخذ سلیمان المنصوری[6] المتقدم عن علی الشبراملسی المتقدم وعن محمد البقری[9] وھما عن عبد الرحمٰن الیمنی وھو عن والدہ شحاذۃ الیمنی المتقدم الی قولہ تعالٰی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید ثم توفی والدہ فاستانف قرأۃ القرآن علی احمد بن عبد الحق السنباطی وھو عن شحاذۃ الیمنی المتقدم وھو عن ناصر الدین الطبلاوی[11] وھو عن محمد بن جعفر وھو عن احمد بن الاسد الاسیوطی[12] ثم اخذ ناصر الدین الطبلاوی ایضا عن زکریا الانصاری وھو عن احمد بن الاسد الاسیوطی[12] المذکور وعن ابی العباس برھان الدین

احمد بن ابی بکر القلقیلی وعن طاہر بن محمد بن علی بن محمد بن عمر النویری وعن رضوان الدین محمد بن احمد العقبی وعن نور الدین علی بن محمد بن فخر الدین بن عثمان المخزومی البلبیسی وہولاء الخمسۃ عن شمس الدین ابی الخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الدمشقی المتوفی ۸۳۳ھ صاحب المقدمۃ والنشر والتقریب والدرۃ وغیرہا۔

السند من الجزری الی الشاطبی

تلمذ المحقق ابن الجزری عن جماعۃ منہم ابو محمد عبد الرحمن بن احمد بن علی البغدادی وہو عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد الخالق الصائغ وہو عن ابی الحسن علی بن شجاع بن سالم بن علی بن موسی العباسی المصری صہر الشاطبی وہو عن ابی محمد قاسم بن فیرہ بن ابی القاسم خلف بن احمد الرعینی الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ صاحب حرز الامانی المنظوم القصیدۃ الشاطبیۃ اللامیۃ وعقیلۃ الاتراب الرائیۃ وغیرہما ثم اخذ المحقق ابن الجزری ایضا عن ابی المعالی محمد بن رافع بن ابی محمد السلامی الدمشقی وہو عن رشید الدین ابی الفداء اسمٰعیل بن عثمان وہو عن ابی الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد السخاوی الدمشقی صاحب القصیدۃ النونیۃ وہو عن ابی محمد

قاسم بن فیرہ الشاطبی رحمہ اللہ ثم اخذ المحقق ابن الجزری
ایضا عن الصالح شرف الدین ابی العباس احمد الدمشقی وھو
عن تقی الدین ابی عبد اللہ محمد بن یعقوب بن بدران الجرائدی
الدمشقی وھو عن ابی الحسن علی بن شجاع صہر الشاطبی المتقدم
وعن جمال الدین محمد بن ابی محمد الشاطبی وعن سدید الدین
عیسٰی بن مکی بن حسین البصری وھؤلاء الثلاثۃ عن ابی محمد
قاسم بن فیرہ الرعینی الشاطبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فاخذ الشاطبیؒ عن ابی الحسن
السند من الشاطبی الی الدانیؒ علی بن محمد بن علی بن ھذیل
البلنسی الاندلسی وھو عن ابی داؤد سلیمان بن نجاح الاندلسی
ثم اخذ الشاطبی ایضاً عن ابی عبد اللہ محمد بن علی بن ابی
العاص نفزی الاندلسی وھو عن ابی عبد اللہ محمد بن حسن
بن محمد بن غلام الفرس اندلسی وھو عن ابی داؤد سلیمان
بن نجاح الاندلسی المتقدم وعن ابی الحسن علیؒ بن عبد الرحمن
بن محمد بن دوش الانصاری الاندلسی وعن ابی الحسینؒ یحیی
بن ابراھیم ابن بیاز اللواتی الاندلسی وھؤلاء الثلاثۃ عن
جامع الطرق والروایات ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
بن سعید الدانی الاندلسی المتوفی ۴۴۴ھ صاحب مؤلفات

العدید لا منها التیسیر۔

اسناد الدانی الی الائمۃ السبعۃ

قال الدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسناد قراءۃ الامام نافع المدنی

فاما روایۃ قالون عنہ فقرات القرآن بہا کلہ علی ابی الفتح فارس بن احمد بن موسیٰ ابن العمران الحمصی الضریر (۴۰۱) وھو اخذ عن ابی الحسن عبد الباقی بن الحسین المقری وھو عن ابراھیم بن عمر المقری وھو عن ابی الحسین احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان المقری (۳۴۴) وھو عن ابی بکر احمد بن محمد بن الاشعث (۳۰۰) وھو عن ابی نشیط محمد بن ھارون المقری (۲۵۸) وھو عن ابی موسیٰ عیسیٰ ابن مینا قالون المدنی الزرقی (۲۲۰) فاما روایۃ ورش۔ فاخذت بہا القرآن کلہ عن ابی القاسم خلف بن ابراھیم بن محمد بن خاقان المقری بمصر (۴۰۰) وھو عن ابی جعفر بن احمد بن اسامۃ التجیبی (۳۶۹) وھو عن ابی الحسن اسمٰعیل بن عبد اللہ النحاس (۲۸۰) وھو عن ابی یعقوب یوسف بن عمر بن یسار الازرق المدنی (۲۴۰) وھو عن ابی سعید عثمان بن سعید بن عبد اللہ بن عمرو بن سلیمان ابن ابراھیم المصری ورش (۱۹۷) فاخذ قالون وورش عن الامام ابی رویم نافع بن عبد الرحمٰن بن ابی نعیم اللیثی المدنی (۱۶۹)

واما روایۃ البزی عنہ فاخذت

اسناد قراءۃ الامام ابن کثیر المکی بہا القرآن کلہ عن ابی القاسم
عبد العزیز بن جعفر بن محمد الفارسی البغدادی (۴۱۳) وہو عن
ابی بکر محمد بن الحسین بن محمد النقاش (۳۵۱) وہو عن ابی ربیعۃ
محمد بن اسحاق بن وہب (الربعی) المکی ۲۹۴ وہو عن ابی الحسن
احمد بن محمد بن عبد اللہ بن القاسم بن ابی البزۃ المکی البزی
(۲۴۰) واما روایۃ قنبل۔ فاخذت بہا القرآن کلہ عن ابی
الفتح فارس بن احمد بن موسیٰ بن عمران الحمصی المقری (۴۰۱)
وہو عن ابی احمد عبد اللہ بن الحسین سامری البغدادی
(۳۸۲) وہو عن ابی بکر احمد بن موسیٰ بن مجاہد البغدادی
(۳۲۴) وہو عن ابی عمر بن عبد الرحمن بن محمد بن خالد بن سعید
بن جرجۃ المکی المخزومی قنبل (۲۹۱) واخذ البزی وقنبل
عن ابی الحسن احمد بن محمد بن علقمۃ القواس وہو عن ابی الاخریط
وہب بن واضح المکی۔ وہو عن ابی اسحاق اسمٰعیل بن عبد اللہ
القسط وہو عن ابی المعبد عبد اللہ بن کثیر بن عمرو بن
عبد اللہ الداری المکی مولی عمرو بن علقمۃ الکنانی (۱۲۰)

فاما روایۃ ابی عمرو

اسناد قراءۃ الامام ابی عمرو بن العلا البصری الدوری عنہ

فاخذت بها القرآن کله عن ابی القاسم عبد العزیز بن جعفر بن محمد ابن اسحاق الفارسی البغدادی المتوفی ۴۱۳ھ وهو عن ابی طاهر عبد الواحد بن عمر المقری المتوفی ۳۴۹ھ وهو عن ابی بکر احمد بن موسیٰ بن مجاهد المتوفی ۳۲۴ھ وهو عن ابی الزعراء عبد الرحمن بن عبدوس هملانی المتوفی ۲۸۰ وهو عن ابی عمر وحفص بن عمر بن عبد العزیز بن صهبان الازدی الدوری المتوفی ۲۴۶ھ واما روایة السوسی فاخذت بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد بن موسیٰ بن عمران الحمصی المتوفی (۴۰۱ھ) وهو عن ابی احمد عبد الله بن الحسین المقری البغدادی وهو عن ابی عمران موسیٰ بن جریر النحوی المتوفی (۳۱۶ھ) وهو عن ابی شعیب صالح بن زیاد بن عبد الله السوسی المتوفی ۲۶۱ھ واخذ الدوری والسوسی عن ابی محمد یحیی بن مبارک بن مغیرة العدوی البغدادی الیزیدی باصول الادغام۔ عن الامام ابی عمرو بن العلاء بن عمار بن عبد الله بن الحصین بن الحارث بن جلهم النحوی البصری المتوفی ۱۵۴ھ

اسناد قرأة الامام ابن عامر | فاما روایة هشام عنه فاخذت بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد بن موسیٰ بن عمران الحمصی المتوفی ۴۰۱ھ وهو عن ابی احمد عبد الله بن حسین البغدادی

وهو عن محمد بن احمد بن عبدان الخزرجی المتوفی ۳۰۰ھ وهو عن ابی الحسین
احمد بن یزید الحلوانی المتوفی ۲۵۰ وهو عن ابی ولید هشام بن
عمار بن نصیر بن میسرة ابن ابان السلمی المتوفی ۲۴۵ھ فاما روایة
ابن ذکوان۔ فاخذت بها القرآن کله عن ابی القاسم عبد العزیز
بن جعفر بن محمد بن اسحاق الفارسی البغدادی المتوفی ۴۱۳ھ
وهو عن ابی بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد النقاش البغدادی
المتوفی ۳۵۱ھ وهو عن ابی عبد الله هارون بن موسی
الاخفش النحوی المتوفی ۲۹۲ھ وهو عن ابی عمرو عبد الله
بن احمد بن بشیر بن ذکوان القرشی المتوفی ۲۴۲ واخذ هشام
وابن ذکوان عن ابی سلیمان ایوب بن تمیم التمیمی الدمشقی المتوفی
۱۹۰ھ وهو عن ابی عمرو یحیی بن حارث الذماری الغسانی الدمشقی
الشامی وهو عن الامام ابی عمران عبد الله بن عامر بن یزید
بن تمیم بن ربیعة الیحصبی الشامی المتوفی ۱۱۸ھ۔

اسناد قراءة الامام عاصم کوفی | فاما روایة شعبة عنه فاخذت
بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد بن موسی بن عمران الحمصی وهو عن
ابی الحسن عبد الباقی بن الحسین وهو عن ابی اسحاق ابراهیم بن عبد الرحمن
البغدادی وهو عن ابی بکر یوسف بن یعقوب بن الحسین الواسطی
المتوفی ۳۲۳ھ وهو عن ابی بکر شعیب ابن ایوب بن رزیق بن سعید
بن شیطا الصریفینی المتوفی ۲۶۱ وهو عن ابی زکریا یحیی بن آدم بن سلیمان المتوفی ۲۰۳ھ

وھو عن ابی بکر شعبۃ بن عیاش بن سالم الاسدی الکوفی الحناط المتوفی ۱۹۳ھ فاما روایۃ حفص۔ فاخذت بہا القرآن کلہ عن ابی الحسن طاہر ابن ابی الطیب عبد المنعم بن غلبون المتوفی ۳۹۹ھ وھو عن ابی الحسن علی بن محمد بن صالح بن داود الھاشمی المتوفی ۳۶۸ھ وھو عن ابی العباس احمد بن سھل بن فیروزان الاشنانی المتوفی ۳۰۷ھ وھو عن ابی محمد عبید اللہ بن الصباح بن الصبیح النشھلی الکوفی المتوفی ۲۳۵ھ وھو عن ابی عمر وحفص بن سلیمان بن مغیرۃ الاسدی الکوفی الغاضری البزاز المتوفی ۱۸۰ھ واخذ شعبۃ وحفص عن الامام ابی بکر عاصم بن ابی النجود (ابن بھدلۃ) الاسدی الکوفی المتوفی ۱۲۷ھ

اسناد قراءة الامام حمزة الکوفی . فاما روایة خلف عنه فاخذت بها القرآن

کله عن ابی الحسن طاهر بن الطیب عبد المنعم ابن عبید اللہ بن غلبون المتوفی ۳۹۹ھ وھو عن ابی الحسن محمد بن یوسف بن نہار الحرتکی البصری وھو عن ابی الحسین احمد بن عثمان ابن جعفر بن بویان القطان المتوفی ۳۴۴ھ وھو عن ابی الحسن ادریس ابن عبد الکریم الحداد البغدادی المتوفی ۲۹۲ھ وھو عن ابی محمد خلف ابن ھشام بن ثعلب بن غراب البغدادی البزار المتوفی ۲۲۹ھ واما روایة خلاد فاخذت بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد ابن موسیٰ بن عمران الحمصی المتوفی ۴۰۱ھ وھو عن ابی احمد عبد اللہ بن الحسین البغدادی المتوفی ۳۸۶ھ وھو عن ابی الحسن محمد بن احمد بن ایوب بن صلت بن شنبوذ البغدادی المتوفی ۳۲۸ھ وھو عن ابی بکر محمد بن شاذان بن یزید الجوھری المتوفی ۲۸۶ھ وھو عن ابی عیسیٰ خلاد بن خالد الصیرفی الشیبانی الکوفی المتوفی ۲۲۰ھ واخذ خلف و خلاد عن ابی عیسیٰ سلیم بن عیسیٰ بن سلیم بن عامر بن غالب

الکوفی المتوفی ٢٠٢ھ وھو عن الامام ابی عمارة حمزة بن عمارة بن اسمٰعیل الزیات الفرضی الکوفی المتوفی ١٥٦ھ

اسناد قراءة الامام الکسائی

فاما روایة ابی الحارث۔ فاخذت بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد بن موسٰی بن عمران الحمصی المتوفی ٤٠١ھ وھو عن ابی الحسن عبد الباقی بن الحسین وھو عن ابی القاسم زید بن علی بن احمد بن محمد بن عمران بن ابی الھلال الکوفی المتوفی ٣٥٨ھ وھو عن ابی الحسن احمد بن الحسن البطی المتوفی ٣٠٠ھ وھو عن ابی عبد اللہ محمد بن یحیٰی الکسائی الصغیر المتوفی ٢٨٨ھ وھو عن ابی الحارث لیث بن خالد المروزی البغدادی النحوی المتوفی ٢٤٠ھ واما روایة دوری علی: فاخذت بها القرآن کله عن ابی الفتح فارس بن احمد بن موسٰی بن عمران الحمصی المتوفی ٤٠١ھ المقری وھو عن ابی الحسن عبد الباقی بن الحسن۔ وھو عن ابی بکر محمد بن علی بن الحسن بن الجلندہ الموصلی المتوفی ٣٤٩ھ وھو عن ابی الفضل جعفر بن محمد بن الاسد النصیبی المتوفی ٢٧٠ھ۔ وھو عن ابی عمر وحفص بن عمر الدوری المتوفی ٢٤٦ھ و اخذ ابو الحارث لیث و دوری علی عن الامام ابی الحسن علی بن حمزة

بن عبد اللہ بن قیس ر بہمن ر بن فیروز الاسدی النحوی الکوفی المتوفی ۱۸۹ھ

اسناد الائمۃ السبعۃ الی النبی المکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رجال الامام نافع المدنی سبعون من التابعین منہم الخمسۃ ابو جعفر یزید بن القعقاع القاری المکی و ابو داؤد عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج و شیبۃ بن نصاح القاضی ۔ و ابو عبد اللہ مسلم بن جندب الہذلی القاص ۔ و ابو روح یزید بن رومان ۔ و اخذ ہؤلاء القراء عن ابی ہریرۃ و ابن عباس و ابی ربیعۃ عبد اللہ بن عیاش و ہم عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہم و ہو عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم

رجال الامام ابن کثیر المکی ثلثۃ عبد اللہ بن السائب المخزومی و ابو الحجاج مجاہد ابن جبیر مولی قیس بن السائب و درباس مولی ابن عباس و اخذ عبد اللہ بن السائب عن ابی بن کعب و اخذ مجاہد و درباس عن ابن عباس و ہو عن ابی بن کعب و عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم و ہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

رجال الامام ابی عمرو البصری جماعۃ من التابعین منہم ابو جعفر یزید بن القعقاع القاری المدنی و عبد اللہ بن کثیر المکی و تقدم اتصال سندہما و عاصم بن ابی النجود

الکوفی سیاتی سندہ ۔ و مجاهد و سعید بن جبیر عن ابن عباس و هو عن ابی بن کعب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم ۔ و اخذ ابو عمرو بصری ایضاً عن ابی العالیۃ و هو عن عمر بن الخطاب و عن ابی بن کعب و عن زید بن ثابت و عن عبد اللّٰہ بن عباس عن ابی رضی اللّٰہ عنهم و اخذ البصری ایضاً عن الحسن البصری و هو عن حطان بن عبد اللّٰہ الرقاشی و هو عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللّٰہ عنہ ۔ و اخذ ایضاً عن ابی الاسود و هو عن عثمان بن عفان و عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم و اخذ سیدنا عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب و زید بن ثابت و ابی بن کعب و ابو موسیٰ الاشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ۔

رجال الامام ابن عامر الشامی ابو الدرداء عویمر بن عامر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ و المغیرۃ بن ابی شهاب المخزومی و هو عن عثمان بن عفان رض و هو و ابو الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ۔ رجال الامام عاصم الکوفی ابو عبد الرحمٰن عبد اللّٰہ بن حبیب السلمی و ابو مریم زر بن حبیش الاسدی و سعد بن ایاس الشیبانی و اخذ هؤلاء الثلثۃ عن عبد اللّٰہ بن مسعود و اخذ عبد اللّٰہ بن حبیب السلمی ایضاً و زر بن حبیش

الانصاري عن عثمان بن عفان عن علي بن ابي طالب و اخذ السلمي ایضاً
عن ابي بن کعب وعن زید بن ثابت - و اخذ عبد الله ابن مسعود
و عثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب و ابي بن کعب و زید بن
ثابت عن النبي صلی الله علیه و سلم - رجال الامام حمزة
الکوفي جماعة منهم ابو عبد الله جعفر الصادق و ابو محمد
سلیمان بن مهران الاعمش و محمد بن عبد الرحمن بن ابي لیلی -
و اخذ ابو محمد جعفر الصادق عن والده محمد الباقر و هو عن ابیه علی
زین العابدین و هو عن ابیه ابي عبد الله الحسین وهو عن ابیه
علي بن ابي طالب و اخذ سلیمان بن مهران الاعمش عن یحیی بن
وثاب الاسدي و عن علقمة بن قیس وعن ذر بن حبیش الاسدي
و عبد الله حبیب السلمي و غیرهم و هم عن عبد الله بن مسعود
و اخذ ابو لیلی عن ابي المنهال سعید بن جبیر و هو عن ابي العباس
عبد الله بن عباس و هو عن ابي بن کعب و اخذ سیدنا علي بن ابي
طالب و سیدنا عبد الله بن مسعود و سیدنا ابي بن کعب رضي الله
تعالی عنهم عن سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
رجال الامام علي الکسائي الکوفي القاضي محمد بن ابي لیلی و ابو بکر
شعبة بن عیاش صاحب عاصم و ابو عمر عیسی بن عمر الاسدي
الهمداني و ابو عمارة حمزة بن حبیب الکوفي تقدم اسنادهم غیر

ان اعتمادہ علی الامام حمزۃ فی اختیار القراءۃ ومراتصال سند قراءۃ الی
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل الملئکۃ وامین
الوحی سیدنا عبداللہ روح القدس جبریل علیہ السلام وھو تلقاہ من
اللوح المحفوظ ومن رب العلمین۔

سند الائمۃ الثلثۃ المتممین للعشر قال المحقق ابوالخیر محمد الجزری

اسناد قراءۃ الامام ابی جعفر المدنی قا مارو ایۃ ابن وردان فاخذت
بھا القرآن کلہ عن عبداللہ محمد بن عبد الرحمن بن علی النحوی وھو عن ابی عبداللہ
محمد بن احمد بن عبدالخالق المصری وھو عن الکمال ابراھیم بن احمد بن فارس
التمیمی وھو عن الیمنی الکندی وھو عن ابی المنصور محمد بن عبدالملک بن الحسن بن
خیرون البغدادی وھو عن ابی القاسم عبدالسید بن عتاب المقری وھو
عن ابی طاہر محمد بن یاسین الحلبی وھو عن الشطوی وھو عن ابی بکر بن ھارون
وھو عن الفضل بن شاذان وھو عن الحلوانی وھو عن قالون وھو عن ابن وردان
وامارو ایۃ ابن جماز فاخذت بھا القرآن کلہ عن محمد بن عبدالرحمن الحنفی
وھو عن محمد بن احمد الصائغ وھو عن ابی اسحاق فارس وھو عن ابی الیمن
وھو عن سبط الخیاط وھو عن طاھر بن سوار وھو عن الحسن بن الفضل الشر
مخانی وھو عن ابی بکر محمد الاصبھانی وھو عن محمد بن المغرتی وھو عن محمد
بن جعفر الاشنانی وھو عن۔

عن محمد بن احمد الثقفي و هو عن ابن شاكر - و هو عن ابن سهل الطيار - و هو عن البزار - و هو عن ابن رزين - و هو عن الهاشمي و هو عن ابن جعفر - و هو عن ابن جماز و اخذ ابن وردان وابن جماز عن ابي جعفر يزيد بن القعقاع القاري و تقدم سنده في نافع - و قيل ان ابا جعفر اخذ عن سيدنا زيد بن ثابت نفسه والله اعلم -

اسناد قراءة الامام يعقوب الحضرمي

فاما رواية رويس عنه - فاخذت بها القرآن كله عن ابي محمد عبد الرحمن و هو عن محمد بن احمد المصري و هو عن ابراهيم بن احمد الاسكندري و هو عن زيد بن الحسن - و هو عن عبد الله بن علي البغدادي - و هو عن الاستاذ ابي القراء القلانسي و هو عن علي بن القاسم الواسطي - و هو عن الحمامي و هو عن النخاس و هو عن التمار و هو عن رويس واما رواية روح - فاخذت بها القرآن كله عن ابي محمد بن محمد بالقاهرة و هو عن ابي عبد الله الصائغ - و هو عن اسحاق الدمشقي - و هو عن زيد بن الحسن و هو عن محمد بن علي و هو عن الاستاذ ابي طاهر بن سوار و هو عن ابي القاسم المسافر بن طيب البصري - و هو عن ابن خشام و هو عن ابي العباس التميمي - و هو عن ابن

وهب - وهو عن روح واخذ رويس وروح عن الامام
يعقوب الحضرمي وهو عن ابي المنذر سلام بن سليمان الطويل
وعن شهاب بن شرنفة وعن مهدي ابن ميمون وغير
هم وقيل ان يعقوب الحضرمي اخذ عن الامام ابي عمرو ابن العلا
البصري واخذ سلام عن ابي عمرو والمتقدم وعاصم بن ابي النجود
الكوفي الامام ومر اتصال سندهما - واخذ شهاب عن هارون
ابن موسى الاعور - وهو عن ابي عمرو المتقدم - واخذ مهدي
عن شعيب بن الحبحاب وهو عن ابي العالية الرياحي - وهو عن
سيدنا زيد بن ثابت وعن سيدنا ابي بن كعب وهما عن سيدنا
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم -

اسناد قراءة الامام خلف الكوفي واما رواية اسحاق
الوراق عنه - فاخذت بها القرآن كله عن كل من المشائخين
منهم ابو عبد الله الحنفي وعن ابي عبد الله الشافعي المصري - واخذ
كل منهما عن ابي عبد الله محمد بن احمد بن عبد الخالق المصري
وهو عن الكمال بن فارس وهو عن زيد بن الحسن وهو عن
هبة الله بن محمد البغدادي وهو عن ابي بكر محمد الخياط
وهو عن ابي الحسن الحمامي وهو عن ابي عمر الطوسي وهو عن اسحاق
الوراق واما رواية ادريس الحداد فاخذت بها القرآن

كله عن ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الواسطي و هو عن
محمد بن احمد المعدل - و هو عن ابراهيم بن احمد و هو عن
ابن اليمنى و هو عن ابي محمد سبط الخياط و هو عن عبد القاهر
بن عبد السلام العباسي و هو عن ابي عبد الله محمد بن الحسن
الكارزيني و هو عن ابي العباس احمد بن سعيد المطوعي و
هو عن ادريس الحداد - و اخذ اسحاق و ادريس
عن الامام خلف البزار و هو عن سليم صاحب الامام حمزة الكوفي
كما تقدم بيانه و عن يعقوب بن خليفة صاحب ابي بكر
شعبة و عن ابي حمدان العطار و هو ابو بكر شعبة عن الامام
عاصم الكوفي - و تقدم سنده و اخذ خلف ايضاً عن الامام
الكسائي و تقدم سنده - والله الموفق و هو الحكيم الخبير -
قال السيد علي النوري الصفاقسي صاحب غيث النفع لنا
سند اخر قريب جداً مر سنده في السند الاول اخذت
عن علي بن ابراهيم الخياط الرشيدي و هو عن علي الهروي
و هو عن عمر الشوافي و هو عن الصحابي سيدنا ميمون
سلطان الجن المعروف بشمهورش رضي الله تعالى عنه و
هو عن سيدنا و مولانا و شفيعنا محمد رسول الله صلى
الله تعالى عليه و على آله و اصحابه و سلم قال الشيخ

المشار الیه سیدي الشیخ إبراهیم قمیص صاحب السند الاول المذکور وهو اول شهوده فعلی هذا سندبین الفقیر وبین رسول الله صلی الله علیه وبارك وسلم اثنا عشر رجلا فهذا سند والحمد لله فی غایة العلو فلیکن هذا اخر ما اردناه ذکره جعله الله تعالی في میزان الحسنات وغفر لنا به ولمشائخنا السیئات انه مجیب الدعوات اللهم انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنا واهدنا وعافنا وارزقنا وتوفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ربنا اتنا في الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار - والحمد لله اولا واخرا وله الشکر باطنا وظاهرا - والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین - وعلی اٰله الطیبین واصحابه الطاهرین والتابعین وتبع تابعیهم باحسان الی یوم الدین یا اکرم الاکرمین آمین -

تم السند صراحة من العبارة ویرتسم من الشکل الشجری ایماء واشارة منا الی المحقق محمد الجیزری رح

شکل شجرہ صفحہ دیگر پر ملاحظہ ہو

النبي المكرم صلى الله عليه وسلم
سلطان الجن
الشنوانى
الهروي
الخياط
النوري
المحقق محمد الجزري
العقبي
النويري
زكريا
الطبلاوي
يوسف
ابن سنباطي
شحاذة
عبد الرحمن
شمس الدين
الغنامي
المزاحي
الاقرافي
مؤنسية
الجمل
الحرقانى
البنانى
الشريف
المنياط
السنان
السنباري
الرائيس
الصلدام
الماطري
الدراجي
السماني
محمد التونسي
الشيخ ابراهيم تميم
السيد علي مير روش
قاري شاه محمد تاج الدين فاروقي القادري

المحقق محمد الجزري
القلقيلي
التويري
العقبي
الاسيوطي
زكريا
الطبلاوي
السنباطي
شحاذة
ابن السنباطي
عبد الرحمن
الفضالي
شمس الدين
محمد البقري
الشبراملسي
الخياط
المزاحي
البناء
المسعود
المنوفي
احمد البقري
المنصوري
الاسقاطي
الازمكاوي
اقندي
البيدري
الاجهوري
الرجاجي
المعبيدي
البياني
السمنودي
سلمونة
المصلي
التهامي
علي
الكاظمي
المتولي
الشرهداري
السيد عبد الحق مكي
الجريسي
السيد علي مير روشن
قاري شاه محمد تاج الدين فاروقي القادري

المحقق محمد الجيزري
العقبي
البلبسي
النويري
القلقيلي
الاسيوطي
زكريا
ابن جعفر
الطبلاوي
قسحاذة
ابن السنباطي
الغنائي
عبد الرحمٰن
محمد البقري
المنهاجي
الشبراملسي
المسعود
البيبوي
المنصوري
الرملي
احمد البقري
الاسقاطي
حجازي
بشتيق
الرشيدي
الحطار
الادميري
الحمصياني
البدري
السجاعي
الشافعي
عبد الغول
بشيهي
التناتي
العوادي
ايوب
شطا
تصبوط
الشربيني
الشيخ محمود المدراسي
السيد علي منير روشن
قاري شاه محمد تاج الدين فاروقي القادري
صاحب السند الاوّل
محمد التونسي

عزوجله

اللوح

القدس

علیه الصلوٰة والسلام

ابي بن كعب

ابوهريره ابن عباس ابوربيعة

ابوجعفر الاعرج شيبة مسلم ابوروح

نافع المدني

قالون ورش

البوشنيط

الاشعث

ابن بويان

ابراهيم

عبد الباقي

فارس

الازرق

النحاس

التجليبي

ابن خاقان

الداني

الصالح البغدادي السلامي

المحقق محمد الجزري

شجر السند من المحقق ابي الخير محمد الجزري

للائمة السبعة بواسطة ابي محمد

قاسم الشاطبي وابي عمرو عثمان الداني

وبغير واسطتهما للائمة الثلاثة

المتممين للعشرة الي شفيعنا وسندنا

محمد رسول الله علیه الصلوٰة والسلام

عن روح القدس من اللوح من رب الانام

عزّ وجل
رسول
علیہ الصلواة والسلام
زید بن ثابت رض
ابی بن کعب رض
ابن عباس رض
درباس
مجاہد
المخزومی
ابن کثیر المکی
القسط
وہب
القواس
قنبل
البزی
ابن مجاہد
الربعی
ابن سامری
النقاش
فارس
البغدادی
الدانی
عزّ وجل
رسول
علیہ الصلواة والسلام
علی
عثمان
الاشعری
زید
عمر
ابی
ابن عباس
حطان
مجاہد
ابو الاسود
ابو العالیة
ابن کثیر
الحسن
سعید
ابو جعفر
عاصم
ابو عمرو البصری
تقدم سندہ
تقدم سندہ
الیزیدی
السوسی
الدوری
ابو الزعراء
ابو بکر
ابو عمران
البغدادی
ابو طاہر
الفارسی
فارس
الدانی

عز وجل
رسول
عليه الصلوة والسلام
ابو الدرداء
عثمان بن عفان
المغيرة
ابن عامر الشامي
الذماري
التميمي
هشام
ابن ذكوان
الحلواني
الخزرجي
ابو احمد
فارس
الاخفش
النقاش
فارسي
الداني
عز وجل
رسول
عليه الصلوة والسلام
ابن مسعود
علي
عثمان
زيد
ابي
الشيباني
الاسدي
السلمى
عاصم الكوفي
حفص
شعبة
يحيى بن آدم
الصريفيني
الواسطي
ابراهيم
عبد الباقي
فارس
الاشناني
الهاشمي
ابن غلبون
الداني

عزّ وجل
رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام
علی بن ابی طالب رض
عبد اللہ بن مسعود رض
ابی بن کعب رض
الحسین رض
بجیل
السلمی
الاسدی
علقمہ
ابن عباس
علی رض
محمد رض
الاعمش
سعید
جعفر الصادق
ابن ابی لیلیٰ
حمزۃ الکوفی
سلیم
خلف
خلاد
ادریس
ابن شاذان
ابن بویان
ابن مقسم
الحمامی
عبد اللہ
ابن غلبون
فارس
الدانی
عزّ وجل
رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام
الی
تقدم سندھم
حمزۃ
ابن ابی لیلیٰ
عاصم
شعبۃ
عیسیٰ ہمدانی
علی الکسائی الکوفی
ابو الحارث
دوری علی
ابن یحیی
المطوعی
النصیبی
ابن ابی الہلال
الجلندری
عبد الباقی
عبد الباقی
فارس
فارس
الدانی

عز وجل
عليه الصلوٰة والسلام
ابي بن كعب
زيد بن ثابت
ابن عباس
ابو هريرة
ابو جعفر المدني
ابن وردان
ابن جماز
ابن جعفر
الهاشمي
ابن رزين
البزار
الطيار
ابن شاكر
الثقفي
الاشناني
الخزاعي
الاصبهاني
الشرمقاني
طاهر
سبط الخياط
ابو اليمن
ابو اسحاق
الصائغ
الحنفي
قالون
الحلواني
ابن شاذان
ابن هارون
الشطوي
ابو طاهر
عبد السيد
ابن خيرون
الكندي
التميمي
محمد بن احمد
عبد الله
الجزيري
تقدم سندهما
الرياحي
عاصم
ابو عمرو
شعيب
هارون
مهدي
سلام
شهاب
يعقوب الحضرمي
روح
رويس
ابن وهب
التمار
التميمي
النخاس
ابن خشام
الحمامي
ابن الطيب
الواسطي
ابو طاهر
القلانسي
محمد
البغدادي
زيد
ابو اسحاق
اسكندري
الصائغ
ابن احمد
ابن محمد
ابو محمد
الجزيري

عزوجل ط

صل

علیہ الصلوٰۃ والسلام
الی
تقدم اسناد

عاصم ← شعبہ ← ابن خلیفہ
حمزہ ← سلیم
الکسائی
ابان

خلف الکوفی

اسحاق ← الطوسي ← السوسنجردي ← الخیاط ← ھبۃ اللہ ← زید ← الکمال ← محمد ← الحنفی
ادریس ← المطوعي ← الکارزیني ← العباسي ← سبط الخیاط ← ابن الیمنی ← ابراهیم ← المعدل ← الواسطي
الشافعي

الجزری

تحت شجرۃ سند السلسلۃ العالیۃ

اللّٰھم انفعنا بالقراٰن العظیم والایات والذکر الحکیم۔ اللّٰھم اجعلہ انیسنا فی الوحشۃ ومصاحبنا فی الوحدۃ ومصباحنا فی الظلمۃ ودلیلنا فی الحیرۃ ومنقذنا فی الفتنۃ واعصمنا بہ من الزیغ والاھواء وکید الظالمین ومضلات الفتن و اٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ شفیعنا سید الانبیاء والمرسلین واٰلہ الطاھرین واصحابہ الطیبین الی یوم الدین۔

المجیز

خادم القراء والمجودین

شاہ محمد تاج الدین فاروقی القادری

تمت

کتاب انوار الرفیع اور ضمیمہ کی تالیف سے بفضلہ تعالیٰ فارغ ہوا۔ دعا ہے کہ یہ پڑھنے والوں کیلئے نفع بخش ہو اور اس ناچیز مؤلف کیلئے باعث نجات ہو وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلیٰ اٰلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط المؤلف

فقیر قاری شاہ محمد شجاع الدین فاروقی القادری خلف حضرت تاج القراء مدظلہ